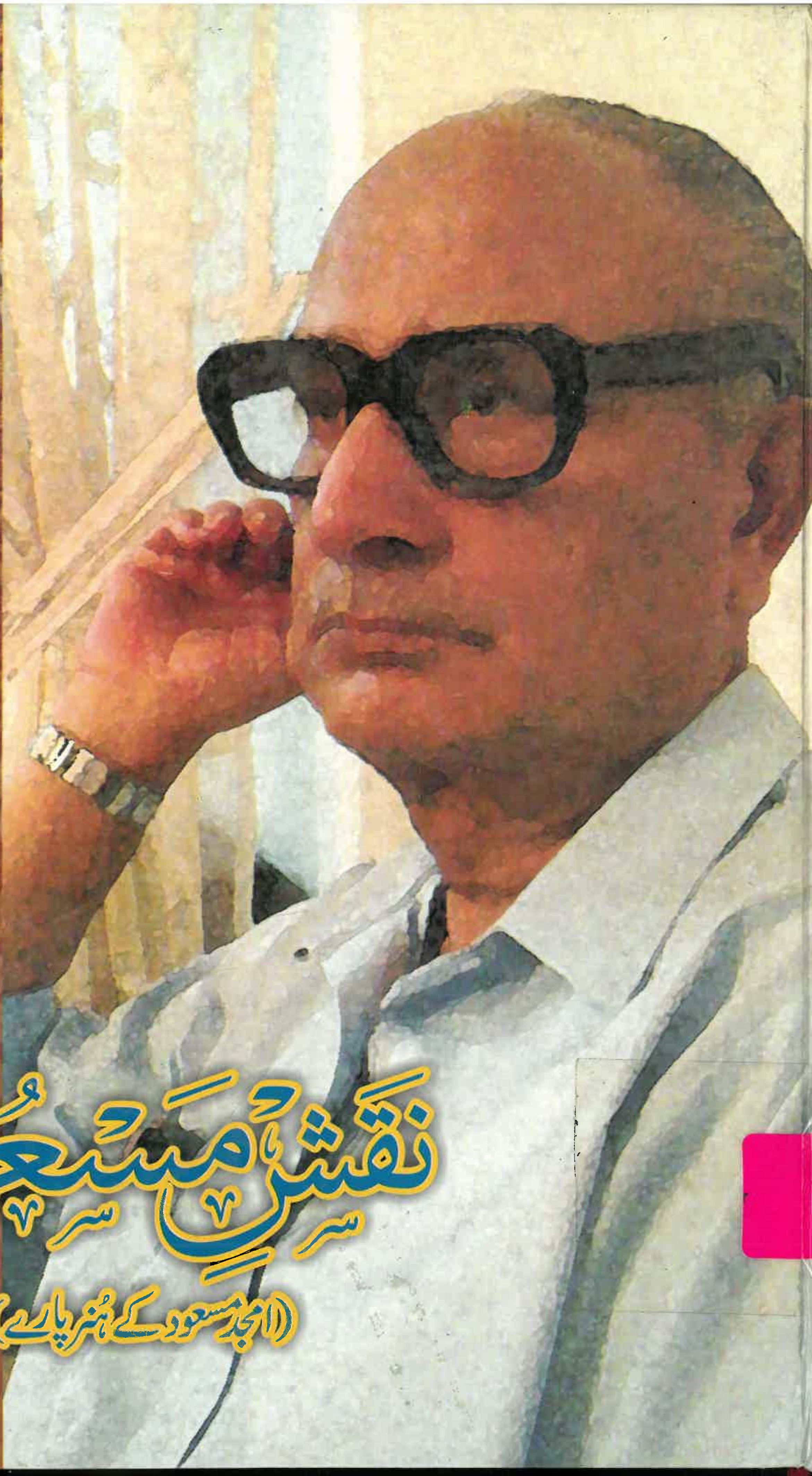

ترتیب و پیشکش

ڈاکٹر محمد اطہر مسعود
محمد شمس العارفین مسعود

نقشِ مسعود

(امجد مسعود کے ہُنر پارے)

9691

نقشِ مسعود

Naqsh-e-Masood

ترتیب وپیشکش

ڈاکٹر محمد اطہر مسعود
محمد شمس العارفین مسعود

نقش مسعود

Naqsh-e-Masood

نقش مسعود

(امجد مسعود کے ہنر پارے)

ترتیب و پیشکش

ڈاکٹر محمد اطہر مسعود
0334-4222103
atharmasood68@yahoo.com

محمد شمس العارفین مسعود
0321-5555338
shams@shams338.com

خطاطی سرورق: سیّد اویس علی سہروردی (تلمیذ خورشید عالم گوہر قلم)

حروف چینی و صفحہ بندی: گرافک اِن

طابع: گرافک ٹائم، نسبت روڈ، لاہور

سنہ اشاعت: جون 2011ء / رجب 1432ھ

ISNB No: 969-8461-06-11

قیمت: =/1800 روپے

اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان®

35 - رائل پارک، لاہور، 042-36363009

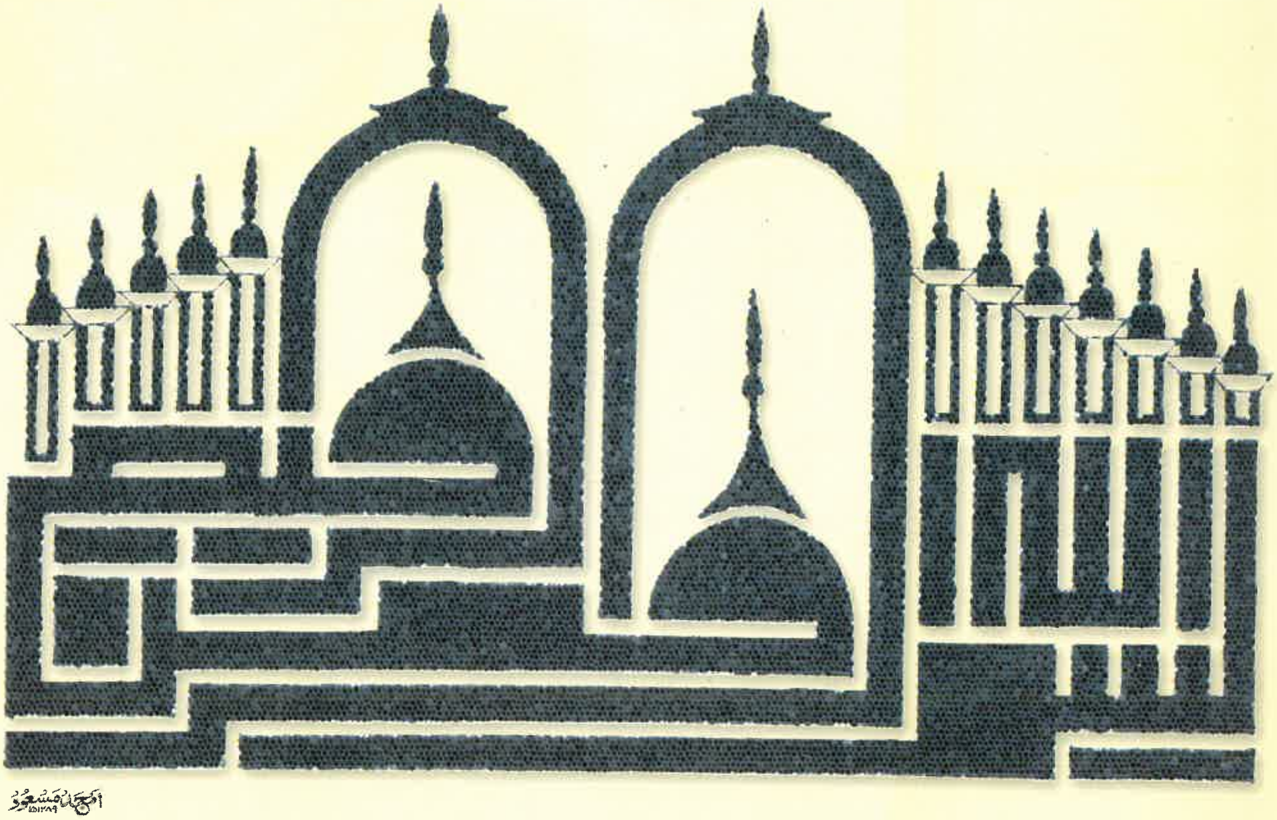

...... گھر سے یہ ساماں نکلا

والدمحترم کی وفات (۲۳نومبر ۲۰۰۹ء) کے کئی دن بعد جب کچھ ضروری کاغذات کے لئے ان کی ذاتی الماری کو کھولا تو انتہائی قرینے سے رکھی ہوئی فائلوں میں مصورانہ خطاطی کے کئی نمونے دستیاب ہوئے۔ مختلف سائزوں میں بنائے گئے ان فن پاروں میں بیشتر اسمائے حسنٰی، آیات مبارکہ، اسم محمدؐ اور اپنے عزیز واقارب کے نام ہیں جنہیں مرحوم نے پچھلے تقریباً پچیس (۲۵) برس کے دوران تصویری شکل دی۔ خیال آیا کہ ان تمام فن پاروں کو کتابی شکل میں شائع کروادیا جائے تاکہ اُن کا یہ کام محفوظ بھی ہو جائے اور ایسے احباب تک بھی پہنچ جائے جنہیں مرحوم کی شخصیت کے اس پہلو سے بوجوہ واقفیت نہ تھی۔

والد مرحوم ''قلم'' سے اپنے اجداد کا بڑا گہرا تعلق بتایا کرتے تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں چار حفاظ قرآن سے شروع ہونے والے اس راجپوت خاندان میں دونسلوں پہلے تک اس کے کئی شواہد بچپن سے ہمارے سامنے تھے۔ دادا جان مرحوم عبدالکریم (م ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء) اور ان کے چھوٹے بھائی عبدالعلیم (م ۱۹۸۶ء) انتہائی خوش خط تھے۔ دادا جان نے تو معلّمی کا پیشہ اختیار کیا اور اپنے بچوں اور شاگردوں کو خوش خطی سکھائی لیکن ان کے چھوٹے بھائی اندرون شہر میں درمیانے درجے پر بک سیلر اور پبلشنگ کا کاروبار شروع کرنے سے پہلے لاہور شہر کے بڑے اشاعتی اداروں میں بہ طور خوش نویس ملازم بھی رہے۔ اگلی نسل میں ہمارے والدگرامی اور ان کے دونوں بڑے بھائی ارشد مسعود (م ۱۹جولائی ۲۰۰۵ء) اور خالد مسعود (م ۲دسمبر ۲۰۰۸ء) بھی بہت خوش خط تھے۔ والد صاحب کے بقول تایا جان ارشد نے عربی خطوط سیکھنے کے لئے باقاعدہ کسی استاد سے رہنمائی بھی لی تھی۔ عربی رسم الخط میں تقریباً "۱۸x"۲ کی سیاہ پلاسٹک شیٹ پر سبز رنگ کے حروف سے لکھا ہوا ''مسعود منزل'' برسوں ہمارے کرشن نگر والے مکان کے مین گیٹ کی زینت رہا۔ چھوٹے تایا جان خالد مسعود دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں سے یکساں مہارت کے ساتھ خوش خط لکھ سکتے تھے تاہم خوش خطی کی مہارت کو مختلف اشکال کے حوالے سے برتنا صرف ہمارے والدگرامی کے حصے میں آیا۔ یہاں مرحوم کی ایک اور انفرادیت کا ذکر بھی ضروری ہے جو اس فن میں ان کی معاون ثابت ہوئی اور وہ تھی ڈرائنگ میں ان کی مہارت!

آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہمارے یہاں سکول ایجوکیشن کا عمومی معیار کافی بہتر تھا۔ کسی مضمون کو مستقبل میں اس سے منسلک معاشی فوائد سے بالاتر ہو کر پڑھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ ڈرائنگ جیسے مضمون کے ساتھ بھی یہی صورت تھی۔ والد مرحوم بتاتے تھے کہ سٹی مسلم لیگ ہائی سکول میں تعلیم کے دوران ابتدائی کلاسوں میں ہی خوش خطی اور ڈرائنگ کے حوالے سے اُن کی روز افزوں مہارت دیکھ کر ڈرائنگ ماسٹر صاحب نے انہیں سینئر کلاسوں کے ساتھ ''سکیل ڈرائنگ'' اور ''ماڈل ڈرائنگ'' کے اسباق میں شریک کر لیا تھا جہاں طلباء کو نیم دائرے میں بٹھا کر مناسب فاصلے پر ایک آبجیکٹ رکھ دیا جاتا اور طلباء اپنے اپنے زاویہ نگاہ کے مطابق کاغذ پر اس کا نقش کھینچتے۔ ہر طالب علم اپنی قوت مشاہدہ کی بناء پر اُس آبجیکٹ پر پڑنے والی روشنی کے نتیجے میں اس کے خدوخال واضح کرنے اور سائے کا تعین کرنے کا ذمہ دار ہوتا۔ والد صاحب بتاتے تھے کہ یہ مشق گراف پیپر پر ہوتی تھی اور نہ ہی اس میں مسطر استعمال کرنے کی اجازت تھی۔ ایک حد سے زیادہ ربر کا استعمال بھی ممنوع تھا۔ طلباء اپنی پنسل کے اندازے سے اس آبجیکٹ کا سائز بلاسکیل کاغذ پر اتارنے کی کوشش کرتے تھے۔

اُردو خوش خطی کے حوالے سے جب بات ہوتی تو والد صاحب بتاتے تھے کہ اُن کے پرائمری کے استاد اپنے سینئر کولیگ (یعنی ہمارے دادا جان محترم) کی وجہ سے اُن کے بچوں پر خصوصی توجہ دیتے اور مَیں سکول ٹائم ختم ہونے کے بعد بھی دو تین تختیاں لکھنے اور ان پر اصلاح لینے کا پابند تھا۔

والد صاحب نے انگریزی خوش خطی کی باقاعدہ تربیت سکول کی تعلیم ختم ہونے کے بعد حاصل کی۔ انگریزی حروف تہجی کی اُٹھان، گولائی اور چار لائنوں میں اِن کی نشست جیومیٹری کے اصول کے تحت کن کن زاویوں پر ہوتی ہے، اُنہیں معلوم تھا۔ انگریزی خط میں ان کی دل چسپی کو مہمیز لگانے میں ان کی شارٹ ہینڈ کی تعلیم کا بھی بڑا دخل ہے۔ وہ خود بتاتے تھے کہ مَیں نے ایک حرف کو ایک رات میں بلا مبالغہ ایک ہزار دفعہ بھی لکھا ہے۔ وہ یوں کہ سہ پہر شارٹ ہینڈ کی کلاس سے واپسی کے بعد سفید کاغذ پر ایک ہی سائز کے خانے بناتے اور بعد ازاں اگلی دو پہر تک ایک یا زیادہ سے زیادہ نشستوں میں یہ مشق مکمل کرتے۔

اسمائے حسنٰی، آیات مبارکہ یا دیگر ناموں کو مخصوص انداز میں لکھنے کا شوق والد صاحب کو تقریباً تیس (۳۰) برس قبل ہوا جب انہوں نے تصوف سے دل چسپی کی بناء پر مختلف رسائل سے صوفیا کے حالات و واقعات اور معجزات ایک ڈائری میں نقل کرنا شروع کیے۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل یہ ڈائریاں وہ انتہائی احتیاط سے رکھتے اور اِن کے اقتباس اہل خانہ یا منتخب مہمانوں کو سناتے۔ جن رسائل وغیرہ سے وہ یہ داستان نما واقعات نقل کرتے وہاں اِن کا عنوان جس انداز میں بنایا گیا ہوتا اُسے بھی بعینہٖ ڈائری میں اتار لیا جاتا۔ رفتہ رفتہ وہ اس تکنیک پر اتنے حاوی ہو گئے کہ مختلف آیات و اسماء کو اسی انداز میں خود لکھنے لگے۔ الفاظ کی بناوٹ اور ترتیب کے پیش نظر لے آؤٹ میں تبدیلی ہر فن پارے کو ایک جداگانہ حیثیت بخشتی تھی۔

ہم دونوں بھائی فنون لطیفہ میں اپنی واجبی دل چسپی کے باوجود خود کو اِن فن پاروں کے فنی جائزے یا اِن کے حسن و قبح پر رائے زنی

کا اہل نہیں سمجھتے تاہم ظاہری اعتبار سے مینار اور گنبد کا نمایاں ترین علامت کے طور پر موجود ہونا اِن ہنر پاروں کے خالق کی مذہب سے گہری وابستگی کا ثبوت ہے۔ دوم یہ کہ لائن کی پختگی اور سیدھا پن فنکار کی از حد ریاضت اور یک رُخے اندازِ فکر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ نقطوں کو گنبدوں کے دائروں میں سمونے اور کھڑے حروف کو میناروں کی شکل میں ترتیب دینے سے اِن الفاظ میں ایک منفرد بصری حسن پیدا ہو گیا ہے تاہم بعض جگہ نقطوں اور حروف کے سائز میں عدم توازن کے باعث پیچیدگی بھی پیدا ہوئی ہے جس کی بناء پر چند فن پارے پڑھے نہیں جا سکے۔ لہٰذا انہیں کتابی شکل میں شائع کرتے وقت ہم نے اس بات کا خصوصی خیال رکھا ہے کہ جن فن پاروں کے بارے میں ہمیں علم تھا یا اس مجموعے کی ترتیب کے دوران پڑھے جا سکے، انہیں اُسی صفحہ کے زیریں حصہ میں بریکٹ کے اندر درج کر دیا ہے۔

اس حوالے سے خاص طور پر قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہر فن پارے کے نیچے بالعموم بائیں کونے میں وہ تاریخ درج ہے جب یہ فن پارہ مکمل ہوا۔ تاریخ لکھنے میں بھی مرحوم نے جداگانہ انداز یہ اپنایا کہ دن، مہینہ اور سال لکھنے کے درمیان نقطہ یا چھوٹی لائن نہیں لکھتے تھے۔ مثلاً ۲۱۰۹۰۲ کا مطلب ۲۱ ستمبر ۲۰۰۲ء ہے۔ اسی طرح ۳۱۰۱۹۴ کا مفہوم ۳۱ جنوری ۱۹۹۴ء ہے۔

ماسوائے چند ایک، یہ تمام فن پارے بلیک اینڈ وائٹ میڈیم میں تیار کئے گئے ہیں۔ کئی بار والد صاحب سے پوچھا کہ آپ رنگوں کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ اُن کا جواب تھا کہ رنگ خواہ کتنے ہی موزوں و مناسب ہوں مگر وہ تاثر نہیں دے سکتے جو سفید سطح پر سیاہ کے مختلف شیڈز سے بنایا ہوا نقش یا لکھا ہوا لفظ دے سکتا ہے۔

ایک بات جس کا یہاں ذکر کرنا از حد ضروری ہے وہ یہ کہ والد مرحوم نے اپنی فنی کاوشوں کو کبھی منظرِ عام پر لانے، شائع کروانے یا دیگر تشہیری ذرائع اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی۔ چند فن پاروں کی عکسی نقول کے ہمراہ آپ کا واحد انٹرویو سٹیٹ بنک آف پاکستان، جہاں انہوں نے تقریباً ۳۲ برس خدمات سرانجام دیں، کے پندرہ روزہ بلیٹن ۷ تا ۲۲ اپریل ۱۹۹۰ء (شمارہ ۲۲، جلد ۸، سال ۱۹۹۰ء) میں شامل ہے جو انہوں نے ایک قریبی عزیز کے بے حد اصرار پر دیا تھا۔

عمر کے آخری چند برسوں کے علاوہ ہم نے والد گرامی کو میز کُرسی پر بیٹھ کر یہ فن پارے ترتیب دیتے ہوئے کم ہی دیکھا ہو گا۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی کے آخر میں خریدا ہوا لکڑی کا ڈرائنگ بورڈ اور پنسلیں، برش، مسطر، پرکار اور عمدہ کوالٹی کی امپورٹڈ بلیک انک وغیرہ ان کا کل سامان تھا جس کی مدد سے وہ اپنے فارغ اوقات میں بستر پر نیم دراز ہو کر یہ کام کرتے رہتے۔ لکھنے کے لئے آیات کے انتخاب کی اِنسپی ریشن تو یقیناً مذہبی میلان ہو گا لیکن اشخاص کے ناموں کے حوالے سے ذاتی تعلق اور اُنس انتخاب کی شرط تھا۔ بنک کے اِکا دُکا کولیگ اور چند رشتہ دار بچوں بچیوں کے نام انہوں نے حسبِ فرمائش بھی لکھے جو پھر اُن کو ہی دے دیئے۔

"نقشِ مسعود" کے پہلے حصے میں ۱۱۷ ہنر پارے شامل ہیں جبکہ "عکسِ مسعود" کے عنوان سے دوسرا حصہ مرحوم کی تصویری بائیوگرافی پر مشتمل ہے۔ والد گرامی کی زندگی کے مختلف ادوار کا زمانی ترتیب سے احاطہ کرتی ہوئی یہ تصاویر ہماری فیملی البم کا حصہ ہیں۔ بچپن، جوانی، شادی (۱۹۶۶ء)، دورانِ ملازمت تربیت اور ریٹائرمنٹ (۲۹ اگست ۲۰۰۱ء) کے موقع پر لی گئی ان تصاویر کے علاوہ مرحوم کے زیرِ استعمال

کا اہل نہیں سمجھتے تاہم ظاہری اعتبار سے مینار اور گنبد کا نمایاں ترین علامت کے طور پر موجود ہونا اِن ہنر پاروں کے خالق کی مذہب سے گہری وابستگی کا ثبوت ہے. دوم یہ کہ لائن کی پختگی اور سیدھا پن فنکار کی از حد ریاضت اور یک رُخے اندازِ فکر کی طرف اشارہ کرتے ہیں. نقطوں کو گنبدوں کے دائروں میں سمونے اور کھڑے حروف کو میناروں کی شکل میں ترتیب دینے سے اِن الفاظ میں ایک منفرد بصری حسن پیدا ہو گیا ہے تاہم بعض جگہ نقطوں اور حروف کے سائز میں عدم توازن کے باعث پیچیدگی بھی پیدا ہوئی ہے جس کی بناء پر چند فن پارے پڑھے نہیں جا سکے. لہٰذا انہیں کتابی شکل میں شائع کرتے وقت ہم نے اس بات کا خصوصی خیال رکھا ہے کہ جن فن پاروں کے بارے میں ہمیں علم تھا یا اس مجموعے کی ترتیب کے دوران پڑھے جا سکے، انہیں اُسی صفحہ کے زیریں حصہ میں بریکٹ کے اندر درج کر دیا ہے.

اس حوالے سے خاص طور پر قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہر فن پارے کے نیچے بالعموم بائیں کونے میں وہ تاریخ درج ہے جب یہ فن پارہ مکمل ہوا. تاریخ لکھنے میں بھی مرحوم نے جداگانہ انداز یہ اپنایا کہ دن، مہینہ اور سال لکھنے کے درمیان نقطہ یا چھوٹی لائن نہیں لکھتے تھے. مثلاً ۲۱۰۹۰۲ کا مطلب ۲۱ ستمبر ۲۰۰۲ء ہے. اسی طرح ۳۱۰۱۹۴ کا مفہوم ۳۱ جنوری ۱۹۹۴ء ہے.

ماسوائے چند ایک، یہ تمام فن پارے بلیک اینڈ وائٹ میڈیم میں تیار کیئے گئے ہیں. کئی بار والد صاحب سے پوچھا کہ آپ رنگوں کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ اُن کا جواب تھا کہ رنگ خواہ کتنے ہی موزوں و مناسب ہوں مگر وہ تاثر نہیں دے سکتے جو سفید سطح پر سیاہ کے مختلف شیڈز سے بنایا ہوا نقش یا لکھا ہوا لفظ دے سکتا ہے.

ایک بات جس کا یہاں ذکر کرنا از حد ضروری ہے وہ یہ کہ والد مرحوم نے اپنی فنی کاوشوں کو کبھی منظرِ عام پر لانے، شائع کروانے یا دیگر تشہیری ذرائع اختیار کرنے کی کوشش نہیں کی. چند فن پاروں کی عکسی نقول کے ہمراہ آپ کا واحد انٹرویو سٹیٹ بنک آف پاکستان، جہاں انہوں نے تقریباً ۳۲ برس خدمات سرانجام دیں، کے پندرہ روزہ بلیٹن ۷ تا ۲۲ اپریل ۱۹۹۰ء (شمارہ ۲۲، جلد ۸، سال ۱۹۹۰ء) میں شامل ہے جو انہوں نے ایک قریبی عزیز کے بے حد اصرار پر دیا تھا.

عمر کے آخری چند برسوں کے علاوہ ہم نے والد گرامی کو میز کُرسی پر بیٹھ کر یہ فن پارے ترتیب دیتے ہوئے کم ہی دیکھا ہو گا. ۱۹۵۰ء کی دہائی کے آخر میں خریدا ہوا لکڑی کا ڈرائنگ بورڈ اور پنسلیں، برش، مسطر، پرکار اور عمدہ کوالٹی کی امپورٹڈ بلیک انک وغیرہ ان کا کل سامان تھا جس کی مدد سے وہ اپنے فارغ اوقات میں بستر پر نیم دراز ہو کر یہ کام کرتے رہتے. لکھنے کے لئے آیات کے انتخاب کی انسپی ریشن تو یقیناً مذہبی میلان ہو گا لیکن اشخاص کے ناموں کے حوالے سے ذاتی تعلق اور اُنس انتخاب کی شرط تھا. بنک کے اِکا دُکا کولیگ اور چند رشتہ دار بچوں بچیوں کے نام انہوں نے حسبِ فرمائش بھی لکھے جو پھر اُن کو ہی دے دیئے.

''نقشِ مسعودؔ'' کے پہلے حصے میں ۱۱۷ ہنر پارے شامل ہیں جبکہ ''عکسِ مسعودؔ'' کے عنوان سے دوسرا حصہ مرحوم کی تصویری بائیوگرافی پر مشتمل ہے. والد گرامی کی زندگی کے مختلف ادوار کا زمانی ترتیب سے احاطہ کرتی ہوئی یہ تصاویر ہماری فیملی البم کا حصہ ہیں. بچپن، جوانی، شادی (۱۹۶۶ء)، دورانِ ملازمت تربیت اور ریٹائرمنٹ (۲۹ اگست ۲۰۰۱ء) کے موقع پر لی گئی ان تصاویر کے علاوہ مرحوم کے زیرِ استعمال

رہنے والے قلم دوات، ہولڈرز، مارکرز، برش، ڈرائنگ بورڈ اور سٹیشنری باکس وغیرہ کی تصاویر بھی احباب کی نذر ہیں۔

دادا جان مرحوم کے تینوں صاحب زادوں کو کرکٹ سے جنون کی حد تک دلچسپی تھی۔ اپنے زمانہء طالب علمی میں تینوں بھائی نہ صرف سٹی مسلم لیگ ہائی سکول کی کرکٹ ٹیم کا حصہ رہے بلکہ بعد ازاں لاہور کے مشہور کریسنٹ کرکٹ کلب کی طرف سے بھی کھیلتے رہے۔ تعلیمی اسناد کے علاوہ اس حوالے سے والدگرامی کو ملنے والی امتیازی اسناد کی نقول بھی ''عکس مسعود'' کی زینت ہیں۔

''نقش مسعود'' کی ترتیب وپیشکش میں تعاون کے لئے ہم محترم حافظ شاہد محمود (منیجر انفارمیشن ٹیکنالوجی، میسرز تعاون لمیٹڈ، لاہور) اور اپنے عزیز دوست اویس سہروردی صاحب کے بے حد شکر گزار ہیں۔ اویس صاحب خود بھی کہنہ مشق خطاط اور جمال پسند ناشر ہیں۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

فن وادب سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ ان ہنر پاروں پر نظر ڈالتے وقت مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

فروری 2011ء
ربیع الاوّل 1432ھ

ڈاکٹر محمد اطہر مسعود
محمد شمس العارفین مسعود

نقشِ مسعود

فن خطاطی اسلام کا لازوال اور مظہر جمال فن ہے. فنِ خطاطی ہمیشہ سے اہلِ روحانیت کی پسندیدگی کا مرکز ومحور رہا ہے. اِس کی بڑی وجہ اِس فن کا قرآنِ کریم کی آیات مبارکہ کا امین ہونا ہے. مشاہدے میں آیا ہے کہ جس خوش نصیب کو روحانی دولت عطا ہوتی ہے وہ اِس نورانی اقلیم کا رُخ کرتا ہے اور اپنی خداداد استعداد کے مطابق قلم کی پاکیزگی کے فیوض و برکات حاصل کرتا ہے. جناب امجد مسعود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اِنہی انوار سے جو حصّہ عطا کیا اُنہوں نے اُس کا نہایت خوبصورت اظہار کیا اور اِس مقصد کے لیے خطِ کوفی کا انتخاب کیا. خط کوفی اسلام کا اوّلیں خط ہے اور اِس کی بے شمار اقسام آج بھی محققین کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیتی ہیں. جناب امجد مسعود کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اُنہوں نے اِس مقصد کے لیے جابجا مسجد کو اپنے تخیل میں رکھا ہے. جس سے میرے اِس دعوے کو تقویت ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس فن کار کو جتنا حصّہ عطا کرتا ہے وہ اُس کا اظہار ضرور کرتا ہے، چاہے صنف کوئی بھی ہو.

جناب امجد مسعود صاحب کے اندازِ تحریر میں مسجد کی مرکزیت اِس امر کی غماز ہے کہ اُن کے دل ونگاہ پاکیزگی سے مالا مال تھے. اُنہوں نے خط کوفی میں عرض اور جوہر کی خوب عکاسی کی ہے. اُن کے اکثر فن پارے آیات قرآنی کے مظہر ہیں. جو اُن کی قرآن کریم سے وابستگی کا عملی ثبوت ہے.

المختصر یہ فن پارے محنت وعبادت کا شہکار معلوم ہوتے ہیں. برادرم اویس سہروردی صاحب کی بدولت یہ عظیم فن پارے دیکھنے اور اُن پر قلم اُٹھانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے. کتاب کا عنوان بھی اویس سہروردی صاحب کا قلم برداشتہ ہے جو بذاتِ خود ایک فن پارہ ہے.

اِس موقع پر میں جناب امجد مسعود صاحب کے پسماندگان کو دعا دیے بغیر نہیں رہ سکتا خاص طور پر اُن کے بیٹوں ڈاکٹر محمد اطہر مسعود اور محمد شمس العارفین مسعود کو کہ جنہوں نے اپنے والد گرامی کی تمام محنت کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کرنے کے لیے اِس کی تدوین و اشاعت کا بندوبست کیا ہے. ایسا اقدام مستقل خطاطوں کی اولادوں اور شاگردوں کے حصہ میں بھی بہت کم آیا ہے. جیسا کہ میرے علم میں ہے کہ ڈاکٹر اطہر مسعود فارسی اور موسیقی شناسی میں ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ڈگری لے چکے ہیں، مجھے اُن کے ذوق، محنت اور لگن سے بہت امیدیں وابستہ ہیں. مجھے قوی اُمید ہے کہ مستقبل میں وہ اپنے میدان میں ملک وملت کی گراں قدر خدمت انجام دیں گے.

اللہ تعالیٰ اِن تمام احباب کی محنت کو قبول ومنظور فرمائے جنہوں نے اِس کام میں کسی طرح بھی سعی کی ہے.

خورشید عالم گوہر قلم
(صدارتی تمغۂ حسنِ کارکردگی)

خطِ کوفی
اور
جناب امجد مسعود

خطاطی ایک ایسا فن ہے جس میں حروف کو منفرد اور دلکش انداز میں لکھا جاتا ہے. مسلمانوں نے اِسے ریاضیاتی تقسیم سے لکھنا شروع کیا جس سے اِس فن میں کمال درجے کی زیبائی وجود میں آئی قرآن کریم کے نزول سے پہلے خطِ حیری رائج تھا عربوں کی قدیم دستاویزات خط حیری سے ملتی جلتی تحریر میں آج بھی دستیاب ہیں. محققین اِسی خط حیری کو خطِ زید یا خطِ حجاز بھی کہتے ہیں قرآن کریم اِسی حجازی خط میں تحریر کیا جاتا تھا. اسے آپ خطِ کوفی کی ابتدائی شکل کہہ سکتے ہیں.

چوتھے خلیفہ راشد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم ایک نابعہ روزگار شخصیت کے مالک تھے. آپ نے اِسی خطِ حجازی کو ایک نئی جلا بخشی. اِسے نئی اشکال کے ساتھ جیومیٹریکل انداز میں ترتیب دے کر ایک نیا رسم الخط خطِ کوفی ایجاد کیا. پہلی دو صدیوں کے دوران اِس خط میں لکھے قرآن کریم آج بھی مختلف عجائب خانوں میں ملتے ہیں. اِس خوبصورت اور وقیع خط کی بے شمار معروف اور غیر معروف قسمیں ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

اندلسی (مغربی)، مراکشی (مشرقی)، کوفی مشجر، کوفی مائل، کوفی مزھّر، کوفی معقد، کوفی مورّق، کوفی مخمر، موفی معشّق، کوفی مضفر، کوفی موشّح، کوفی محرّر، کوفی مدوّر، کوفی متداخل، کوفی منشعب، کوفی شطرنجی، کوفی فاطمی اور کوفی مربع.

خطِ کوفی مربع : کوفی خط کی یہ قسم بہت خوبصورت ہے. لکھتے وقت چونکہ اِس کے تمام ضلعے ایک جیسے رکھے جاتے ہیں اس لیے اسے کوفی مربع کہتے ہیں. عرب ممالک میں یہ خط آج بھی بہت مشہور ہے. اشخاص، کمپنیوں اور مختلف تنظیموں کے نام اکثر اسی خط میں لکھے جاتے ہیں.

جناب امجد مسعود صاحب نے اپنے فن پاروں کی تخلیق کے لیے اِسی خط (مربع کوفی) کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے. آپ نے اس میں جا بجا گنبدوں اور محرابوں کا بھی اضافہ کیا ہے جو ایک نئی اختراع ہے. آپ کے کام کو دیکھ کر آپ کی حسن مہارت کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا.

سید اویس سہروردی

نقش مسعود

Naqsh-e-Masood

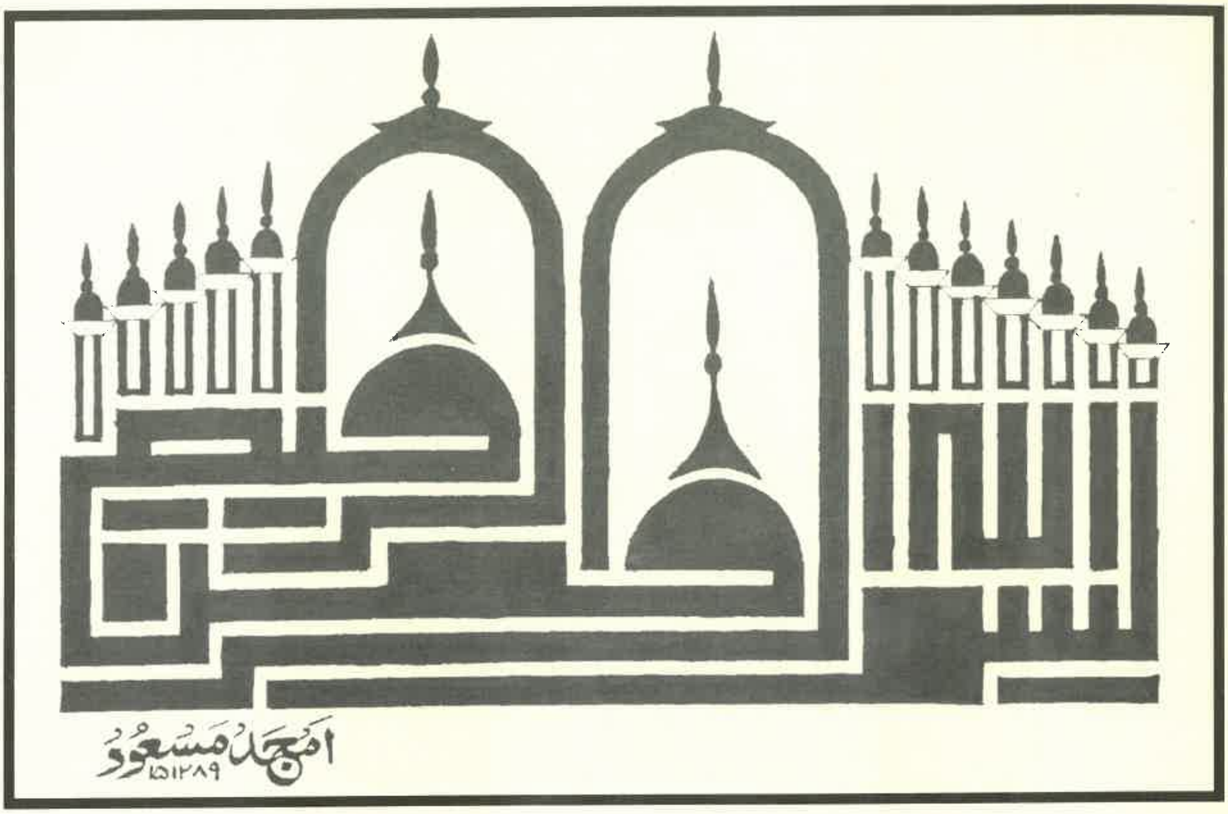

بسم الله الرحمن الرحيم

15 دسمبر 1989ء

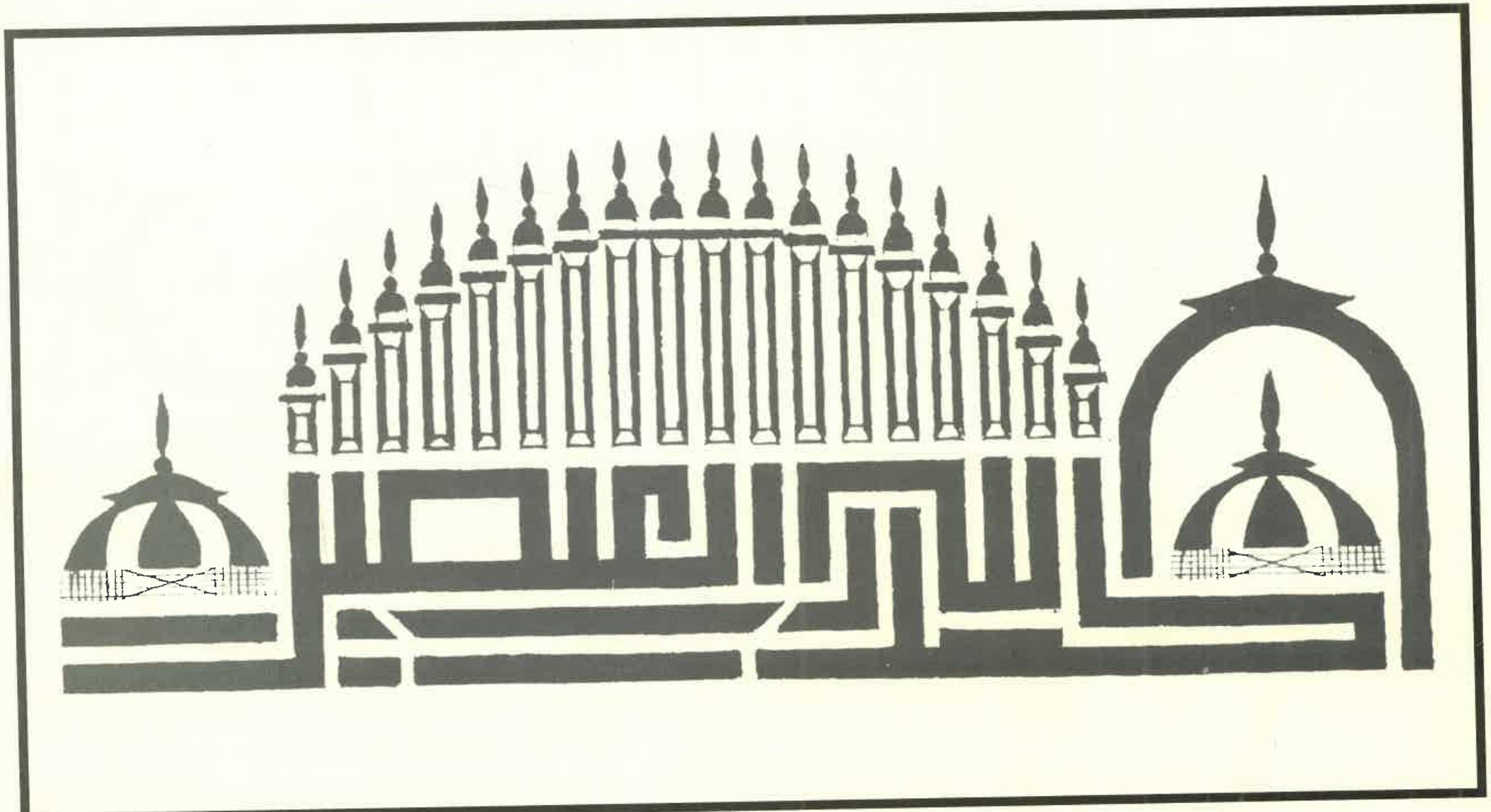

الحمد لله رب العلمین

15 اگست 1995ء

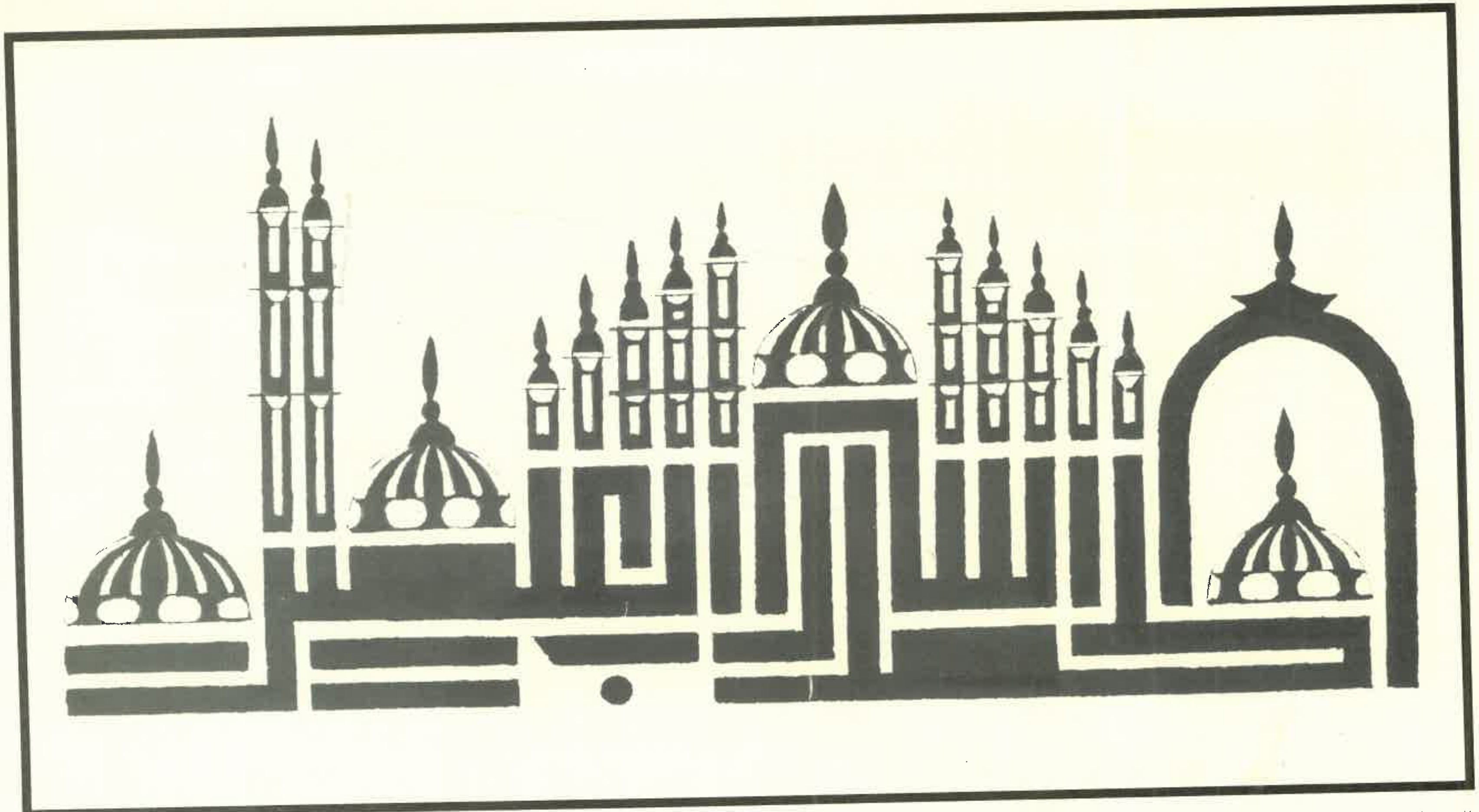

الحمد لله رب العلمین

15 اگست 1995ء

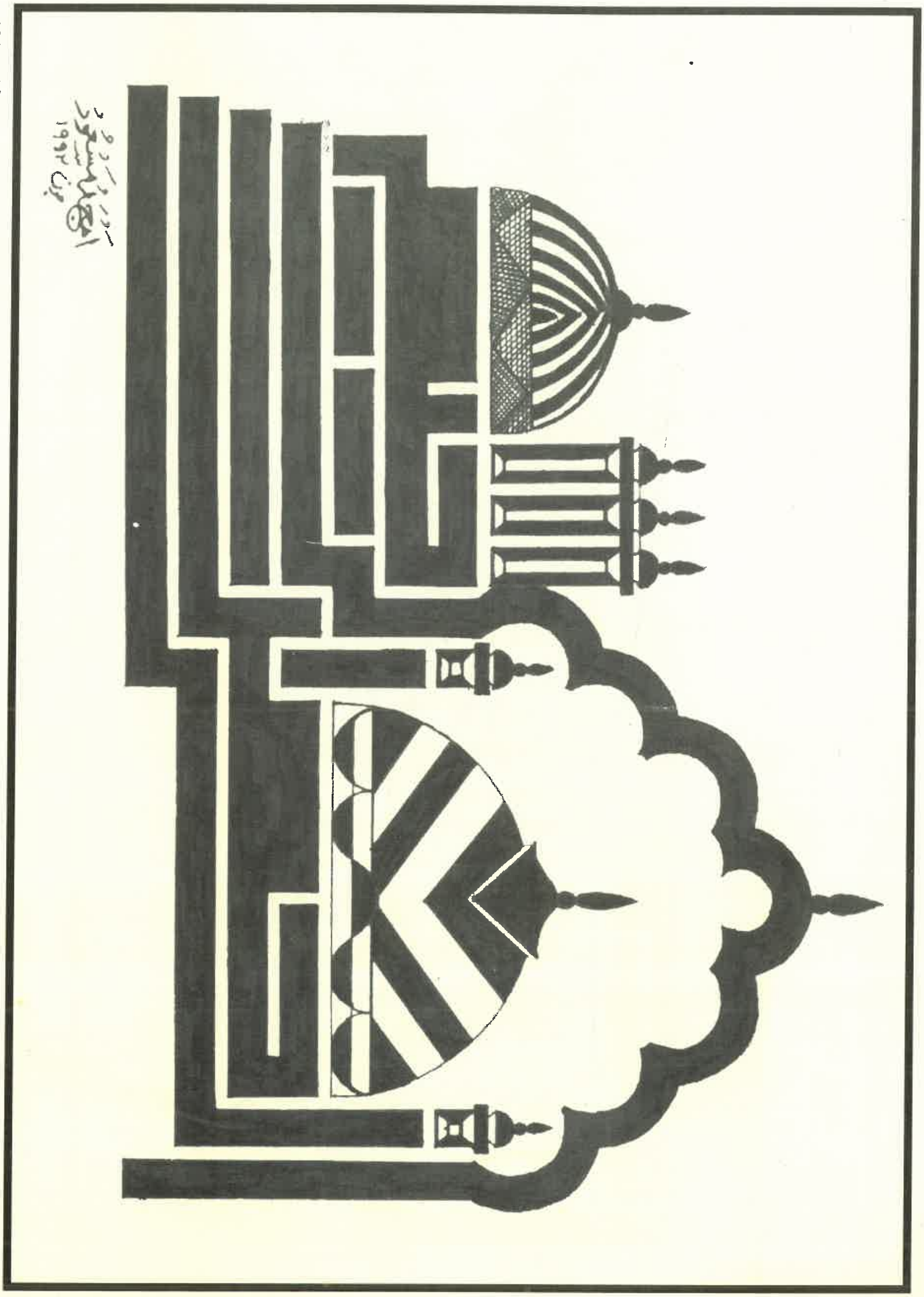

الرحمن الرحيم

جوان 1992م

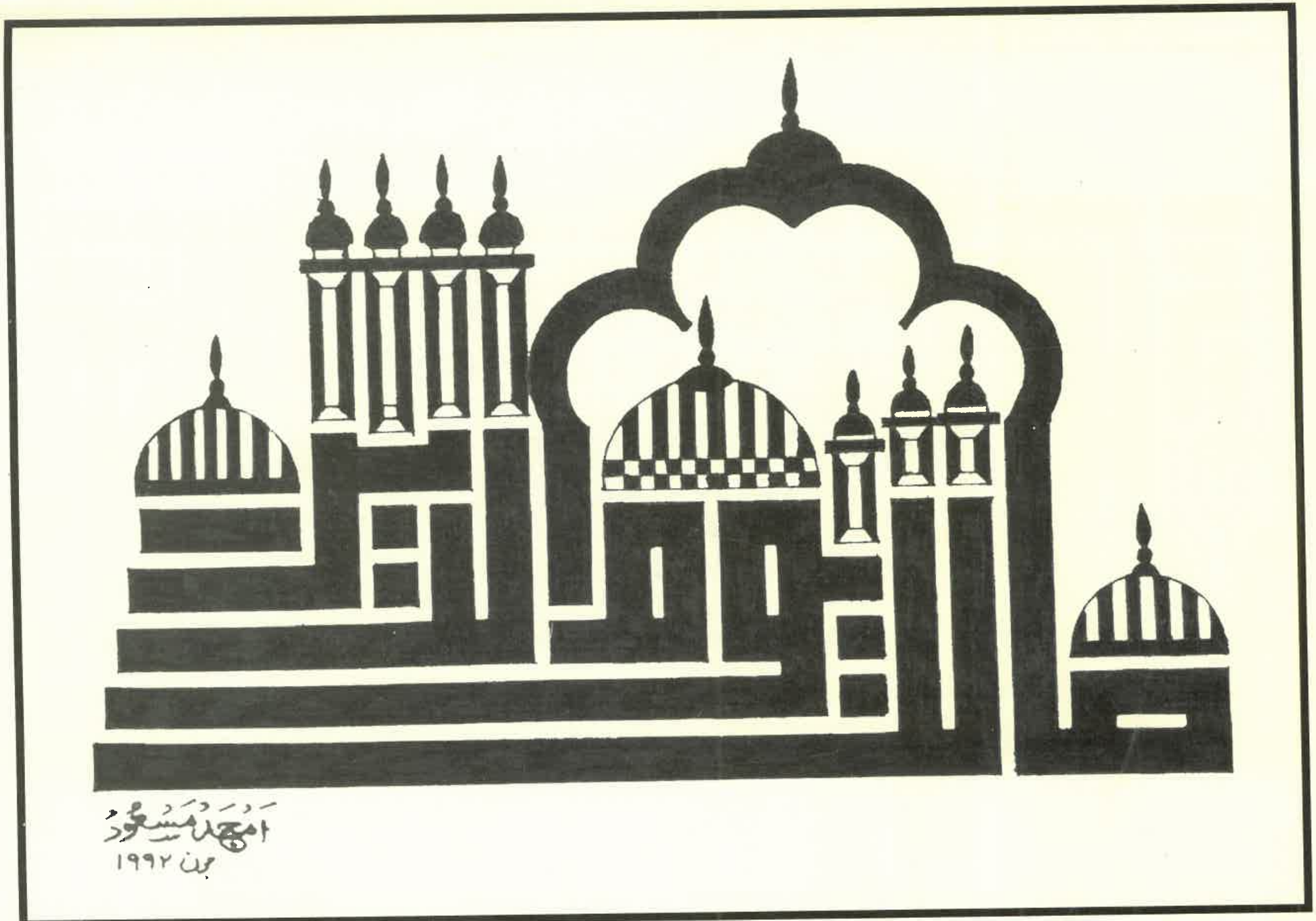

مالک یوم الدین

جون 1992ء

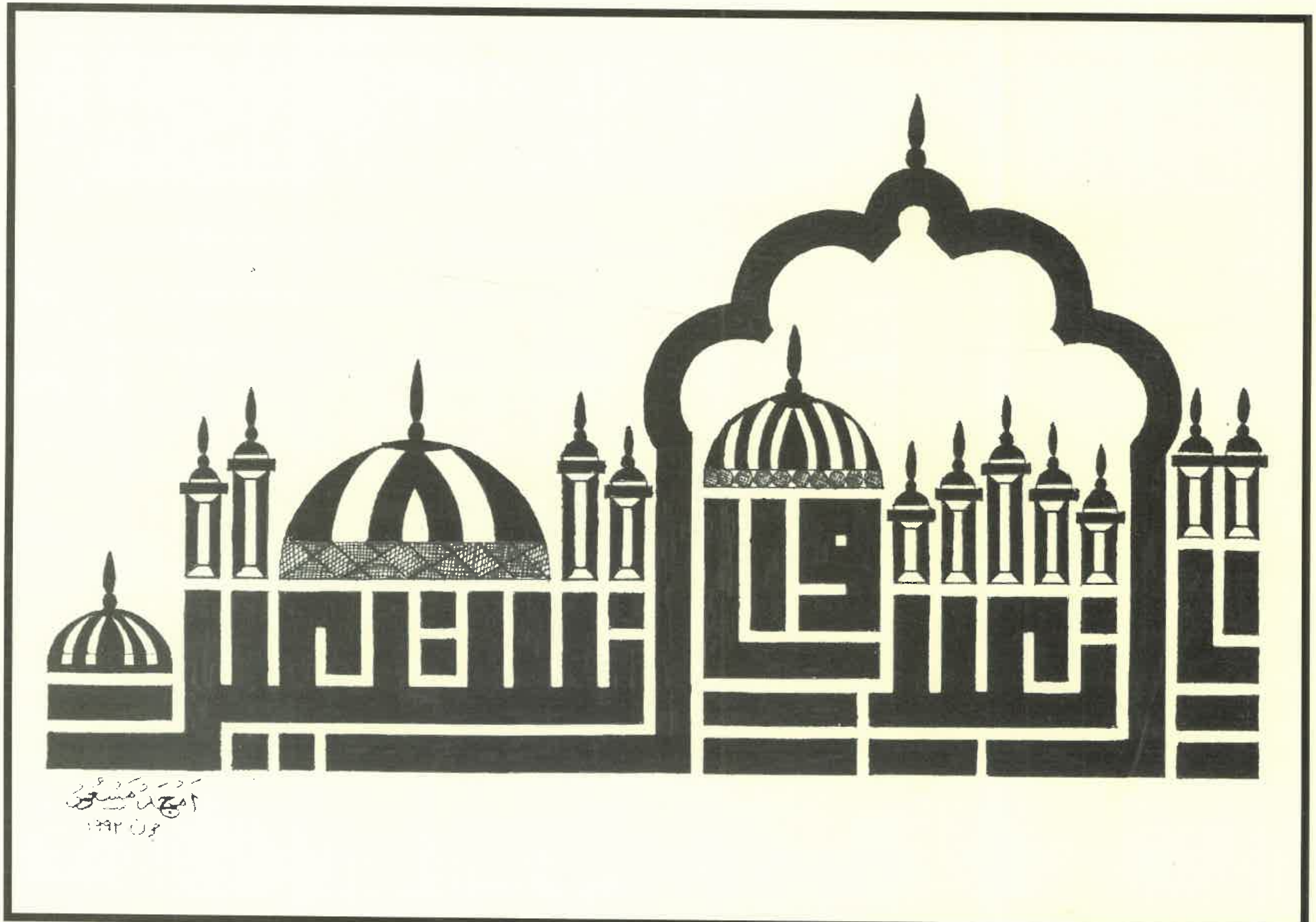

ایاک نعبدو ایاک نستعین

جون 1992ء

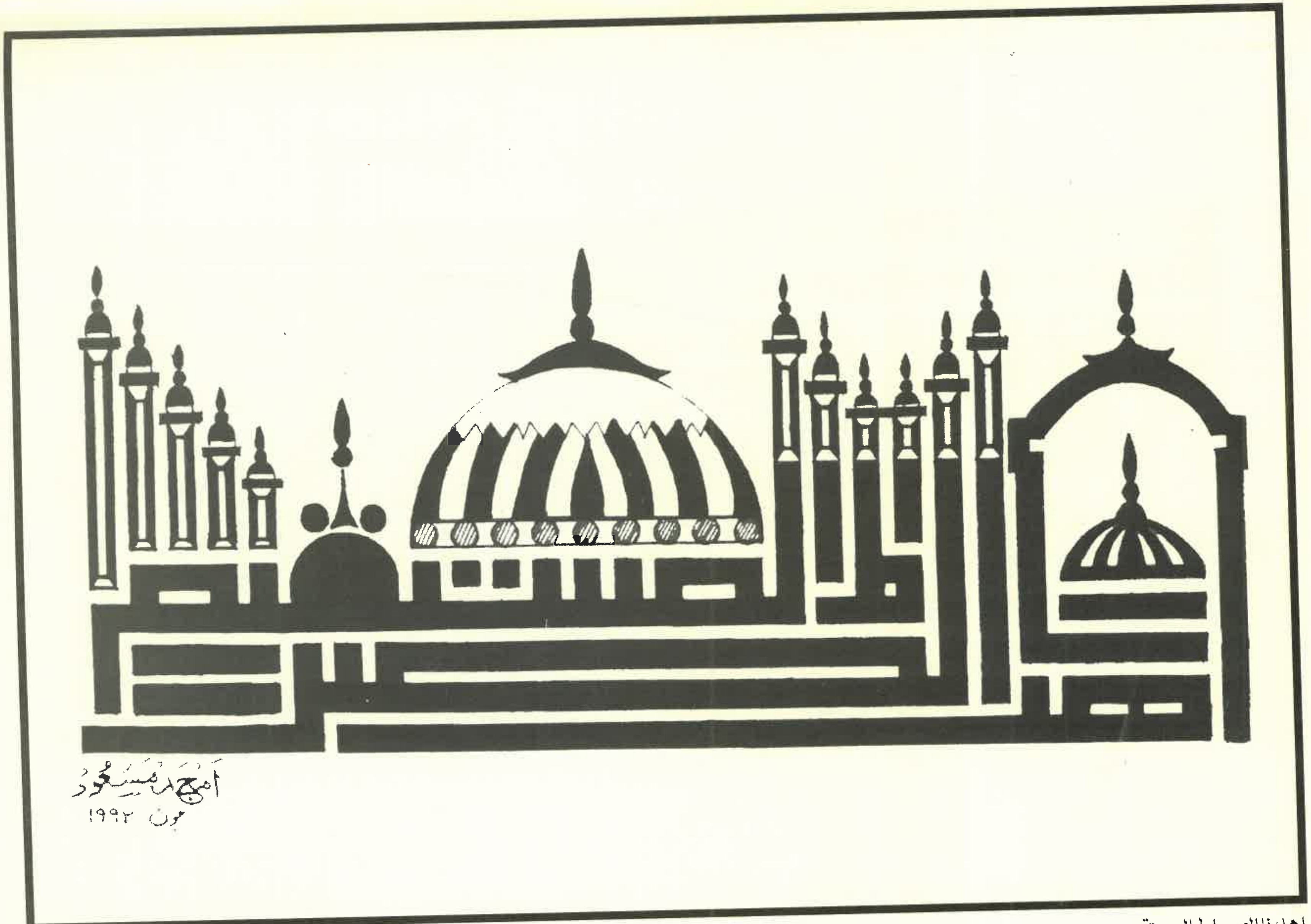

اهد نا الصراط المستقيم

جون 1992ء

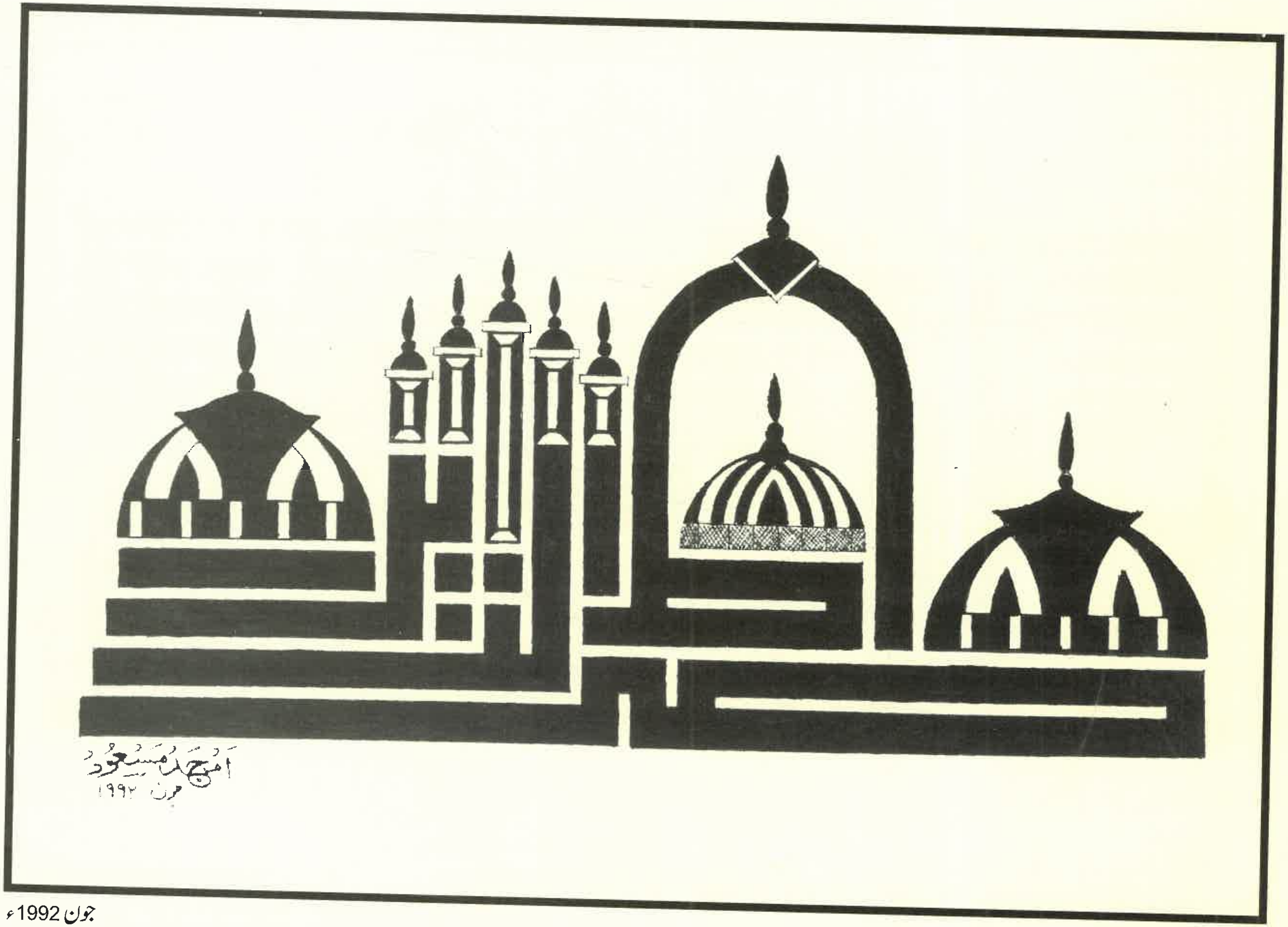
امجد مسعود

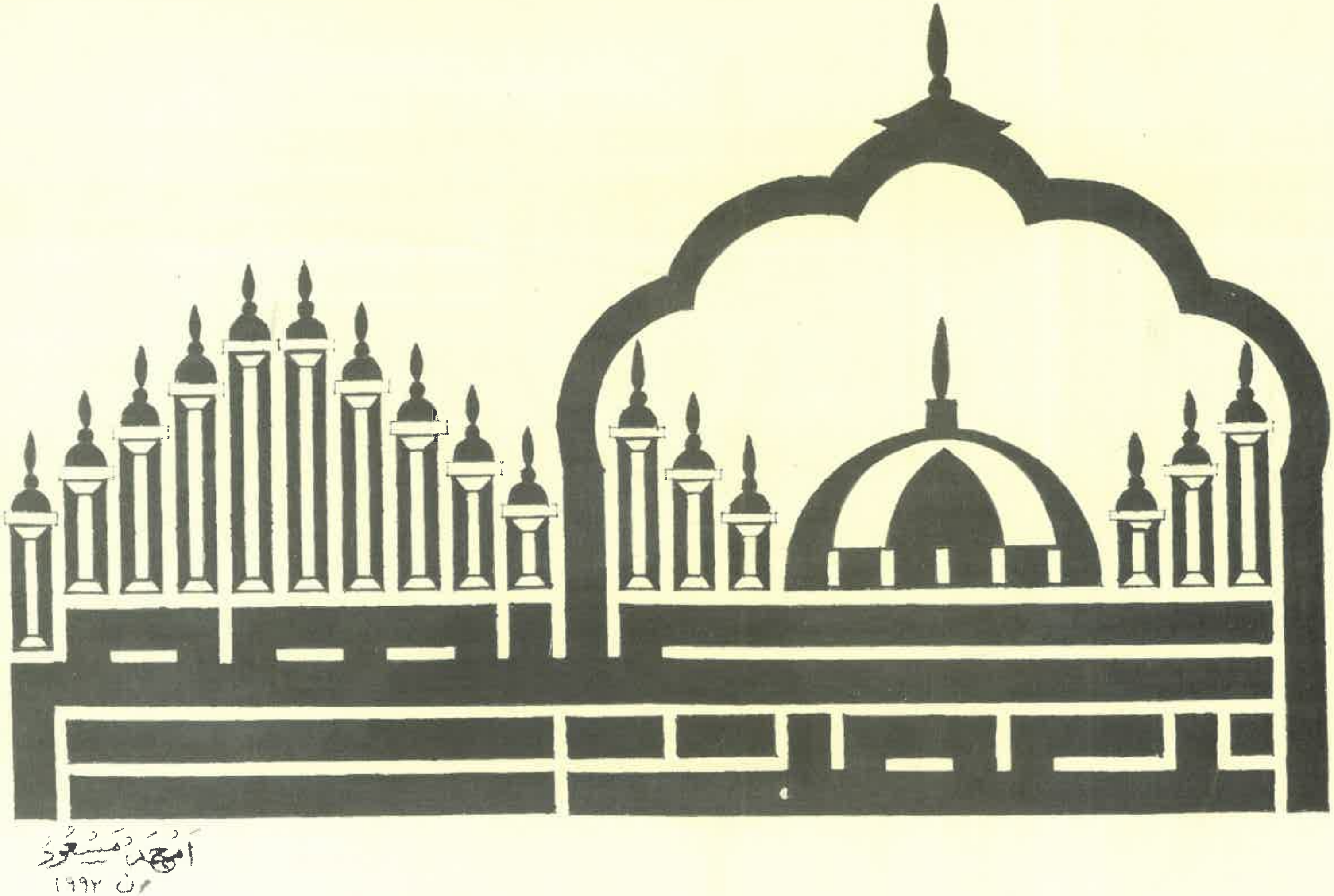
امجد مسعود
جون ۱۹۹۲

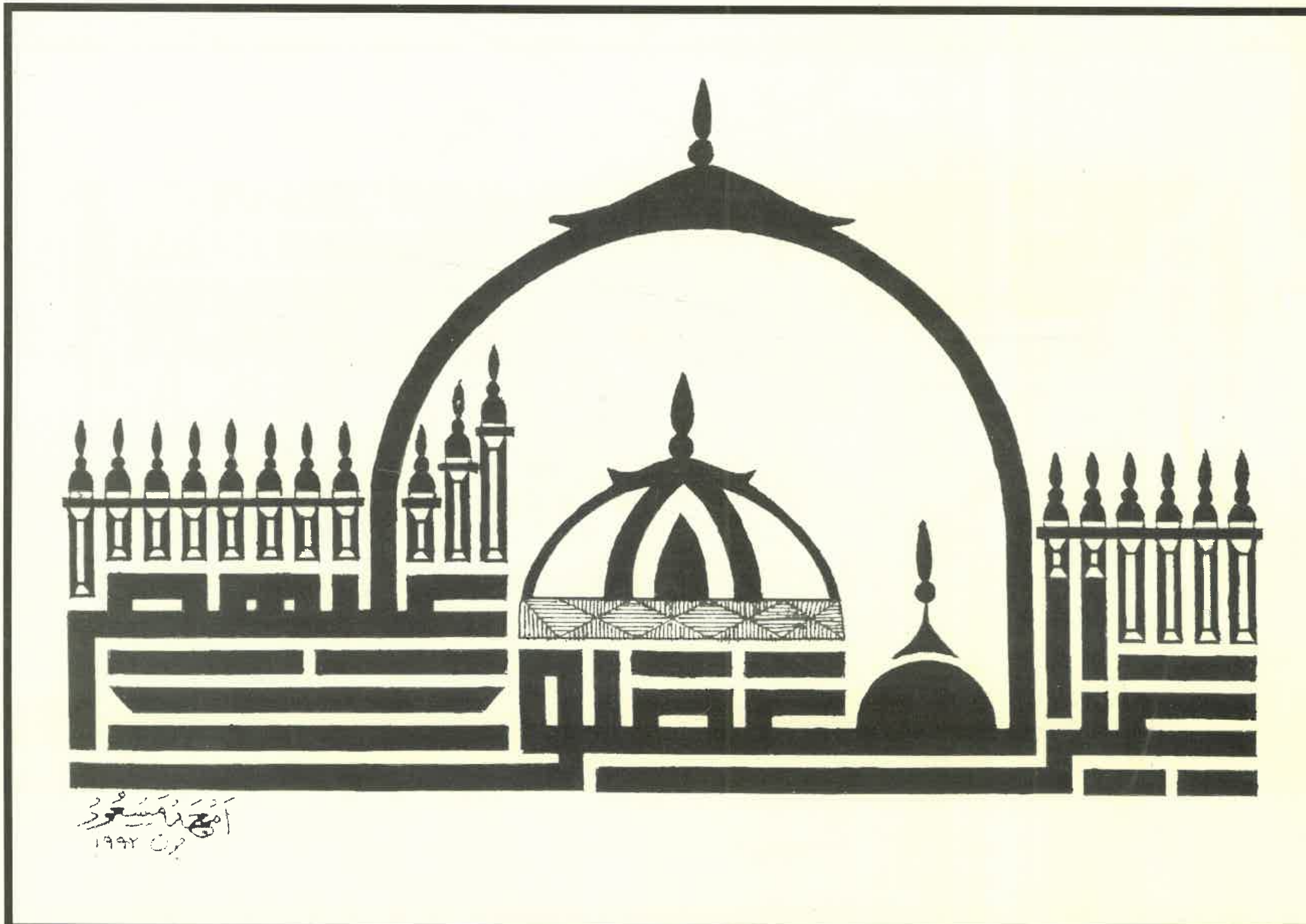

غير المغضوب عليهم

جون 1992ء

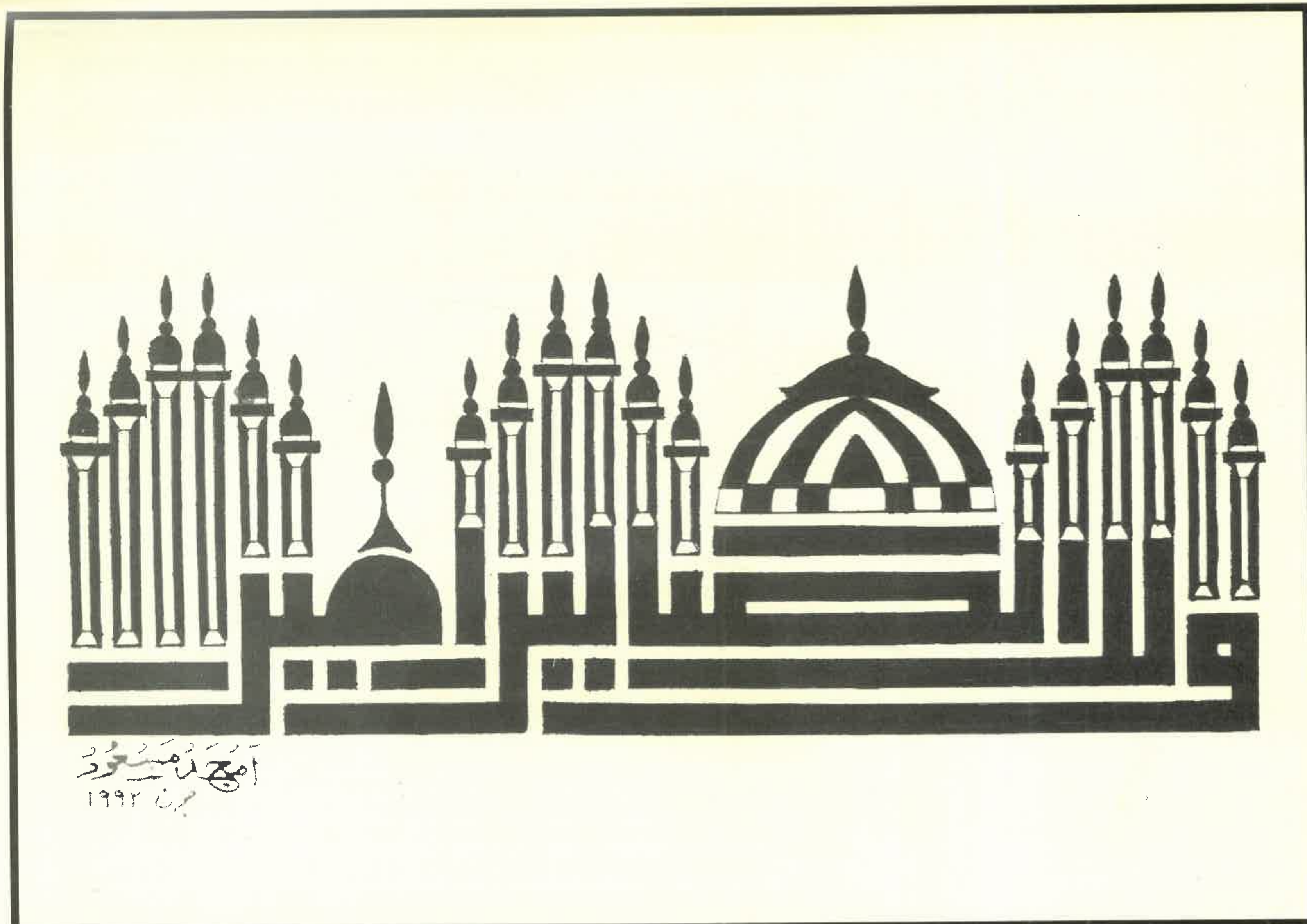

ولا الضآلين

جون 1992ء

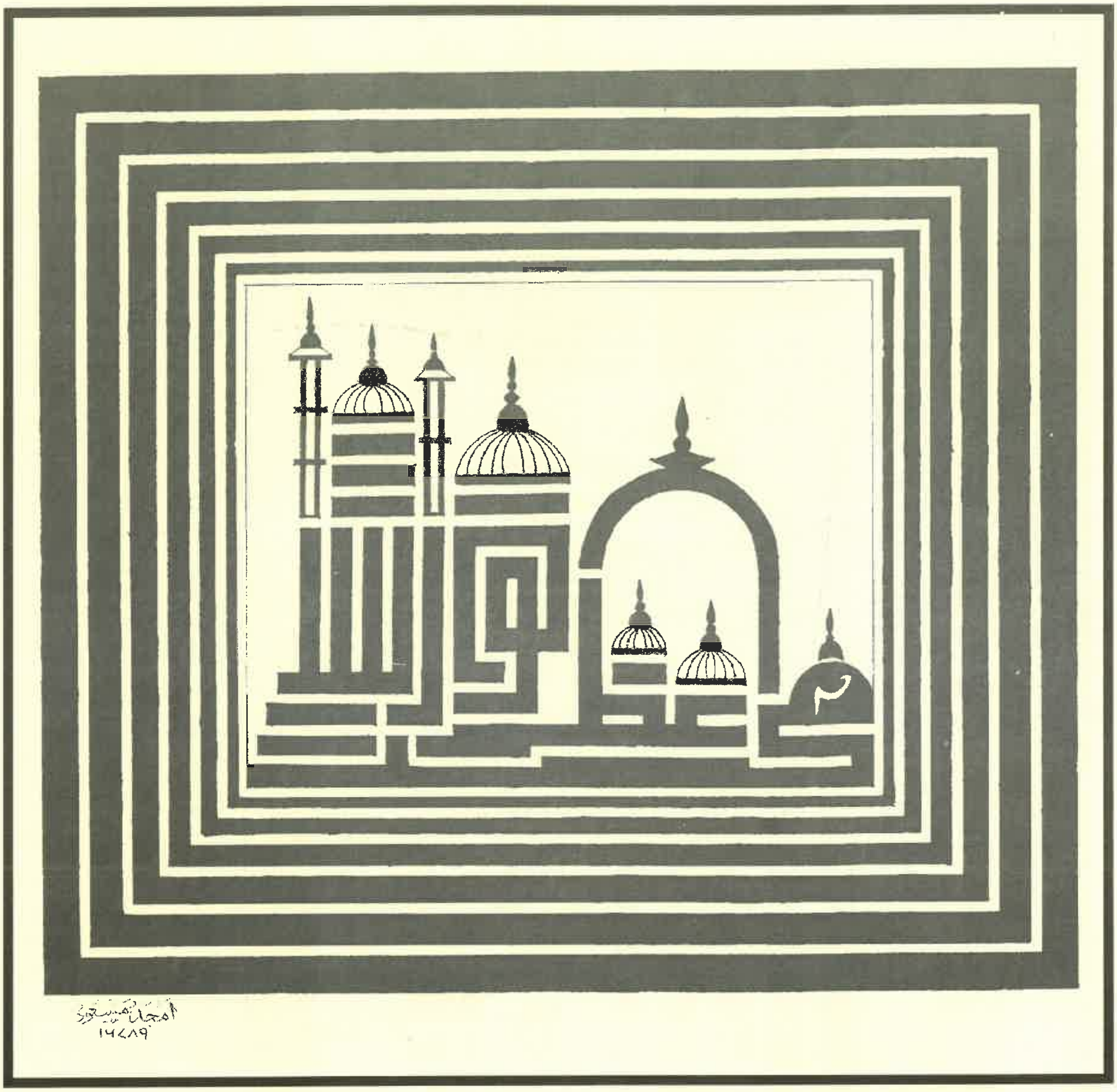

محمد اعظم خورشید

16جولائی1989ء

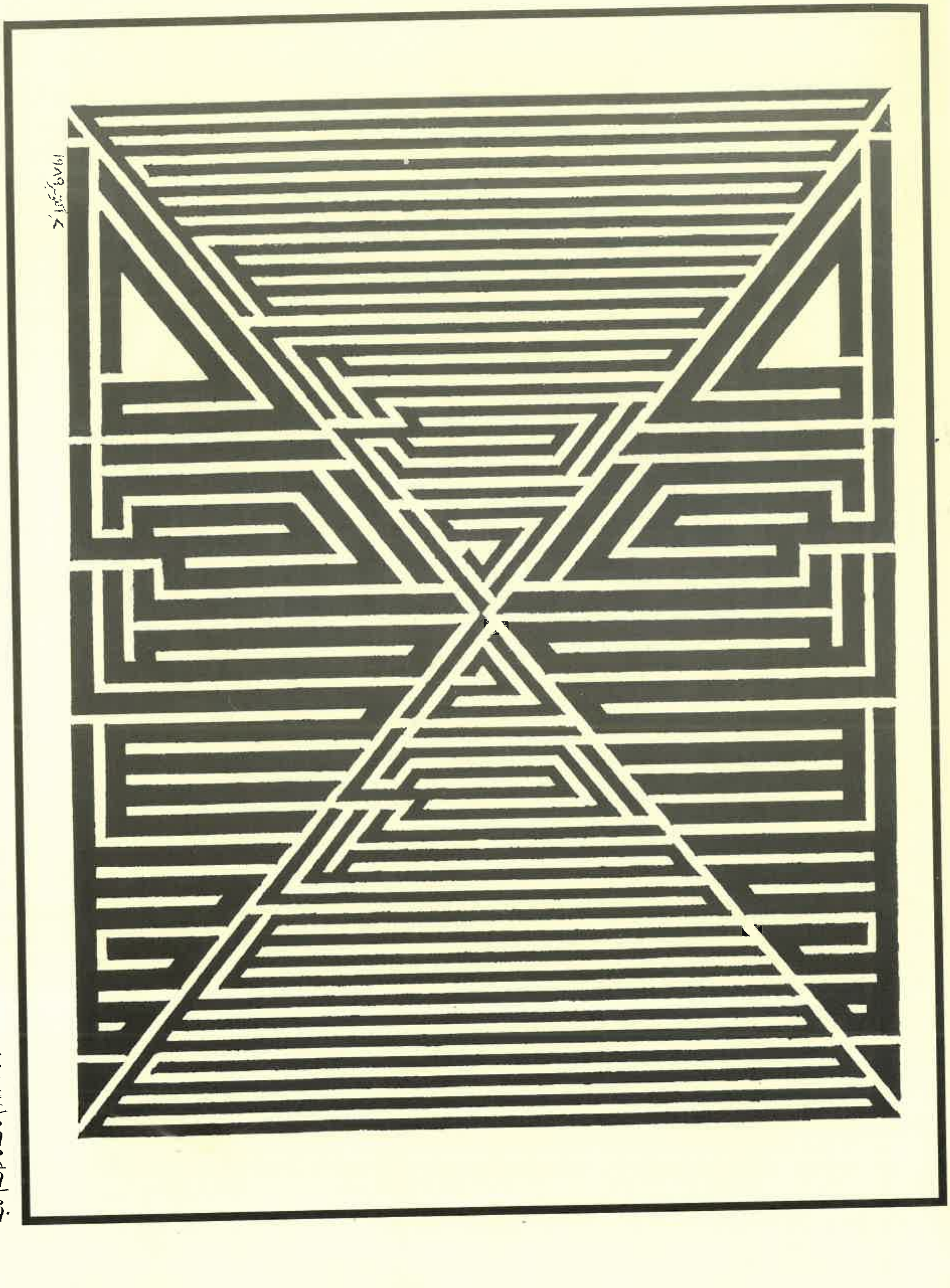

17 اکتوبر 1989ء

خواجہ محمد سرور

محمد مسعود

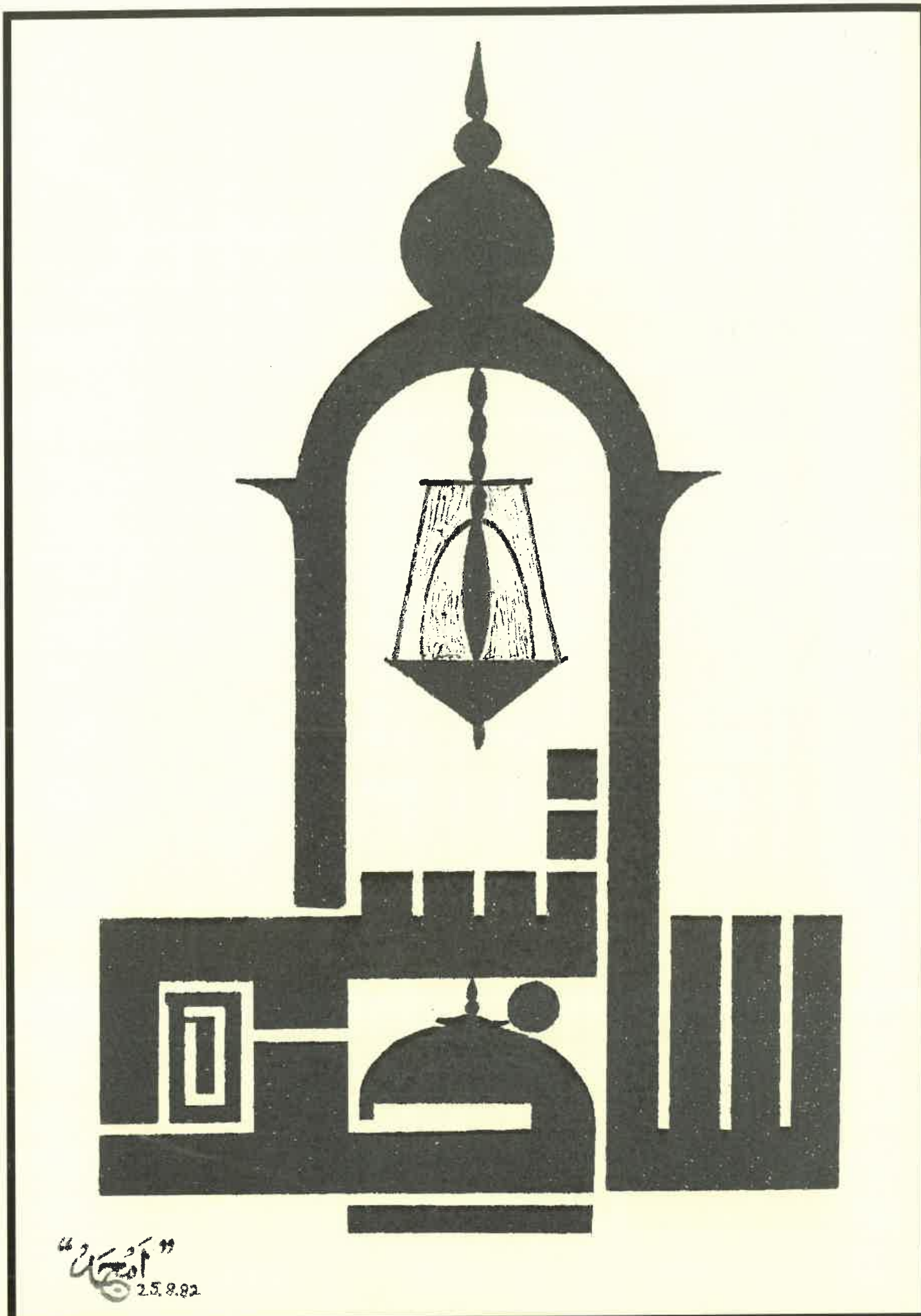

ساجدہ تبسم

25اگست 1982ء

15 دسمبر 1989ء

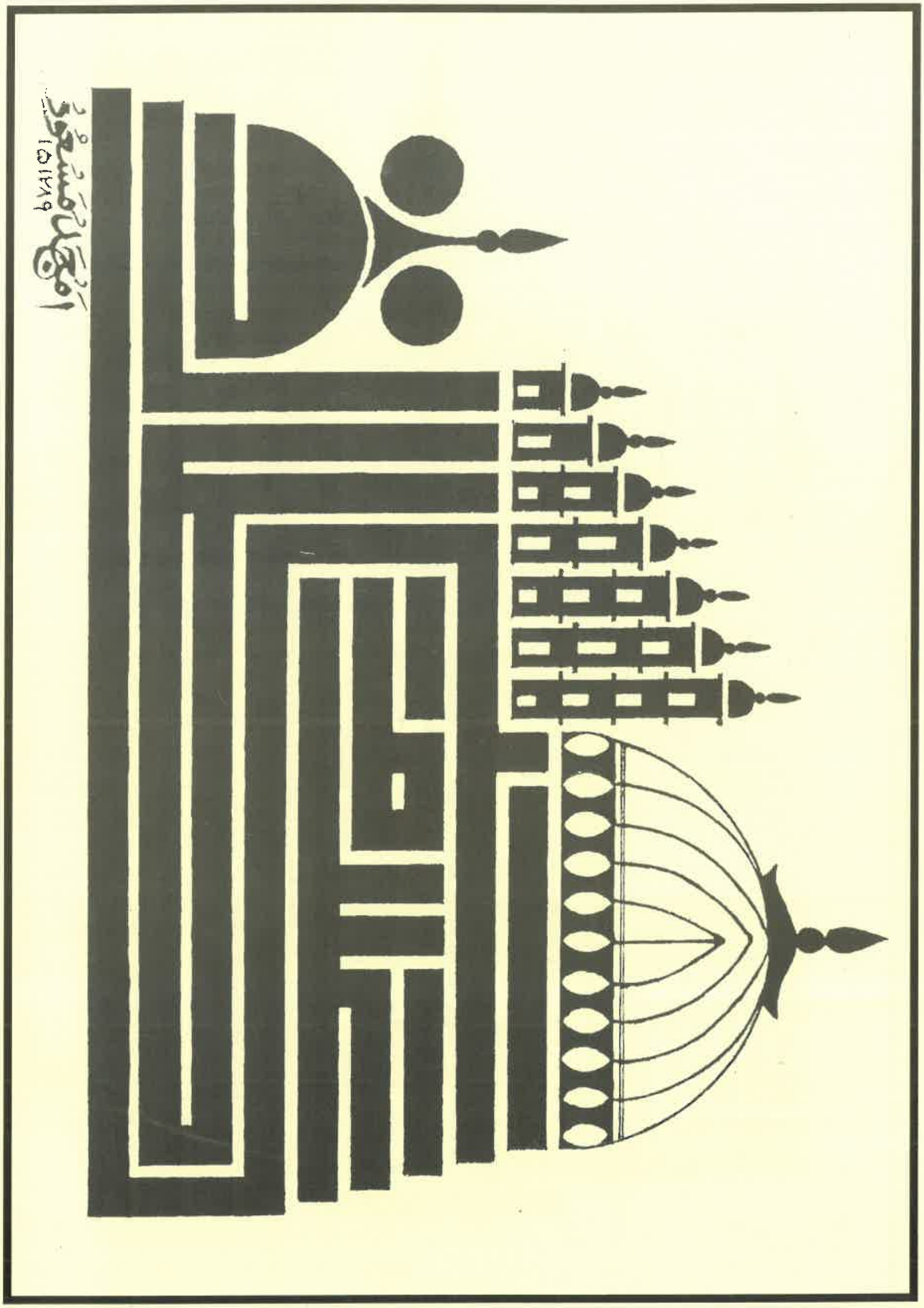

غلام نبی طارق

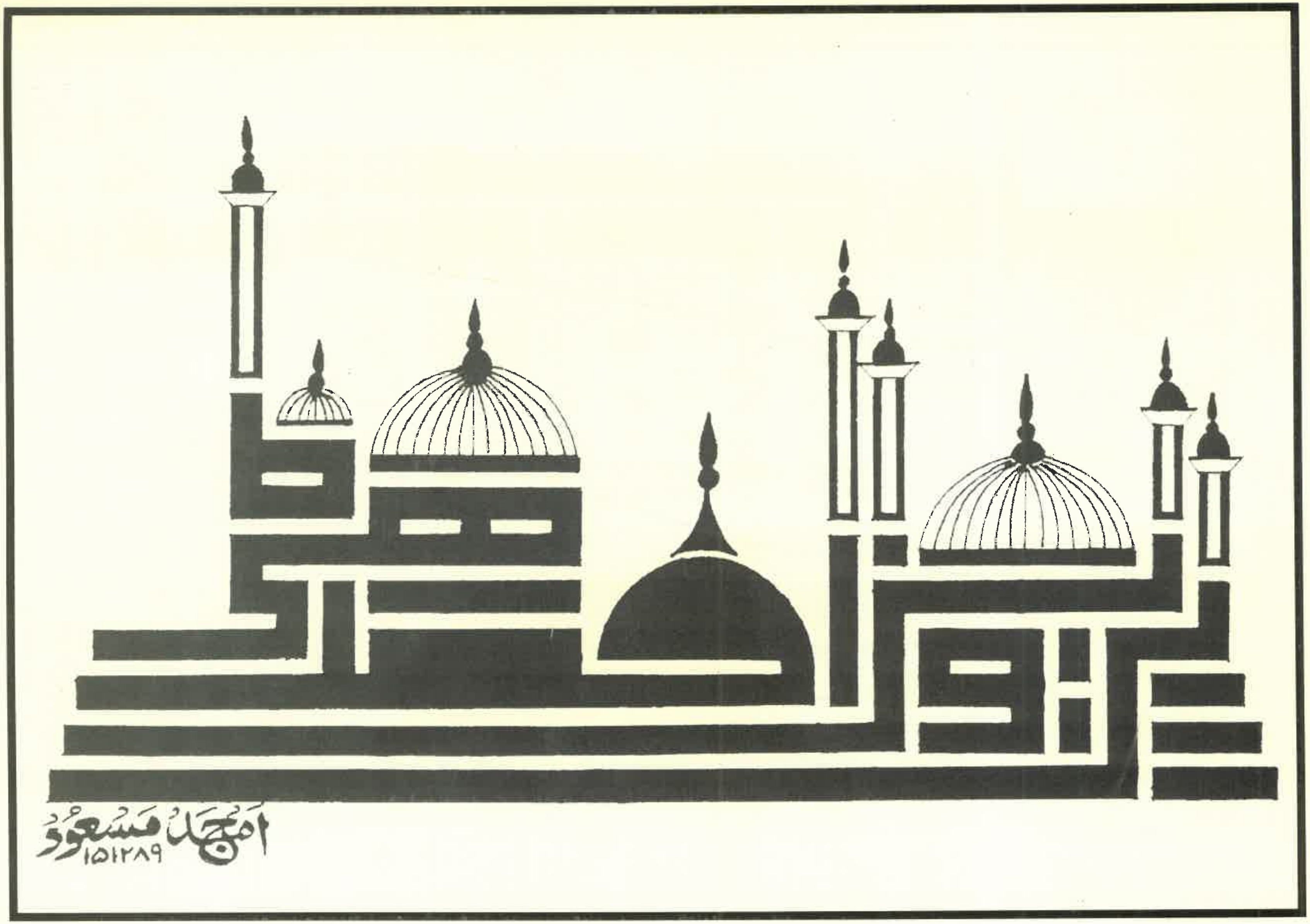

پرویز احمد بھٹی

15 دسمبر 1989ء

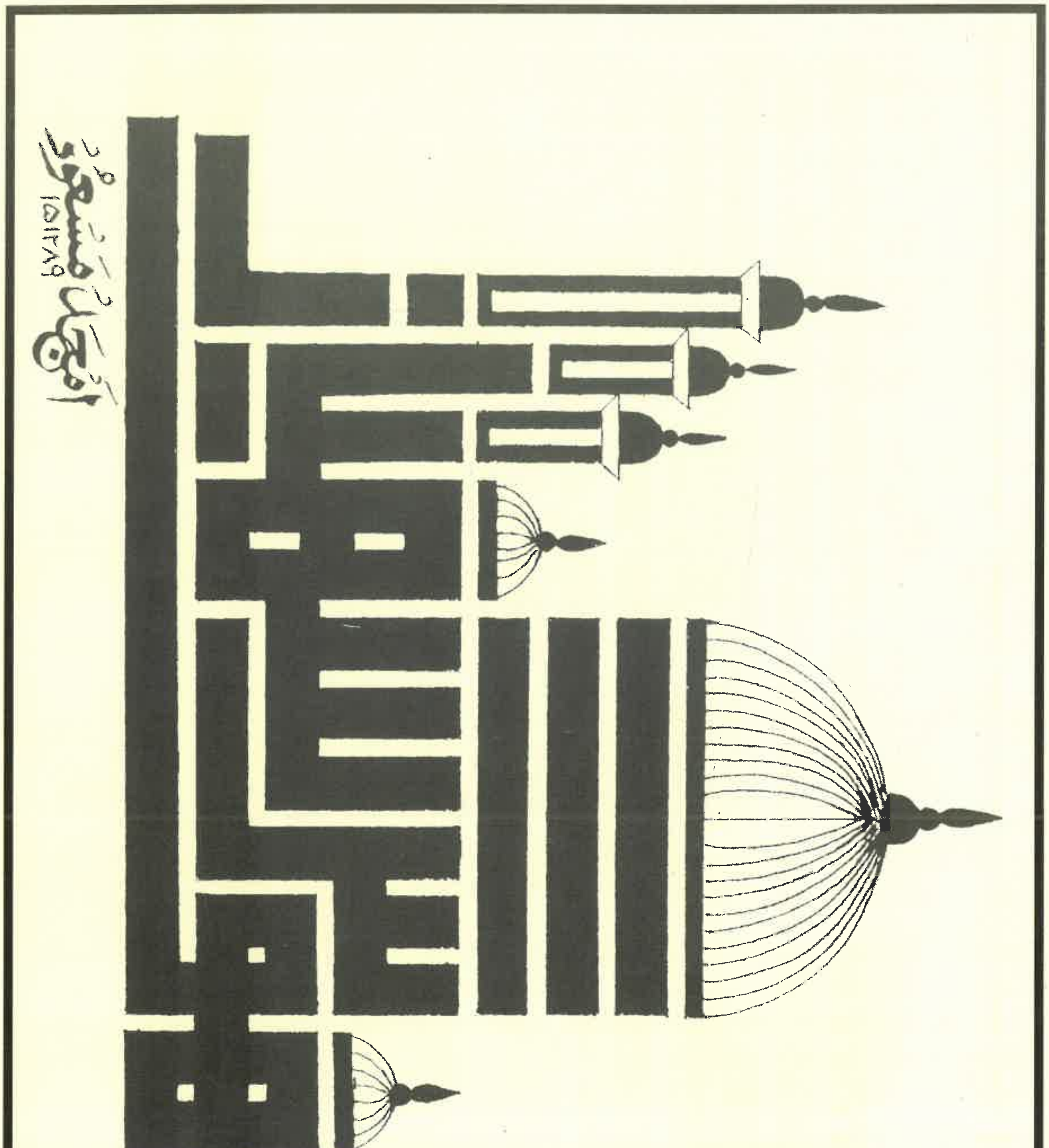

15 دسمبر 1989ء

مہوش شہباز

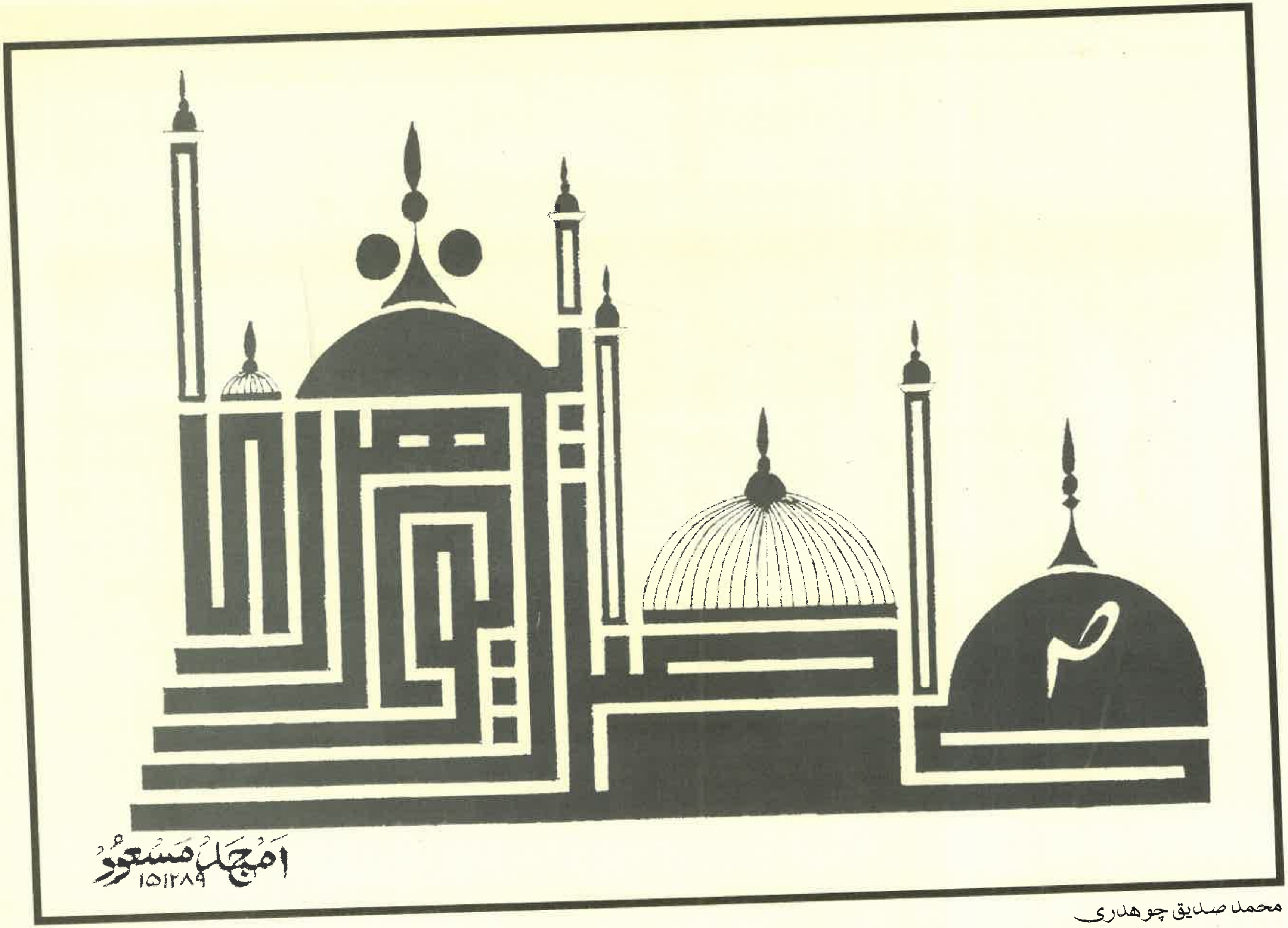

محمد صدیق چوہدری

15 دسمبر 1989ء

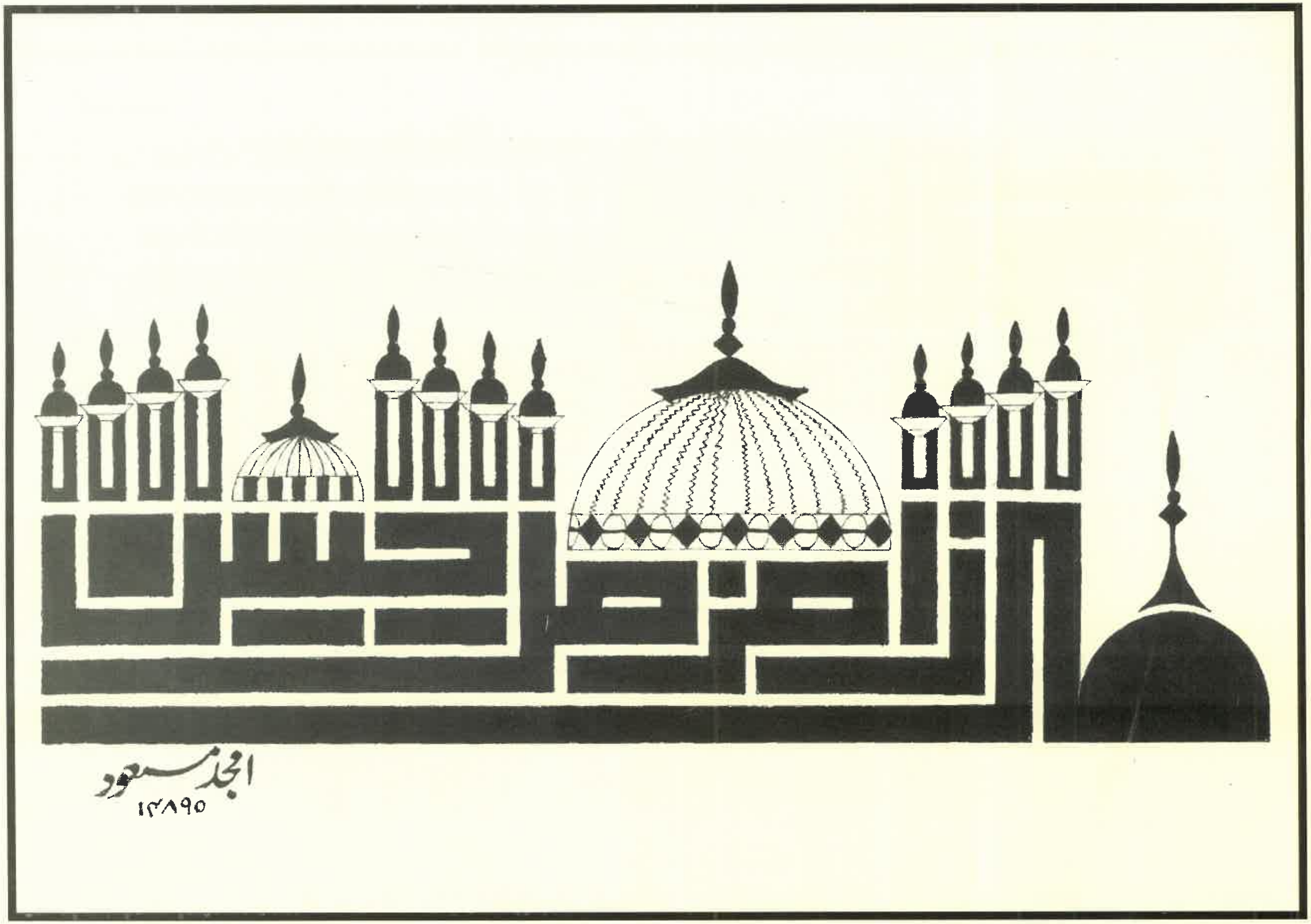

مرزا مزمل حسین

14/اگست 1990ء

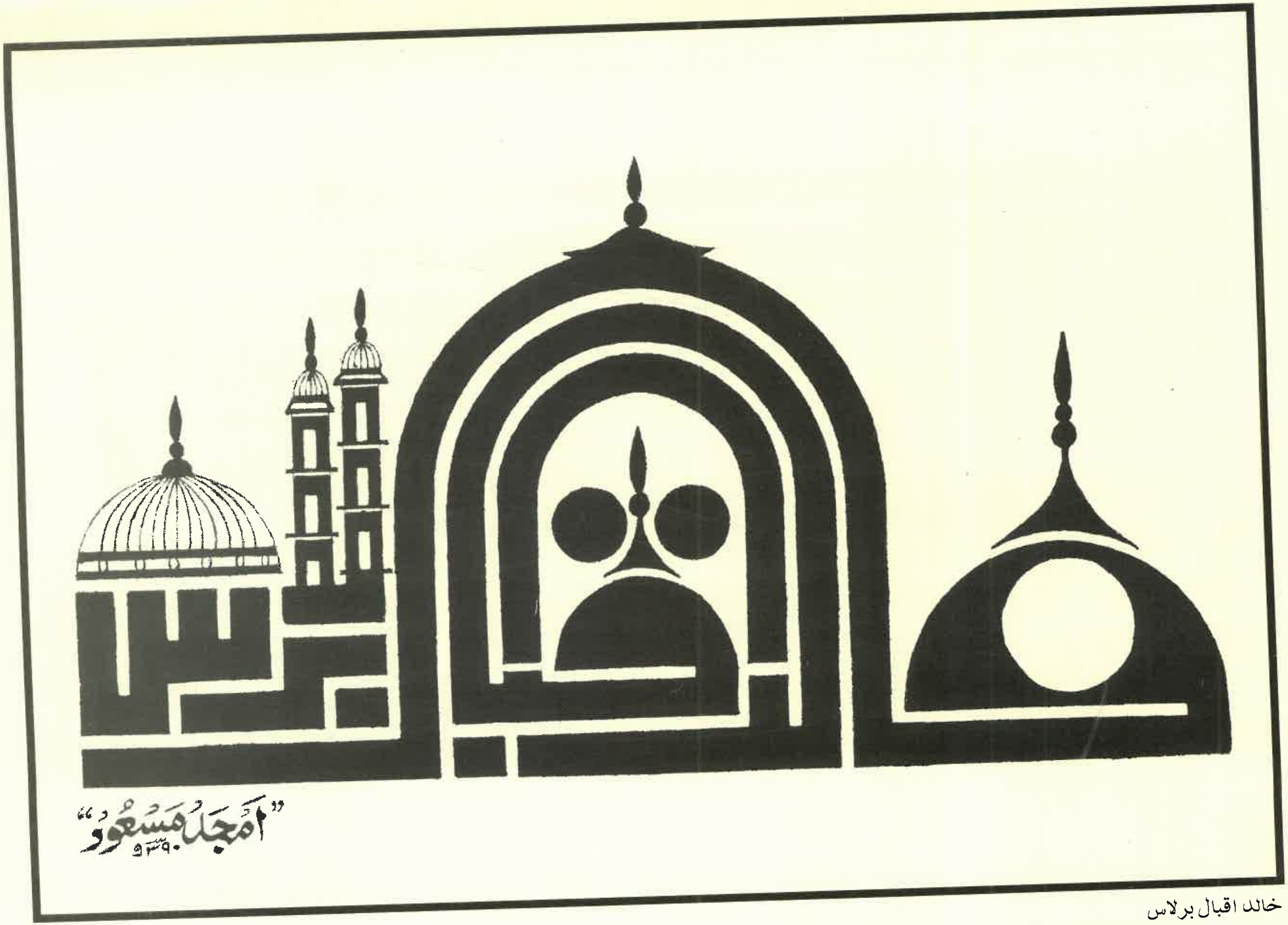

خالد اقبال برلاس

9مارچ1990ء

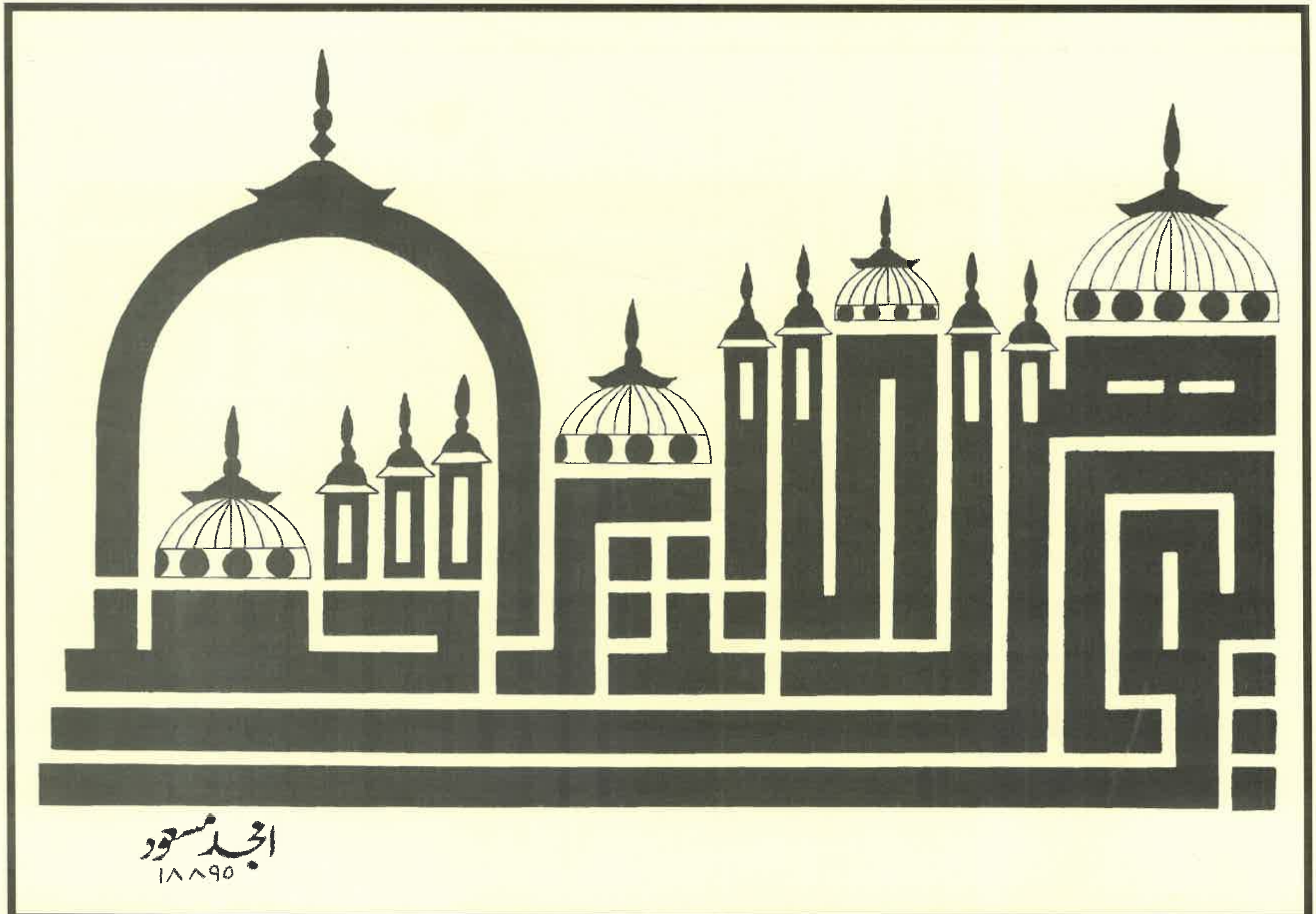

چوہدری نذیر احمد

18 اگست 1990ء

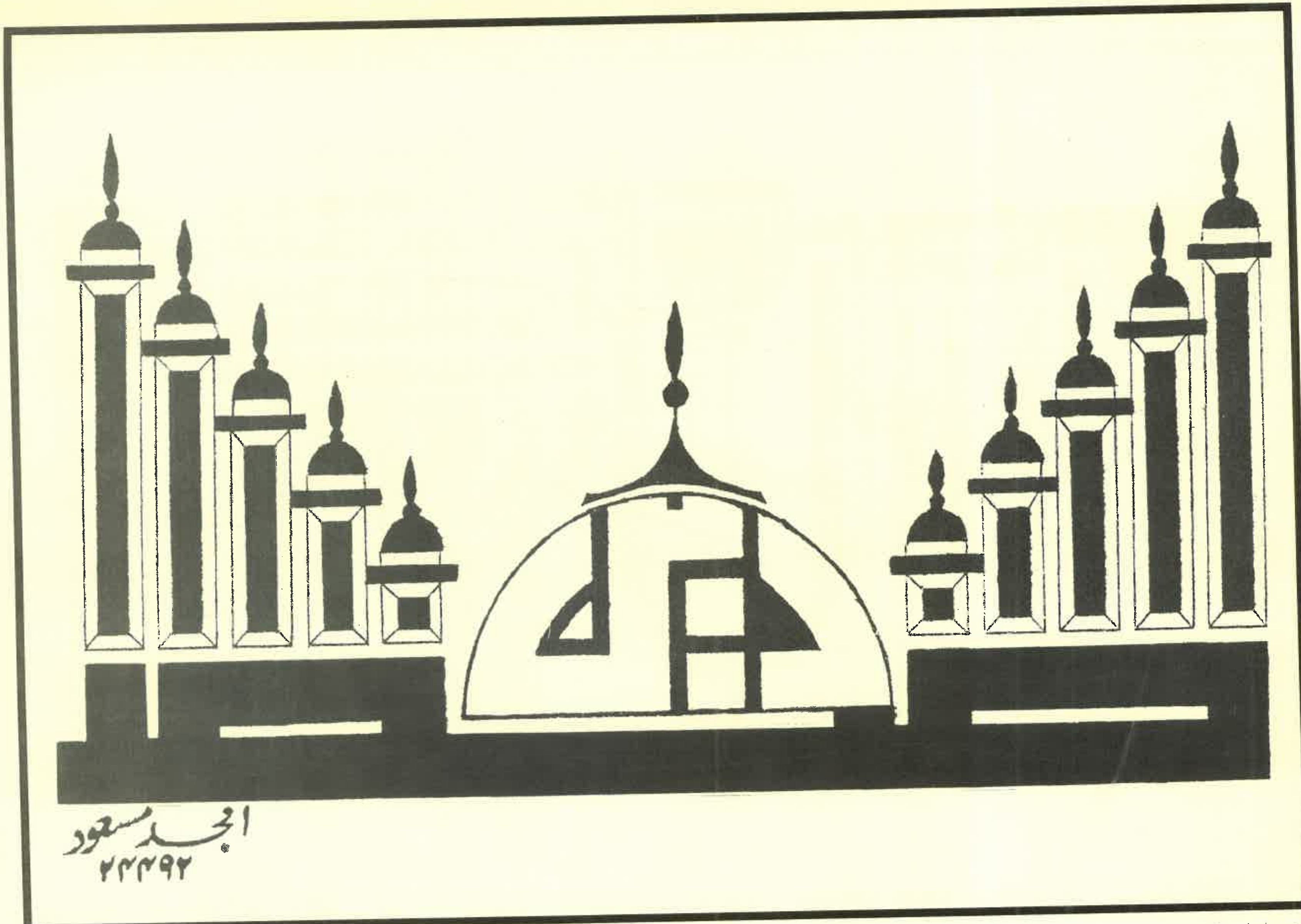

محمد دین

24 اپریل 1992ء

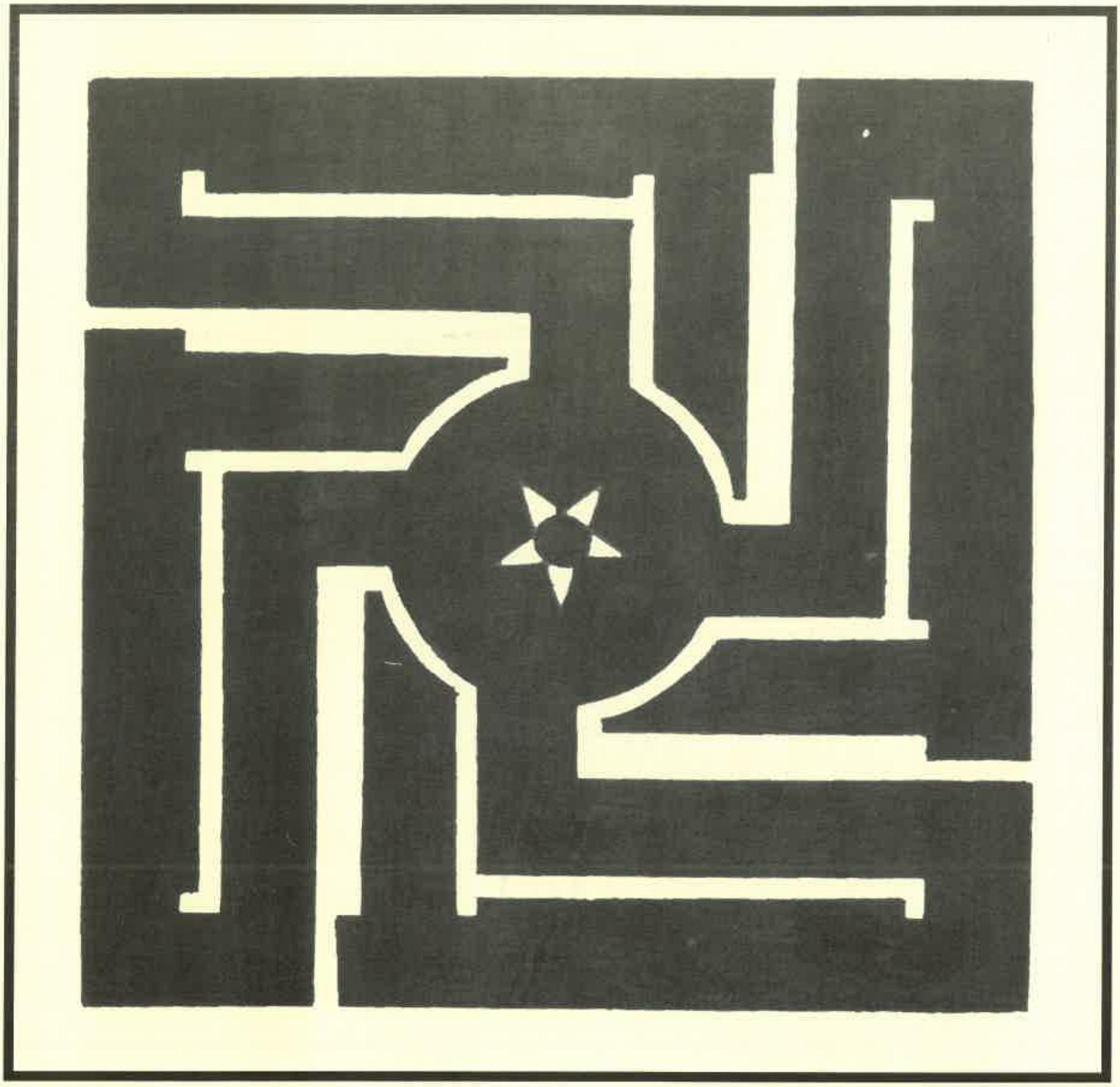

محمد

23 دسمبر 1992ء

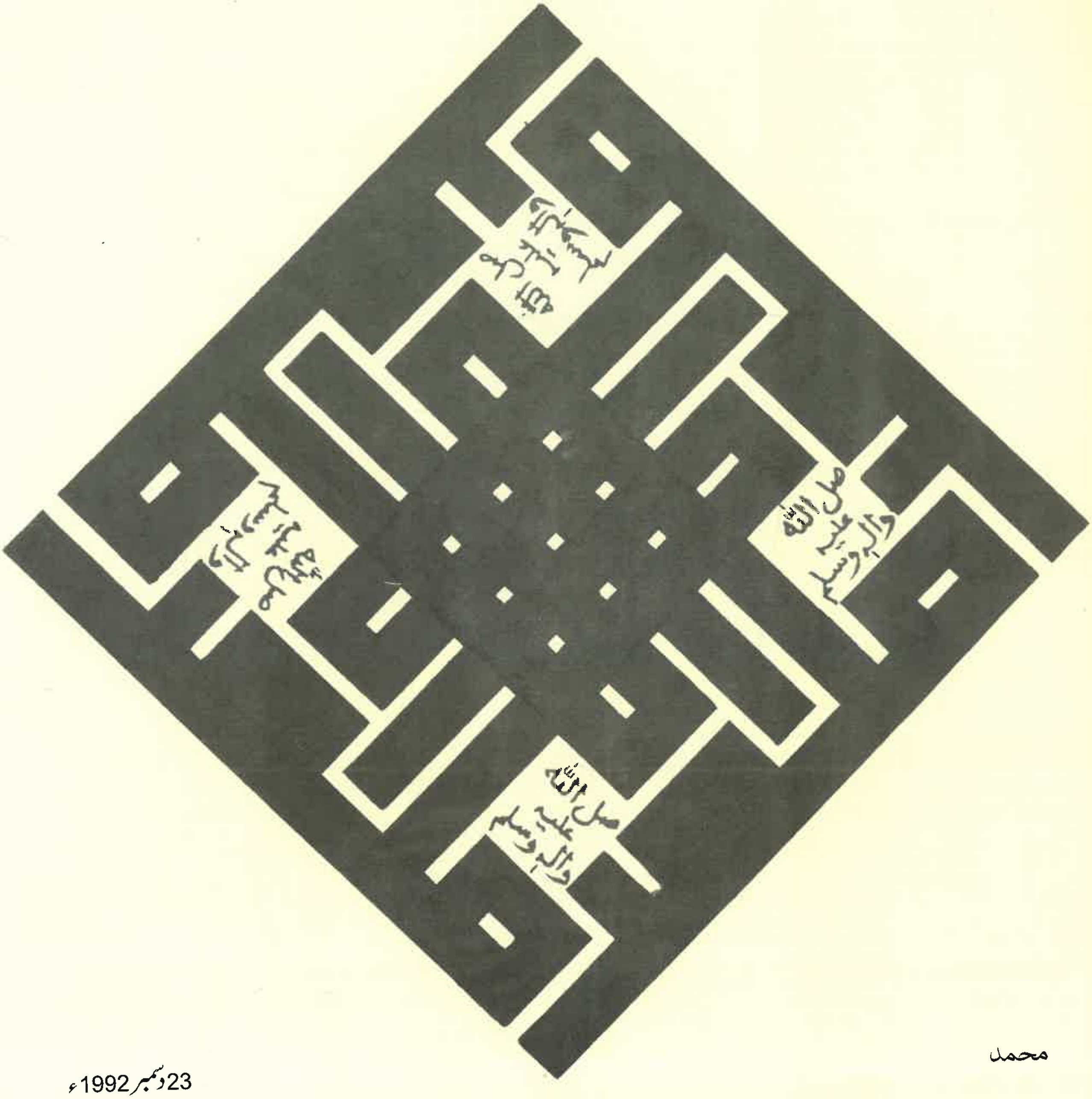

محمد

23دسمبر1992ء

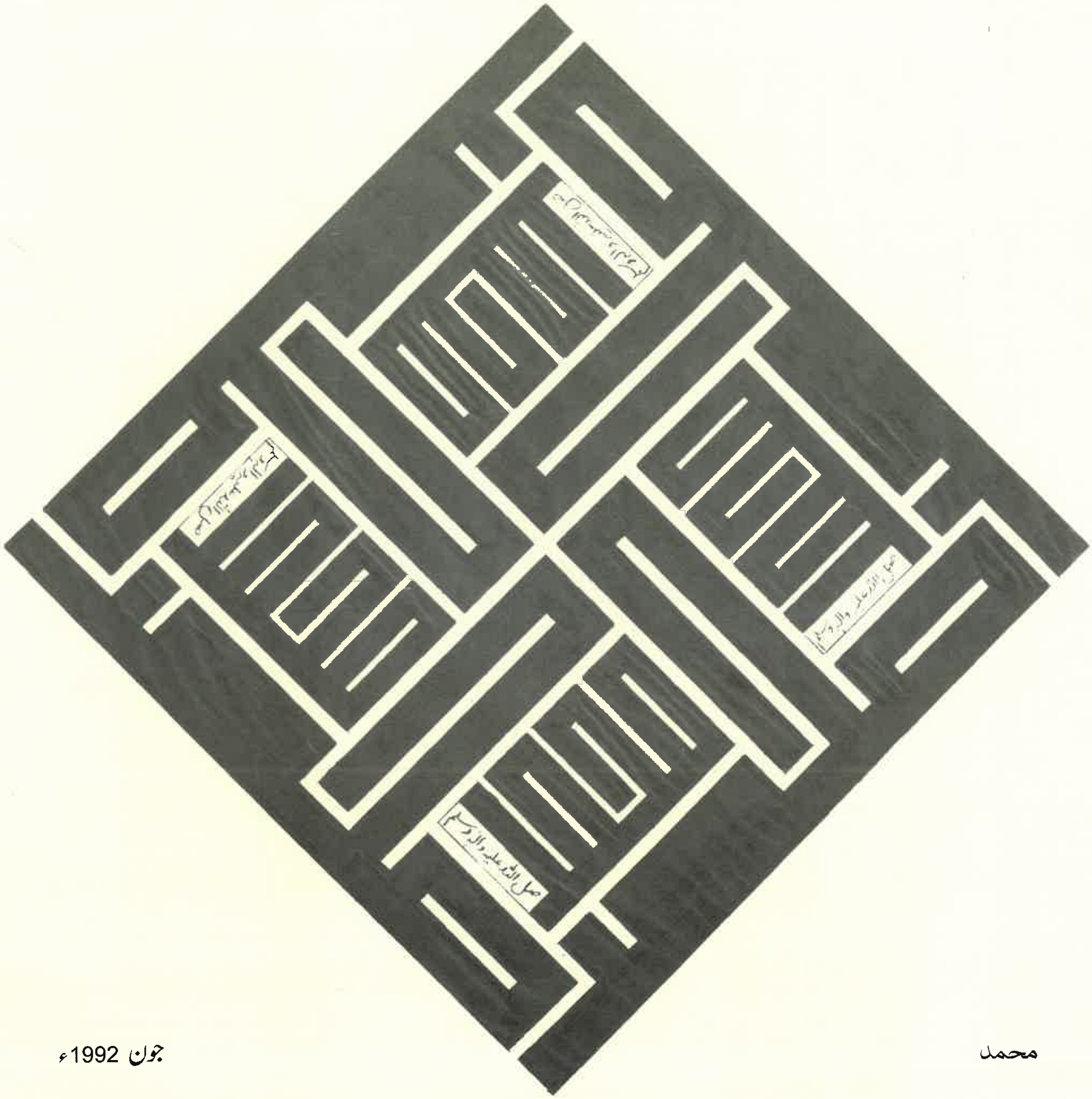

محمد

جون 1992ء

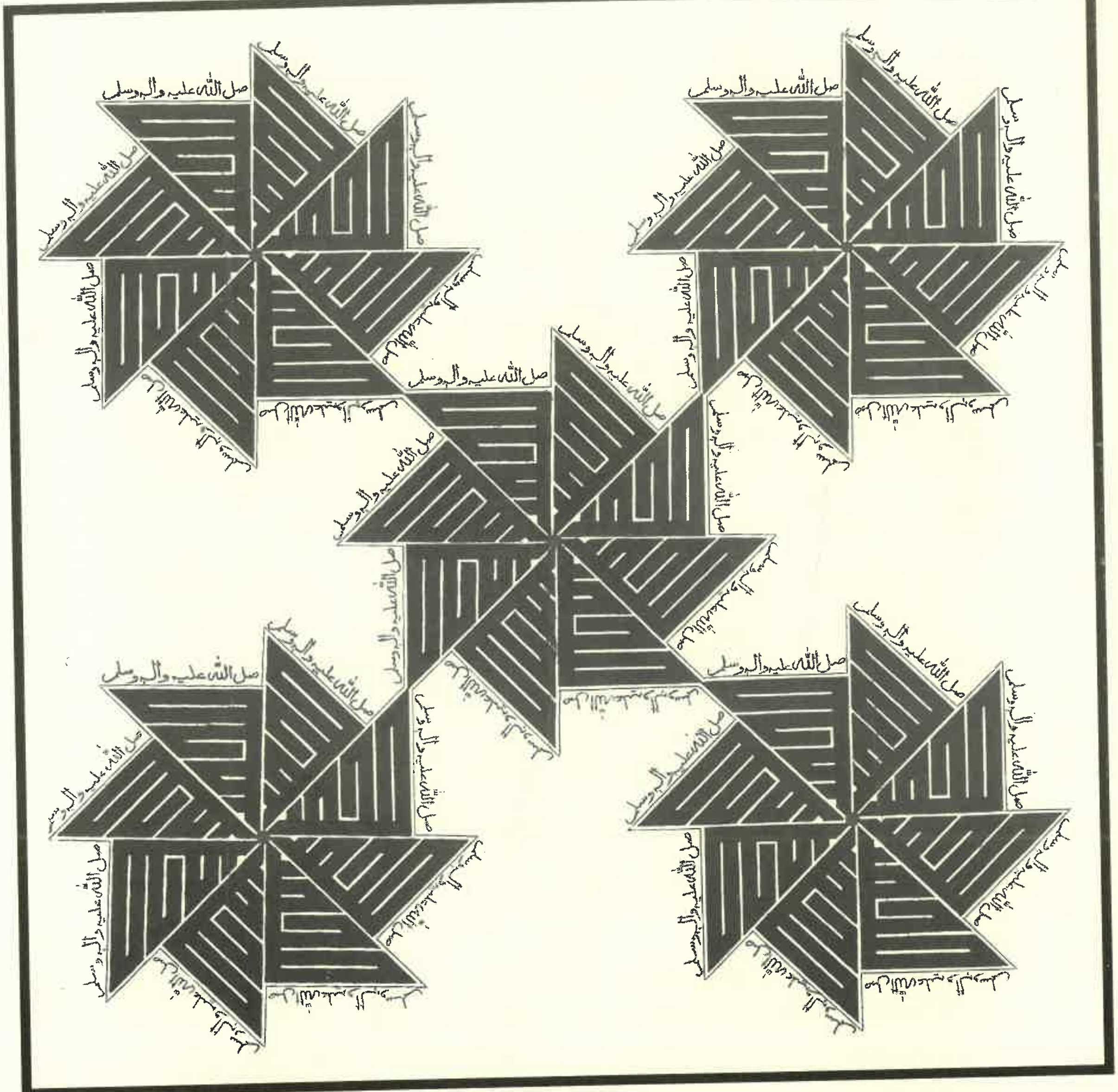

محمد

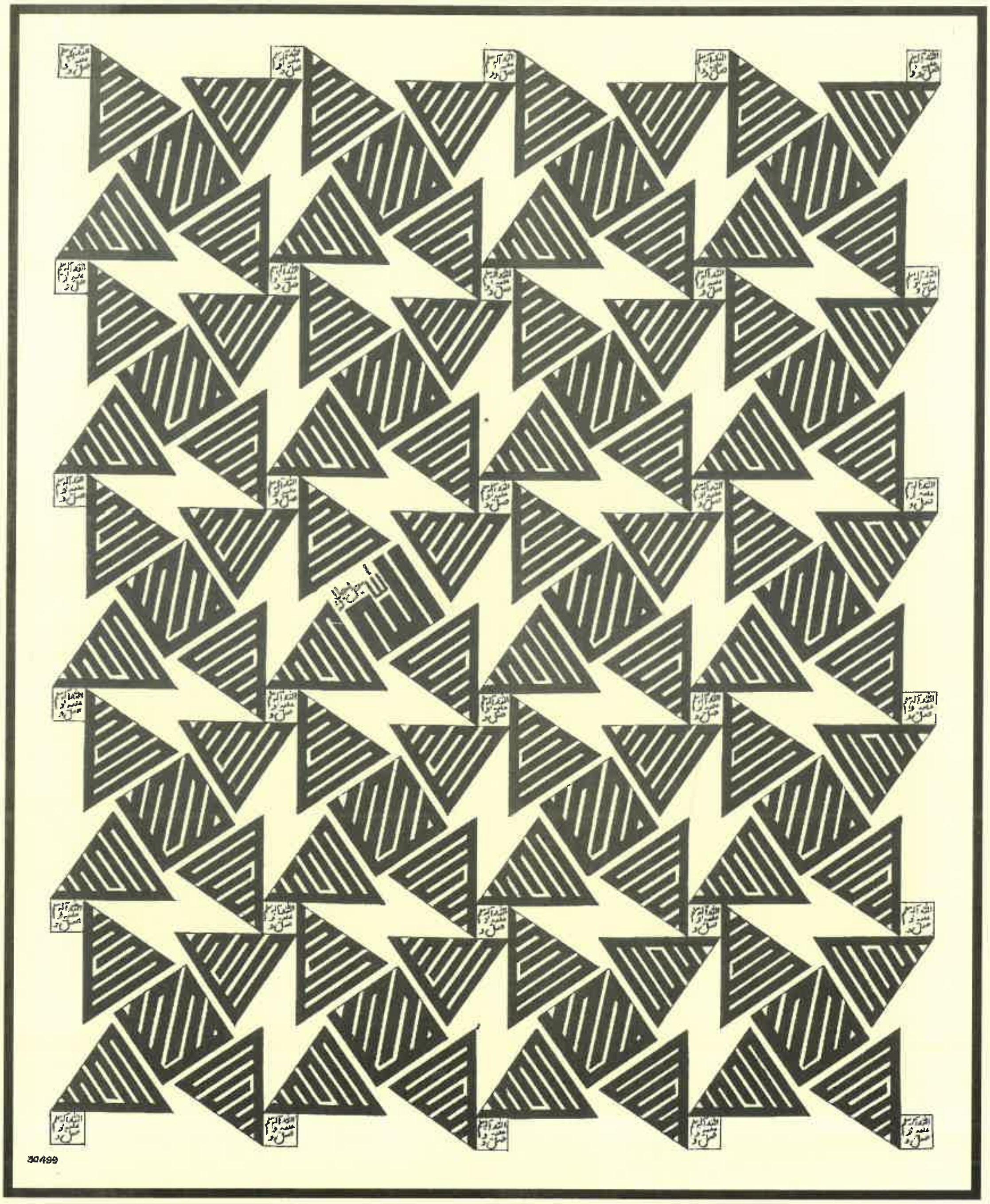

30 اپریل 1999ء

محمد

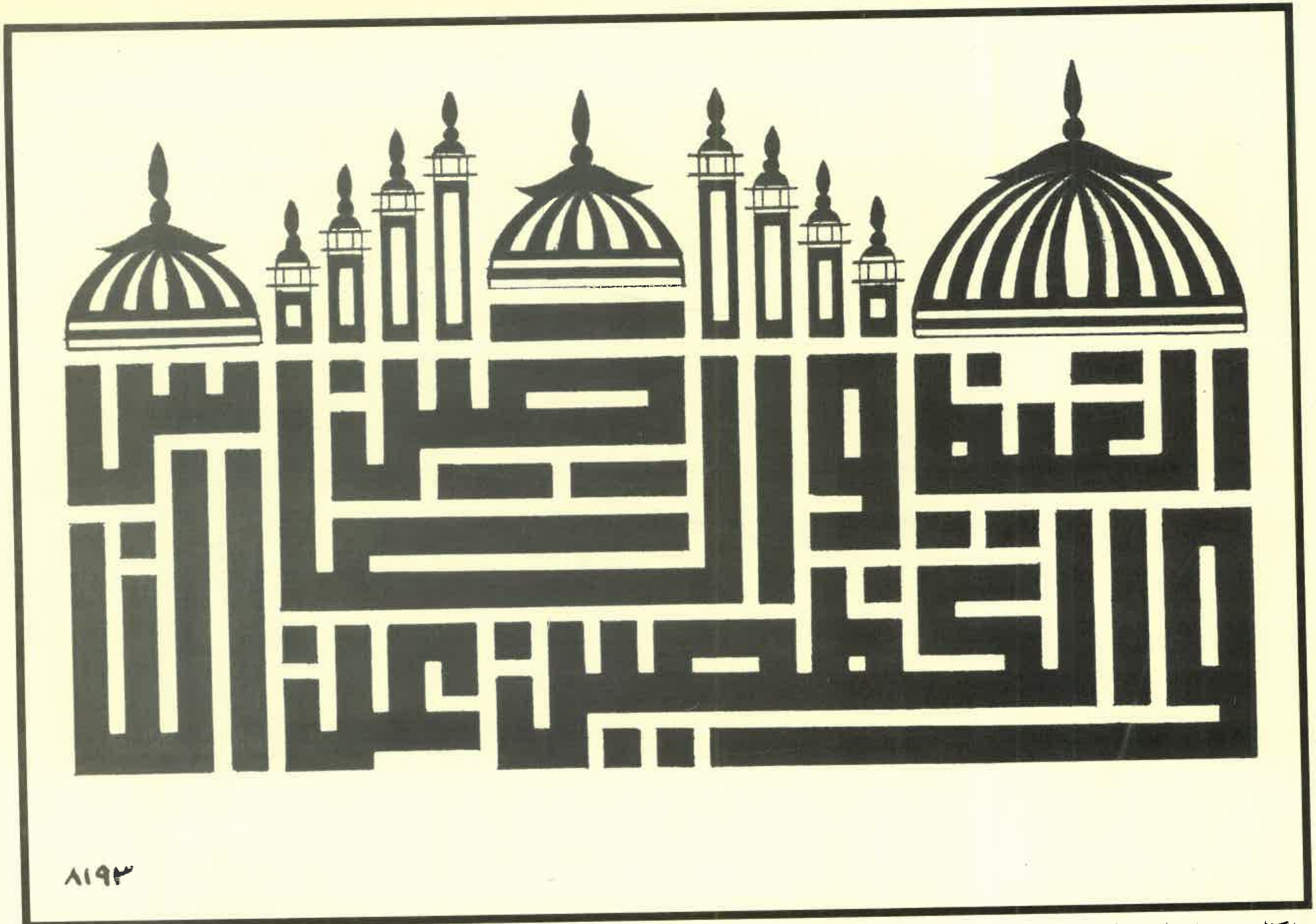

والکظمین الغیظ والعافین عن الناس

8جنوری1993ء

6/اگست 1995ء

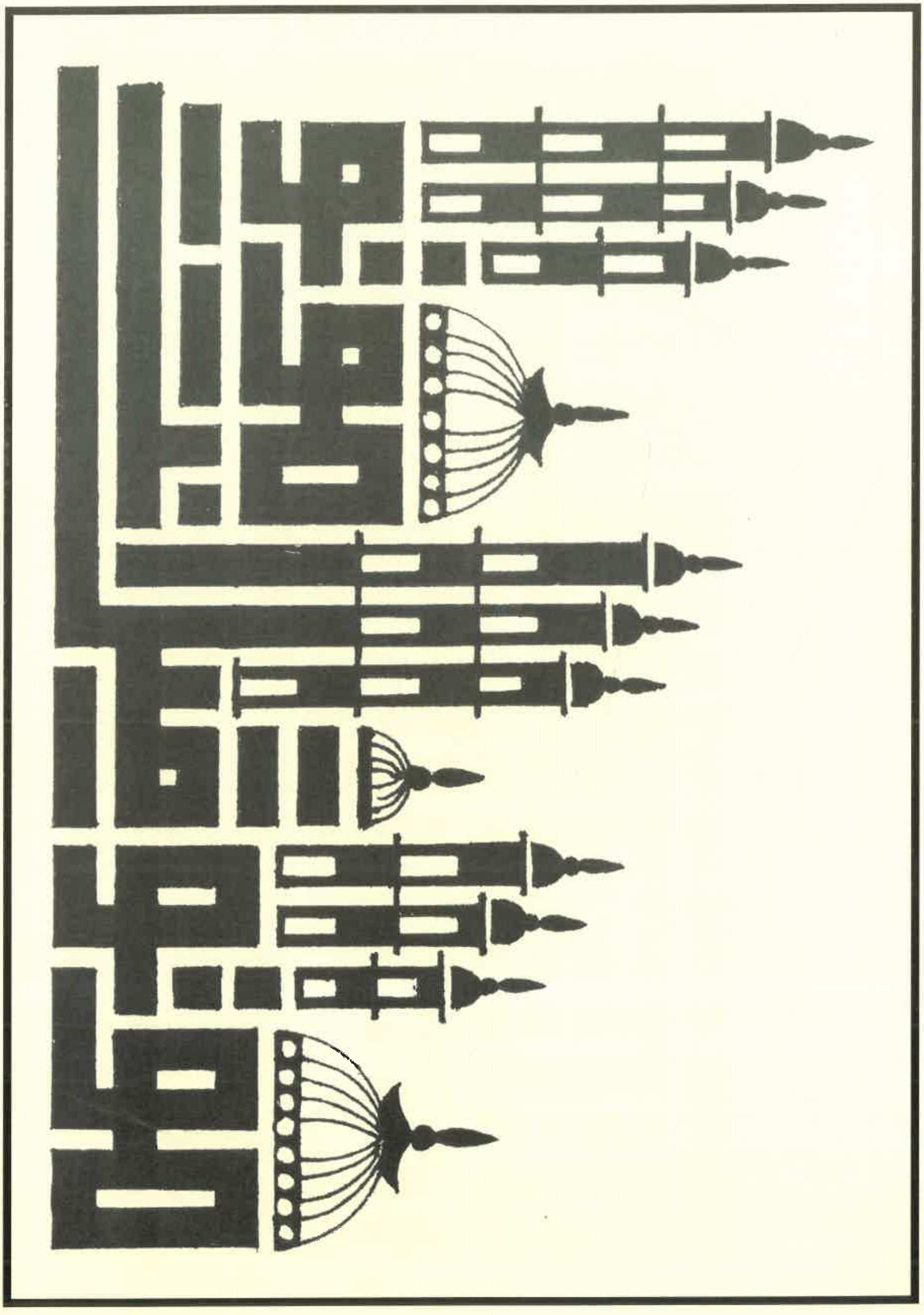

موتوا قبل انت موتوا

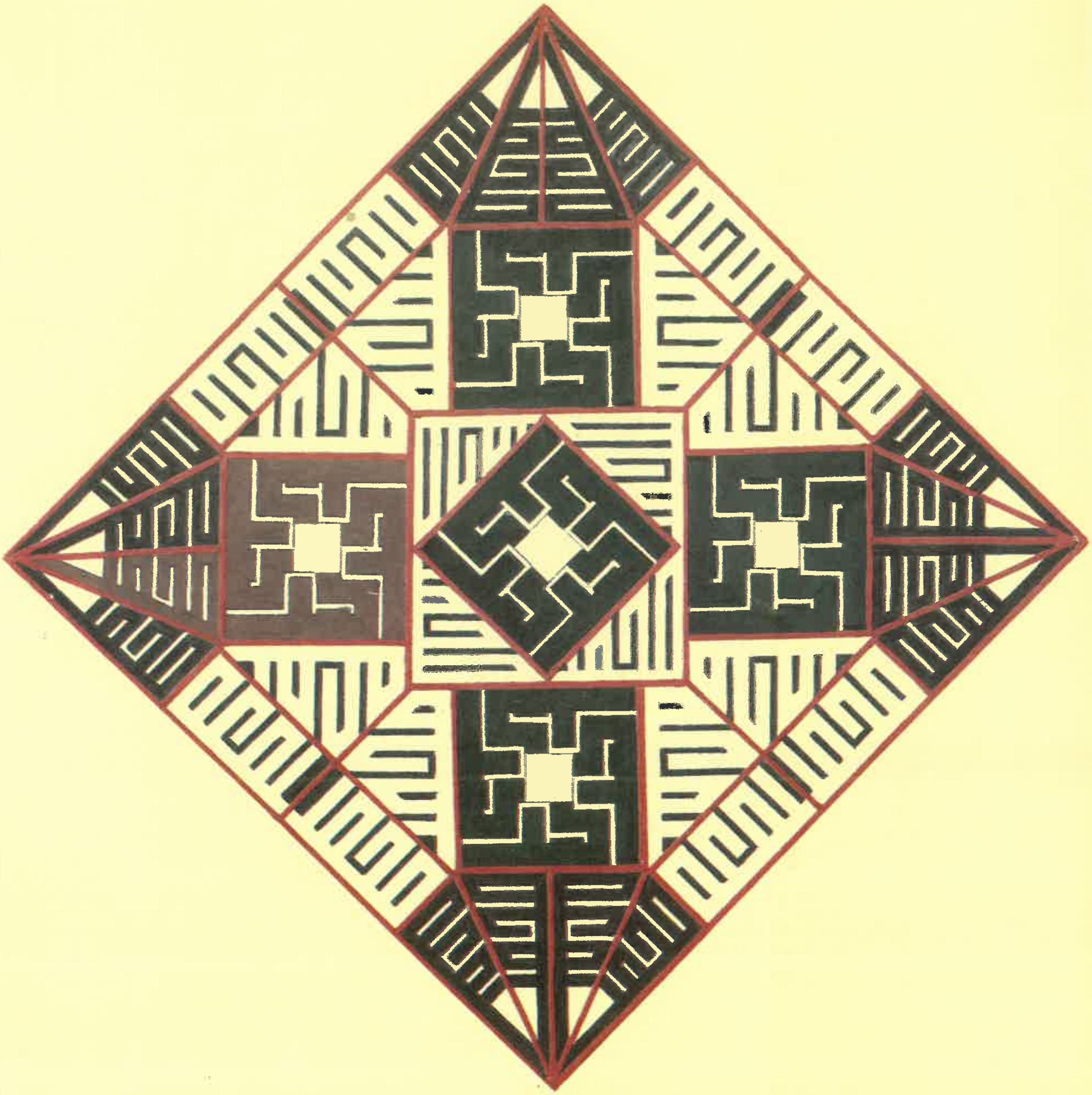

محمد

اگست 1992ء

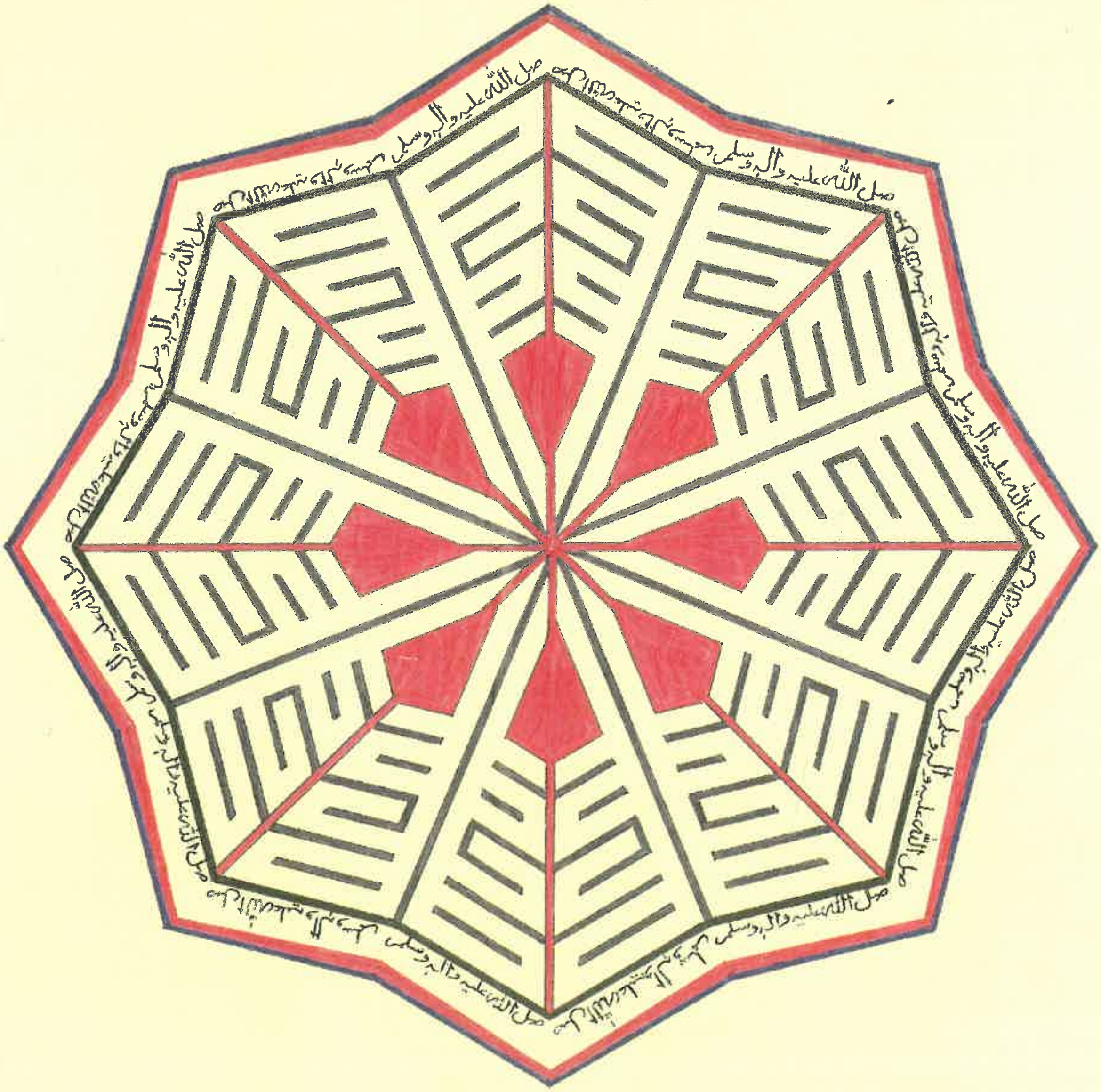

محمد

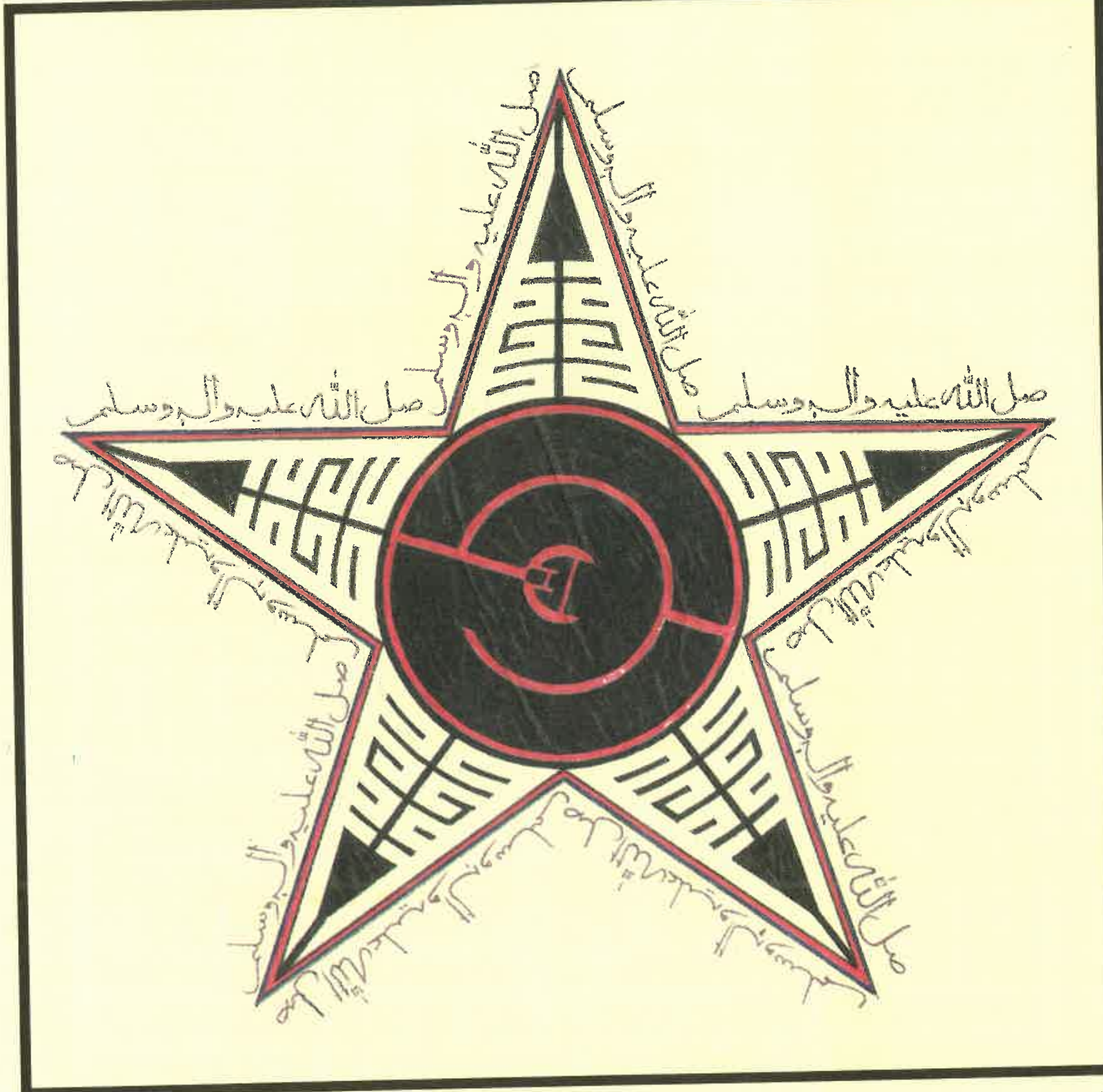

الله محمد

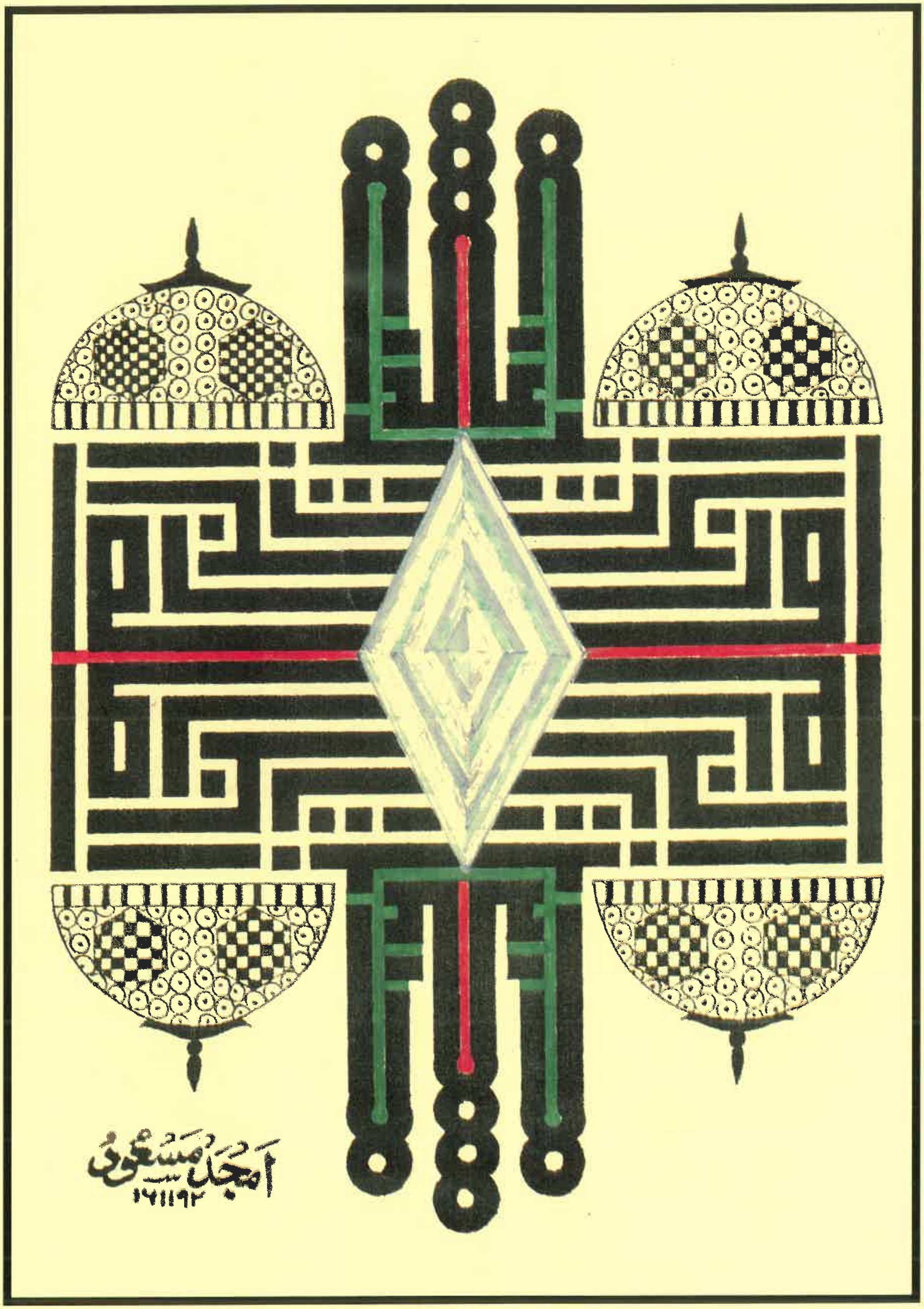

اورنگ زیب

16 نومبر 1992ء

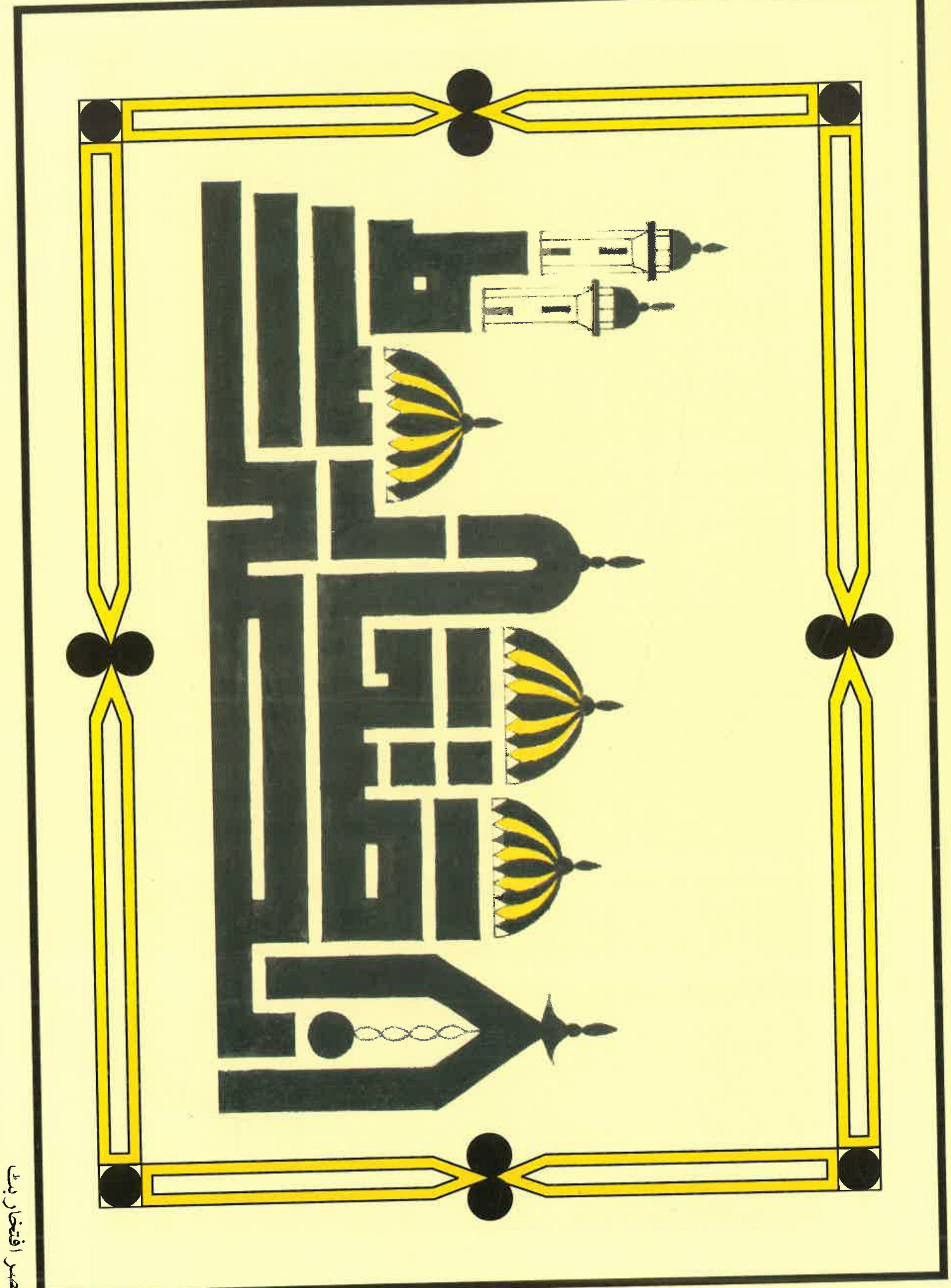

انصر افتخار بيك

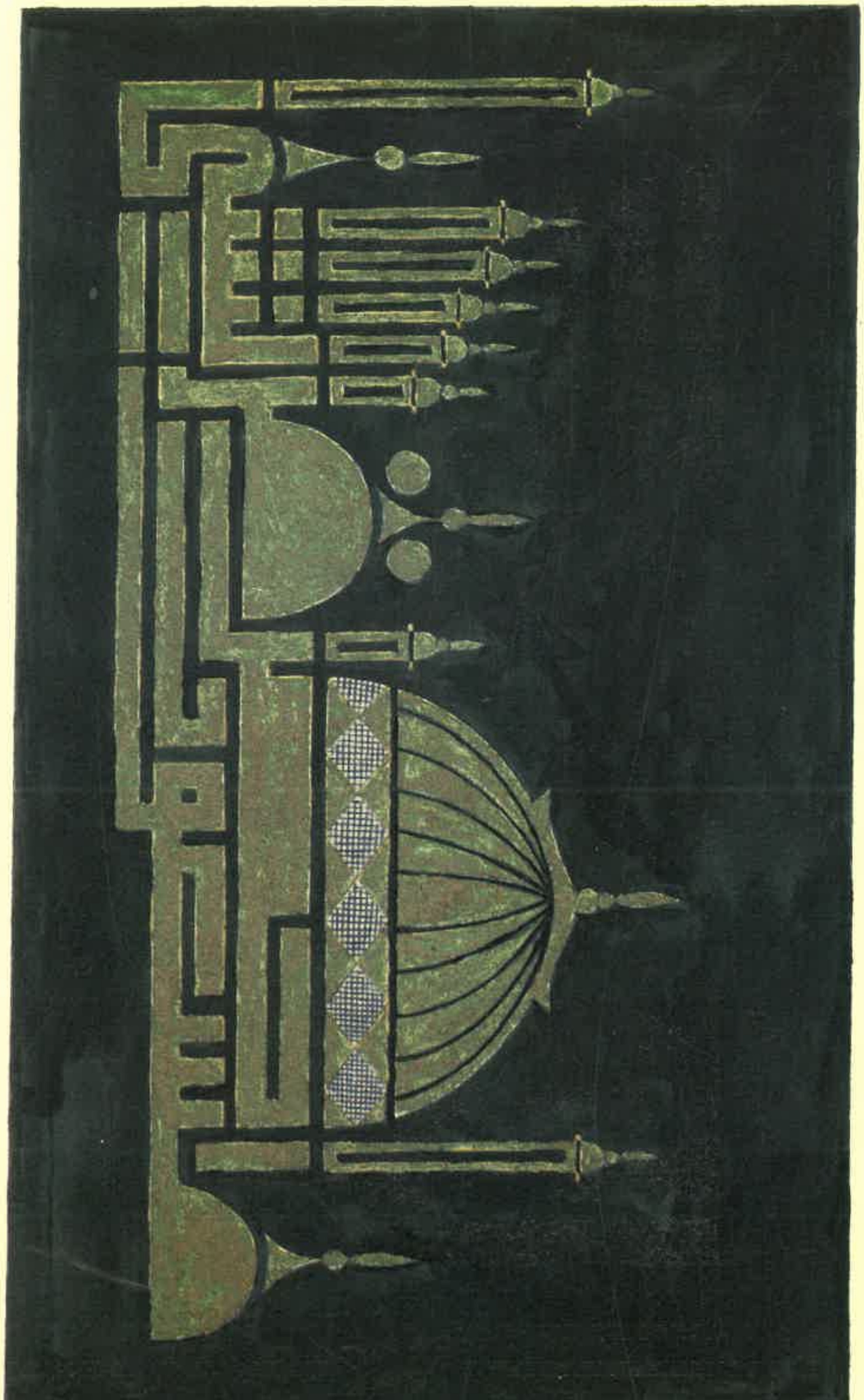

مسعود احمد قريشي

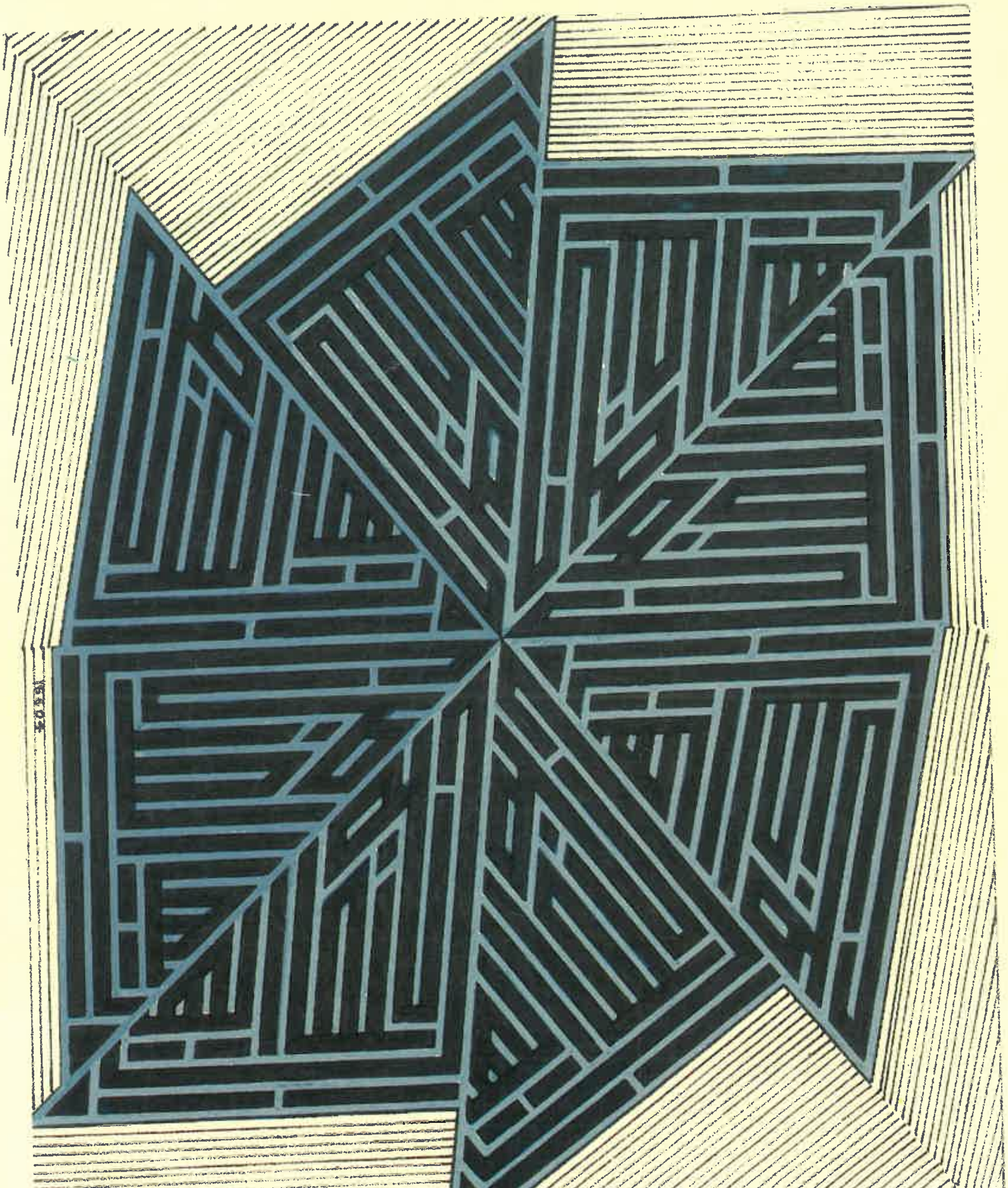

يا أيها المزمل

16تموز2004م

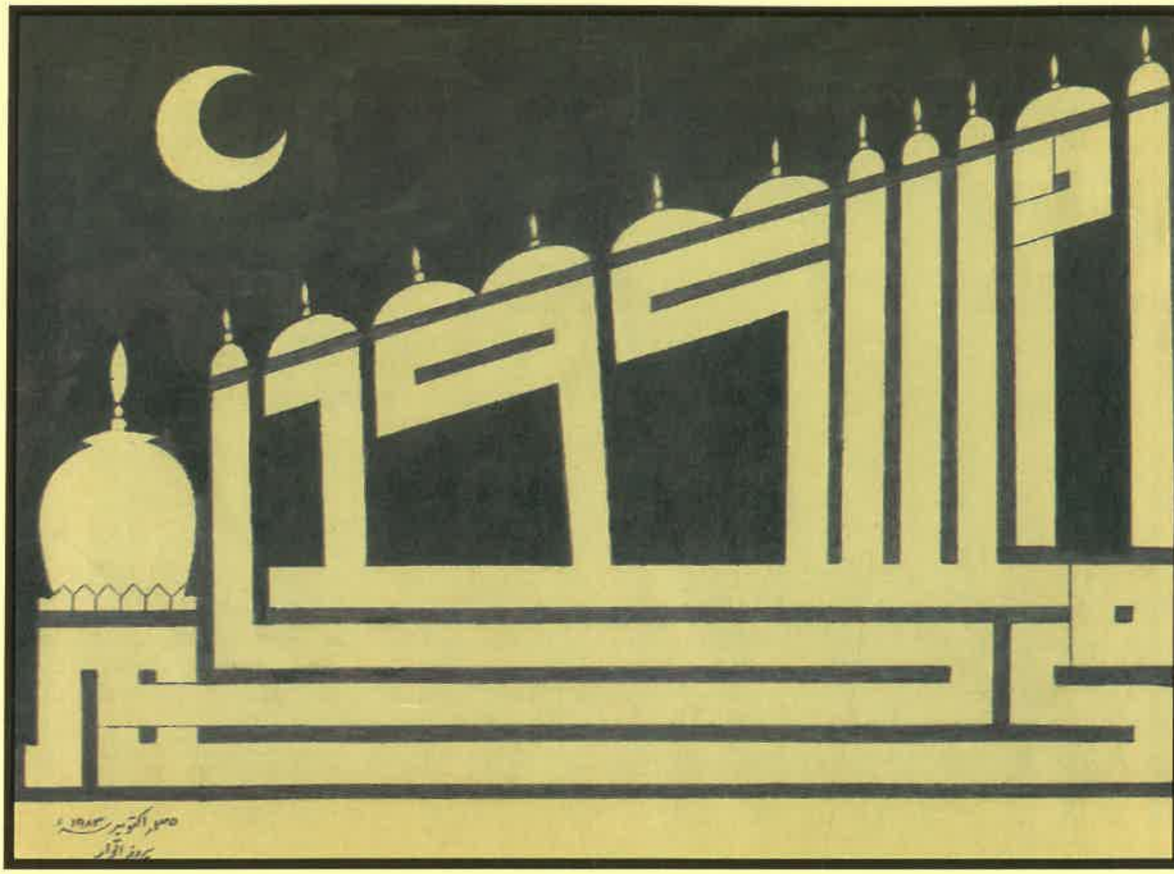

محمد اطہر مسعود

30اکتوبر1983ء

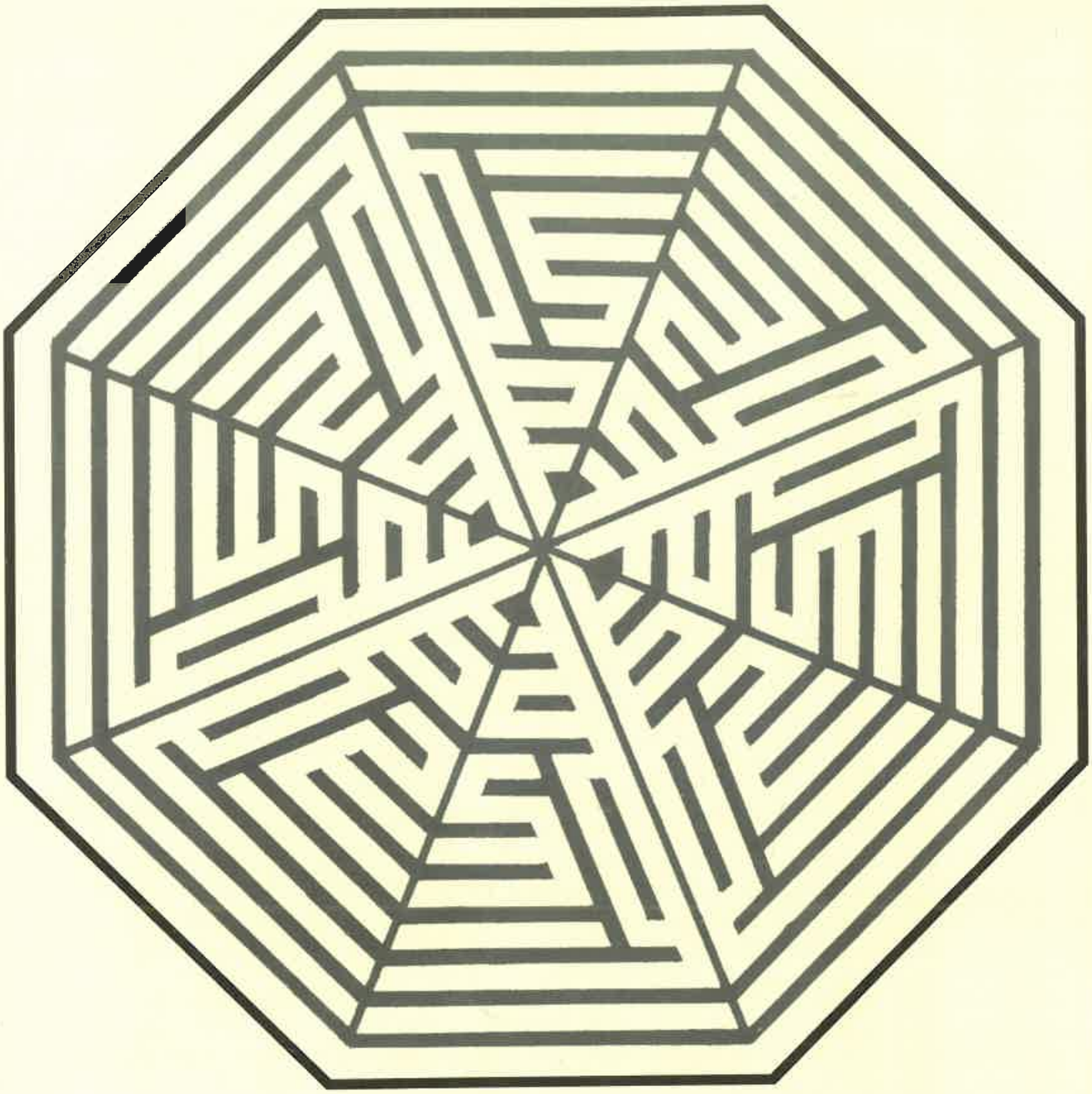

الله الصمد

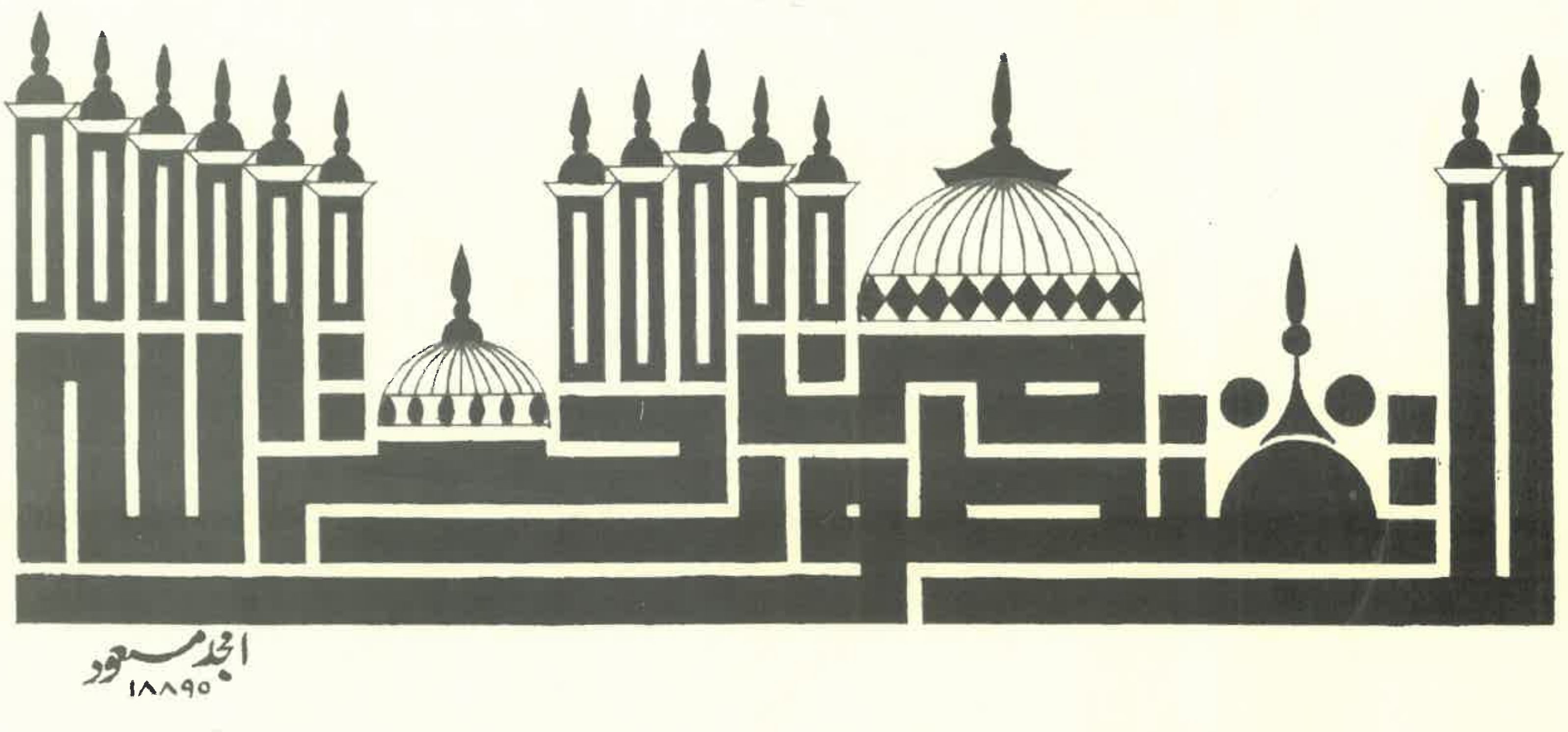

لا تقنطوا من رحمة الله

18اگست1995ء

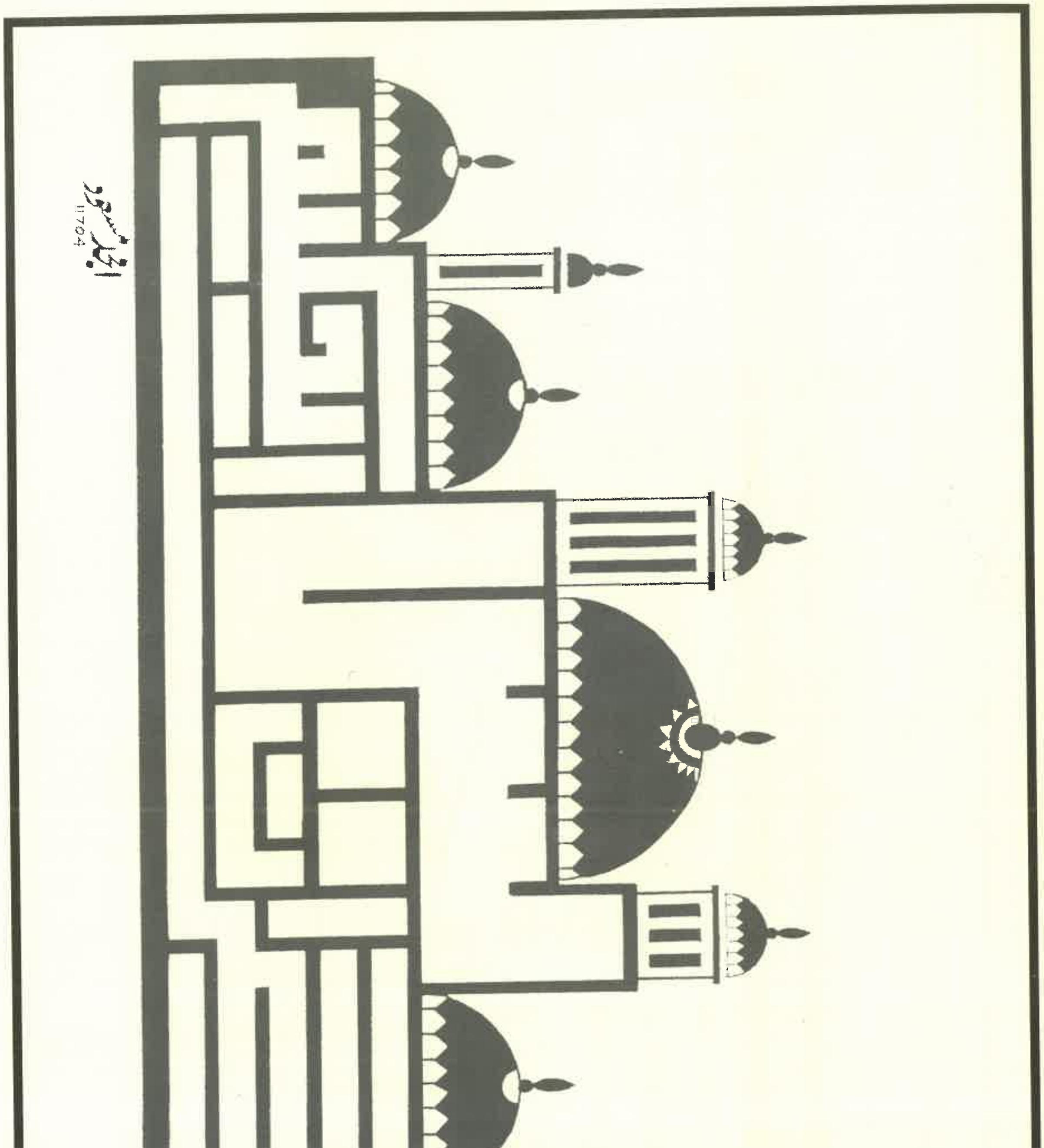

يس والقرآن الحكيم

11آذار2004م

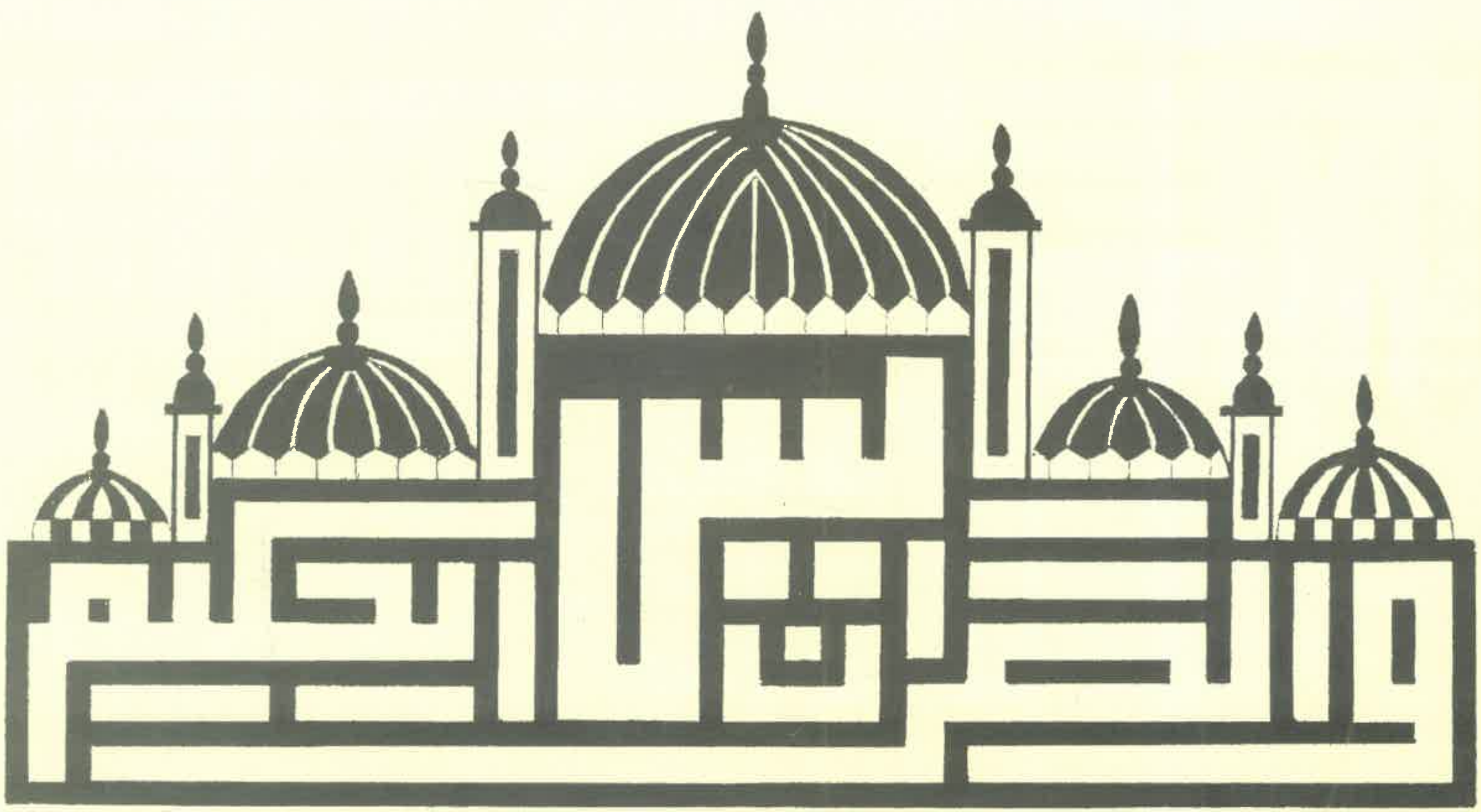

25504

يٰسین والقرآن الحکیم

25 مئی 2004ء

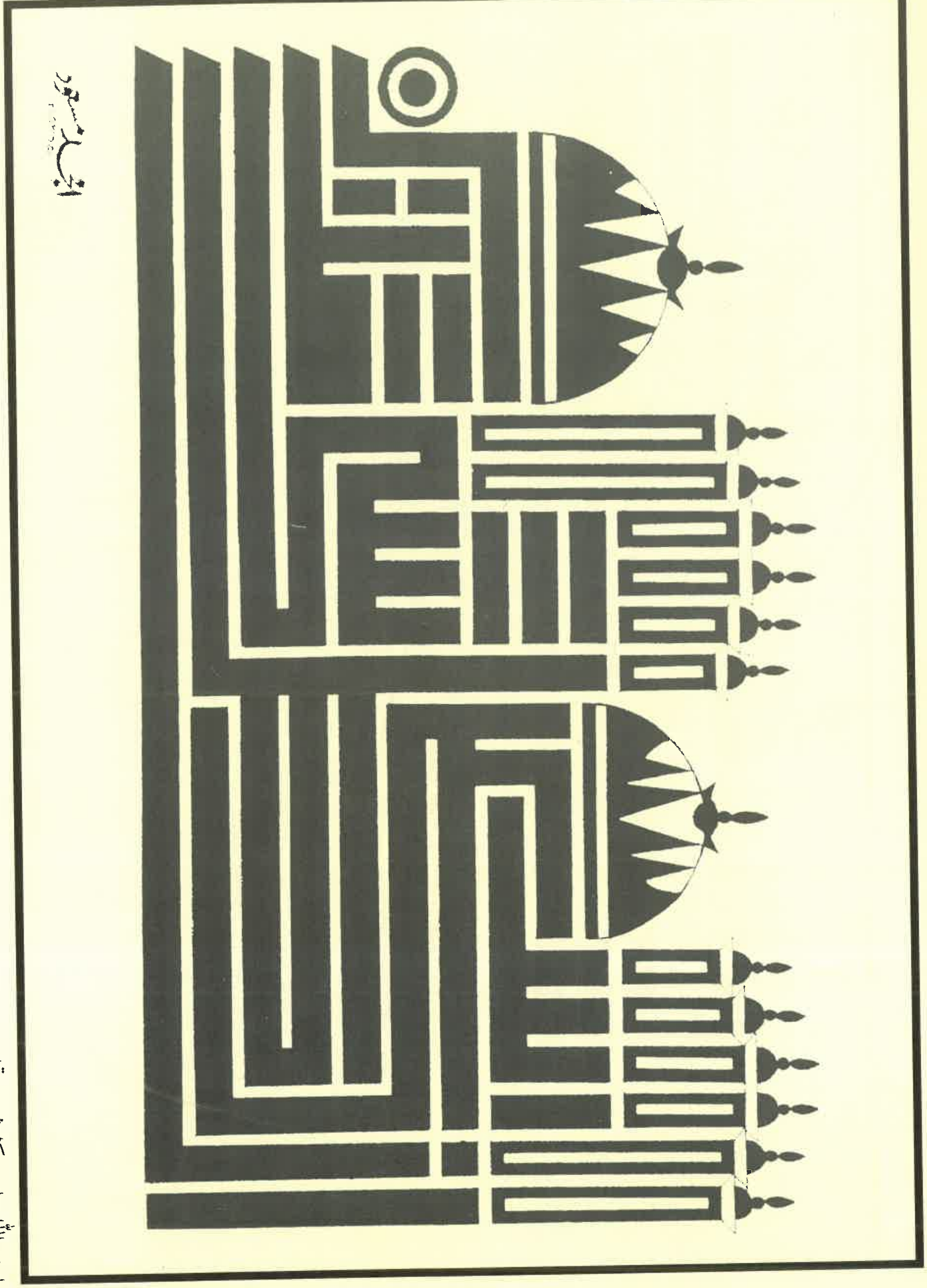

ان الله على كل شئ قدير

21/3/2005م

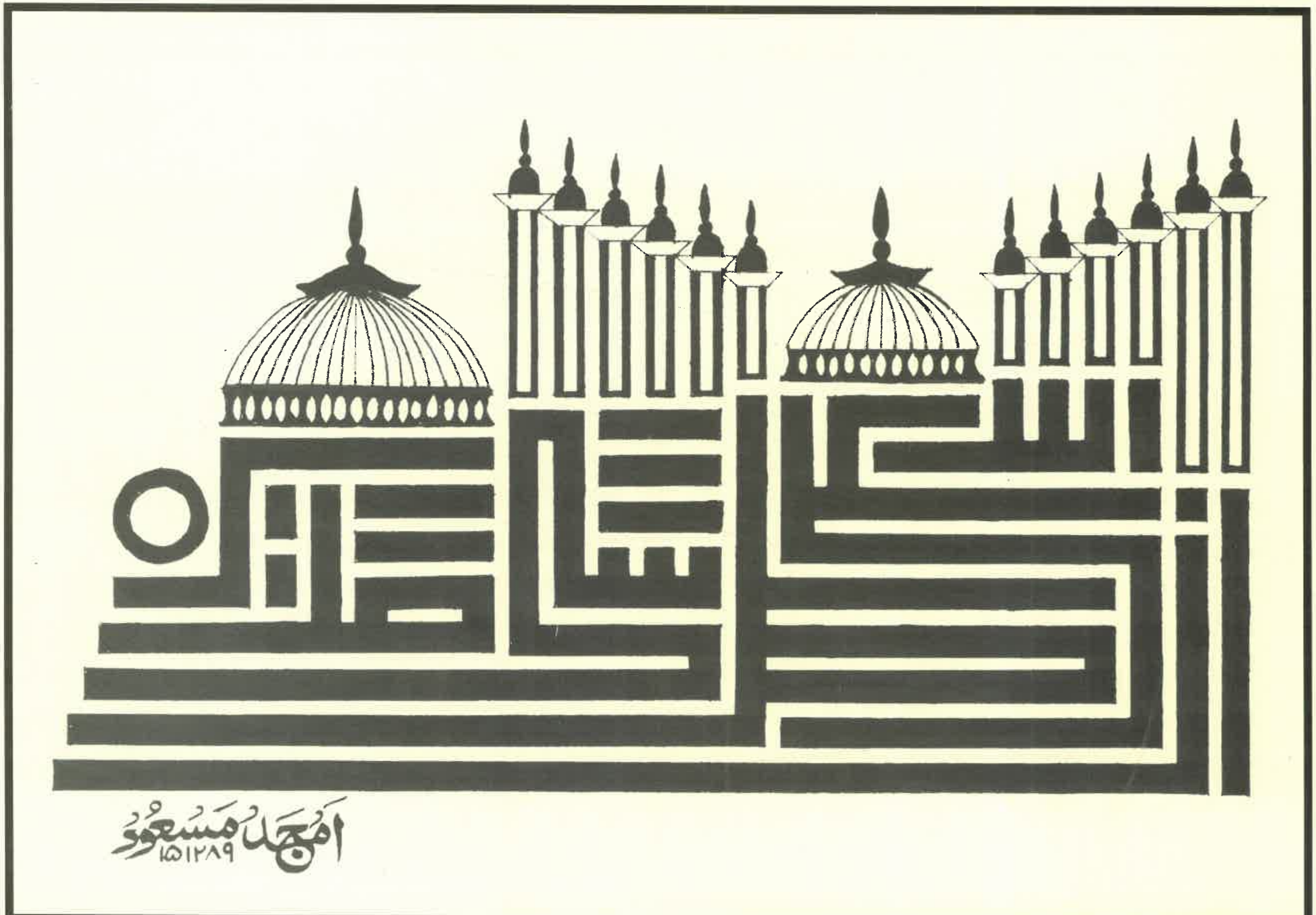

ان اللہ علی کل شی قدیر

15 دسمبر 1989ء

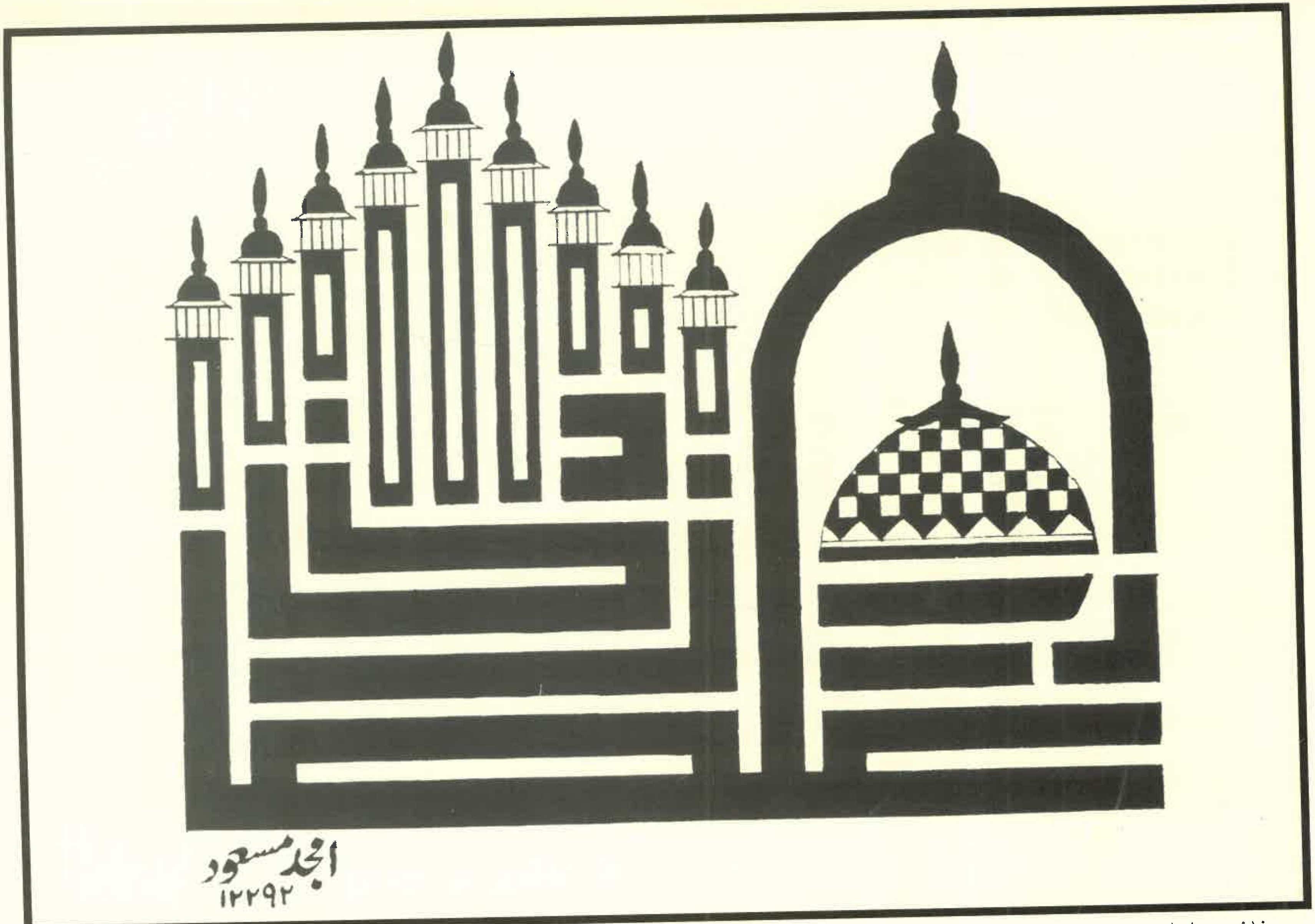

رب زدنی علما

12فروری 1992ء

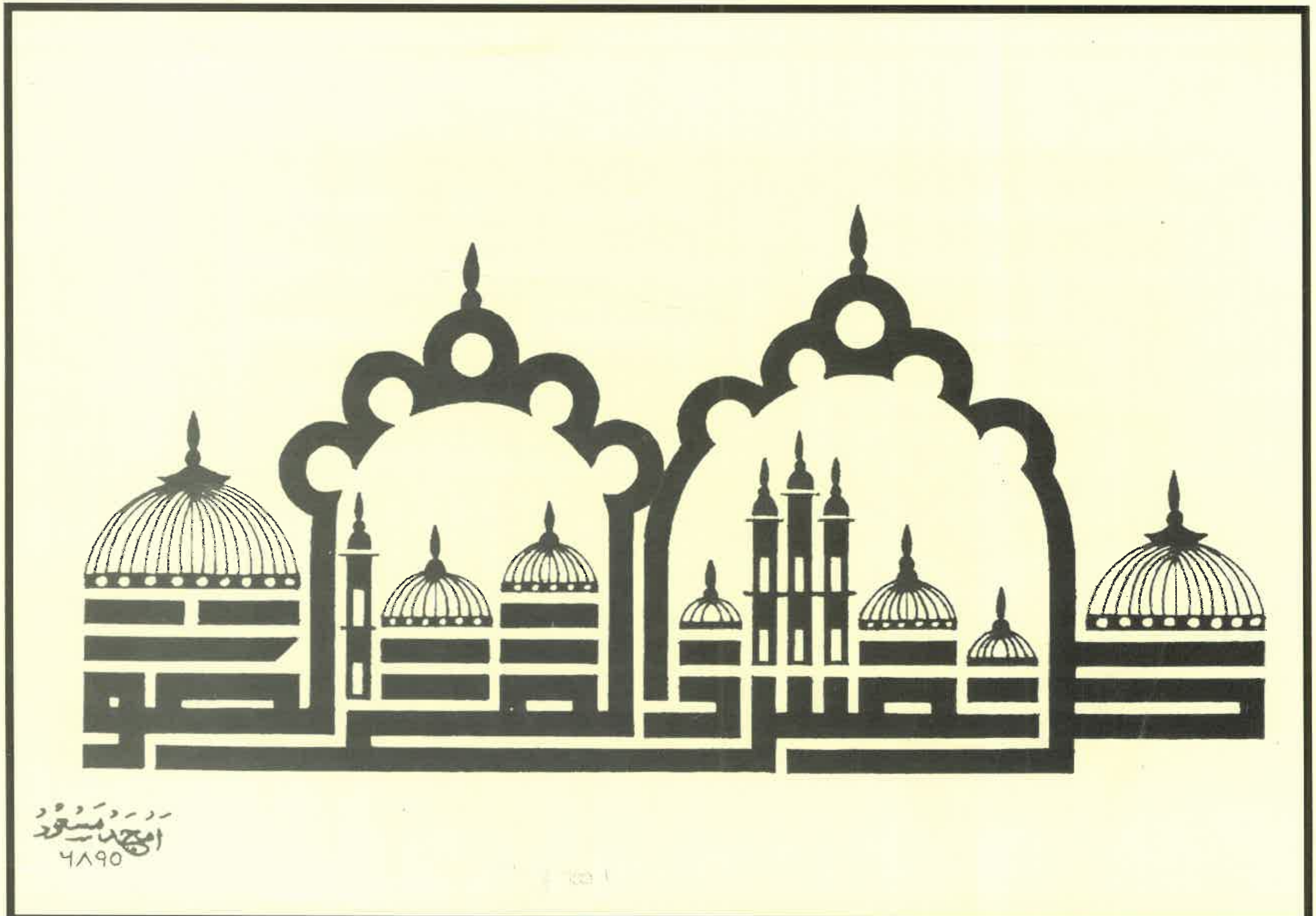

کل نفس ذائقة الموت

6اگست1990ء

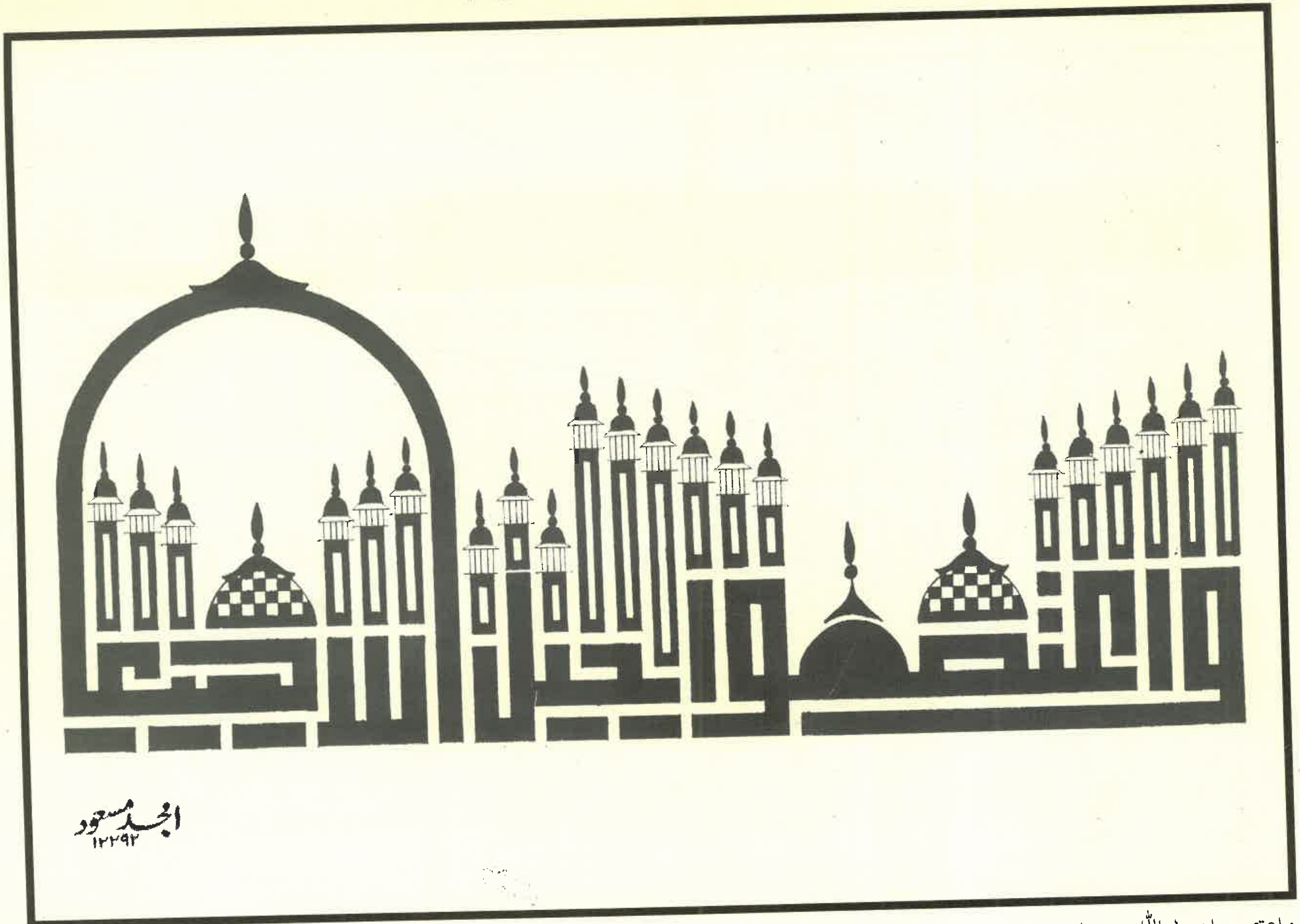

واعتصموا بحبل الله جميعا

12 فروری 1992ء

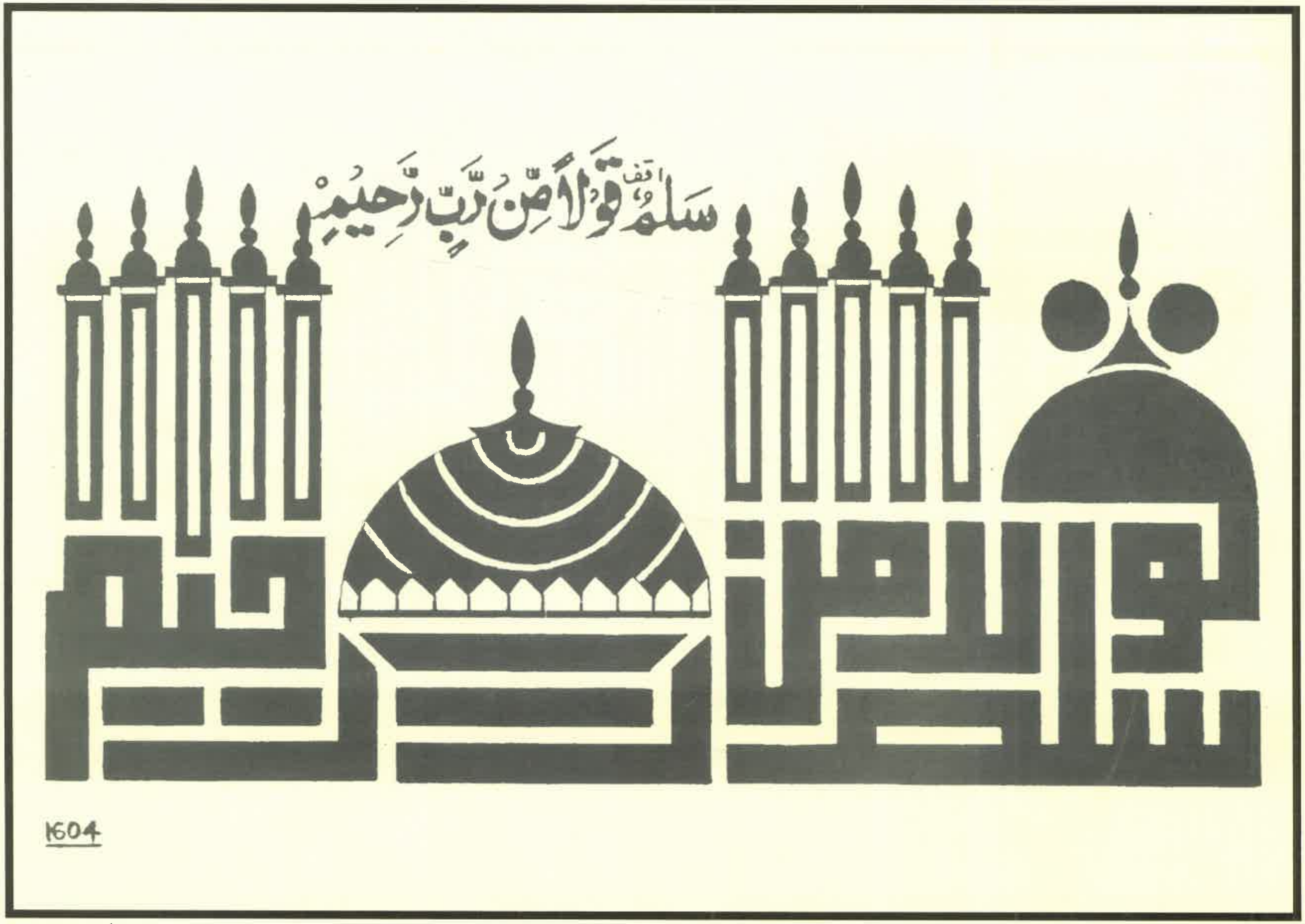

سلم قولا من رب رحيم

یکم جون 2004ء

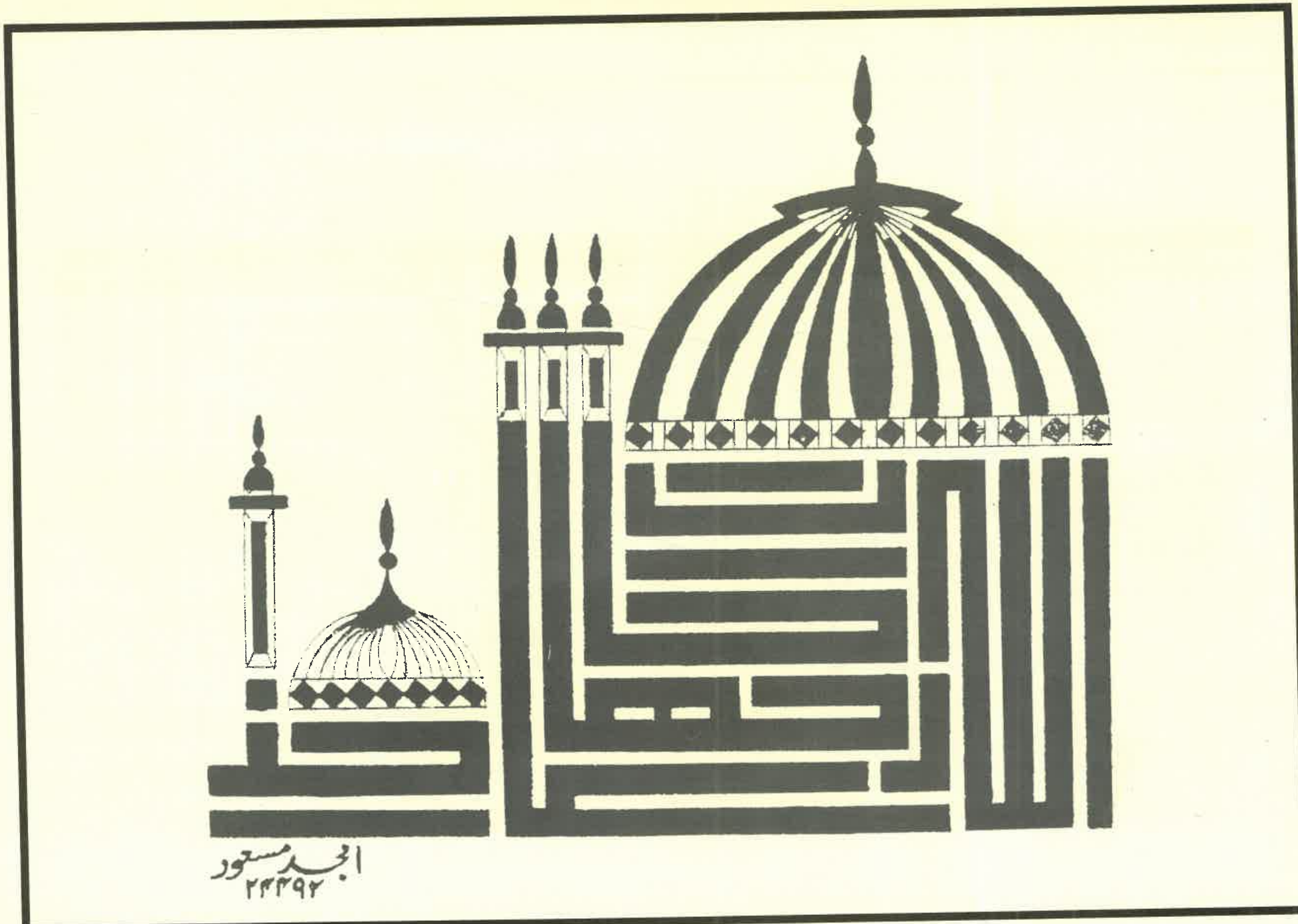

(؟؟؟)

24 اپریل 1992ء

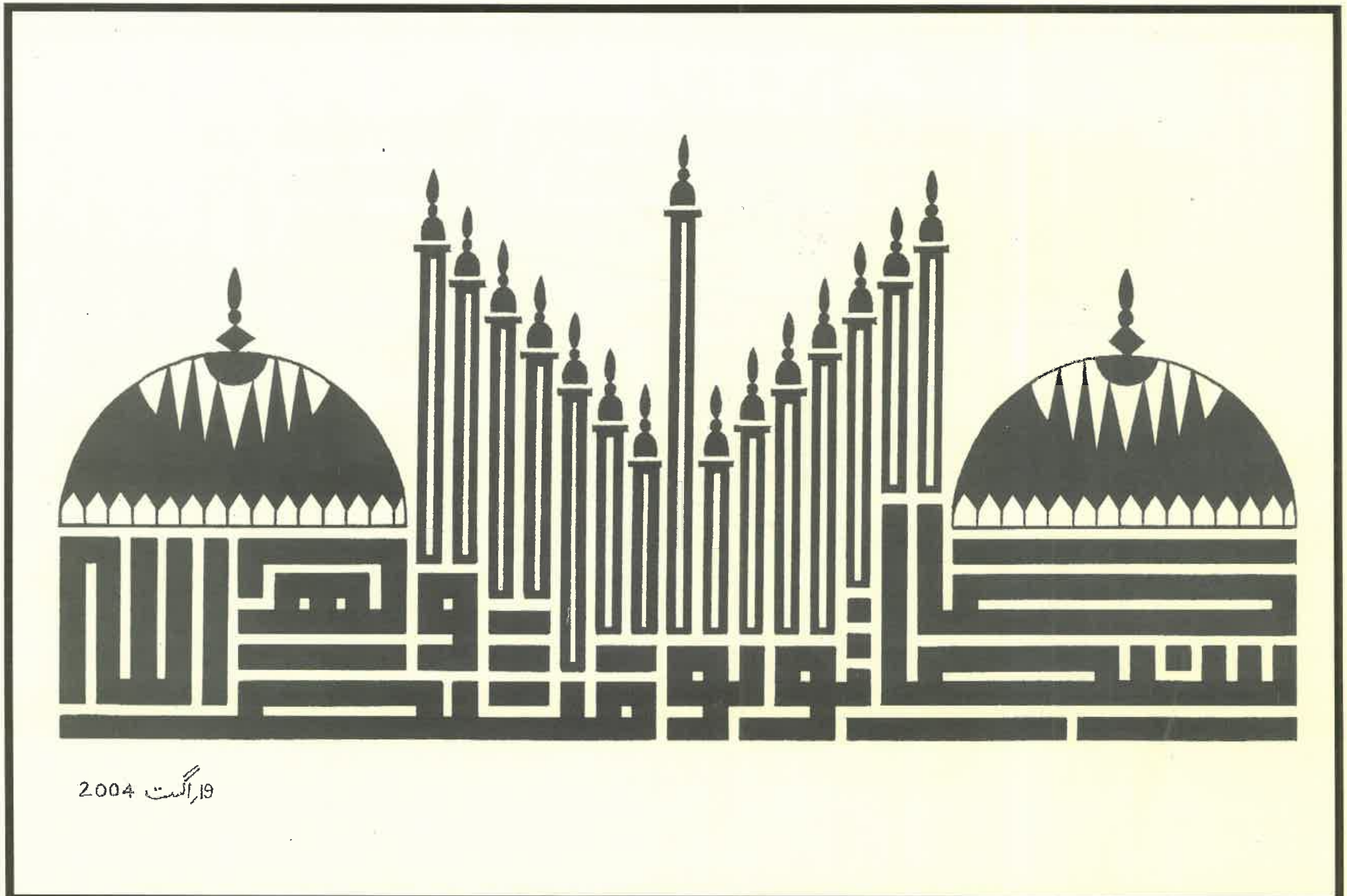

فاینما تولوا فثم وجه اللہ

19 اگست 2004ء

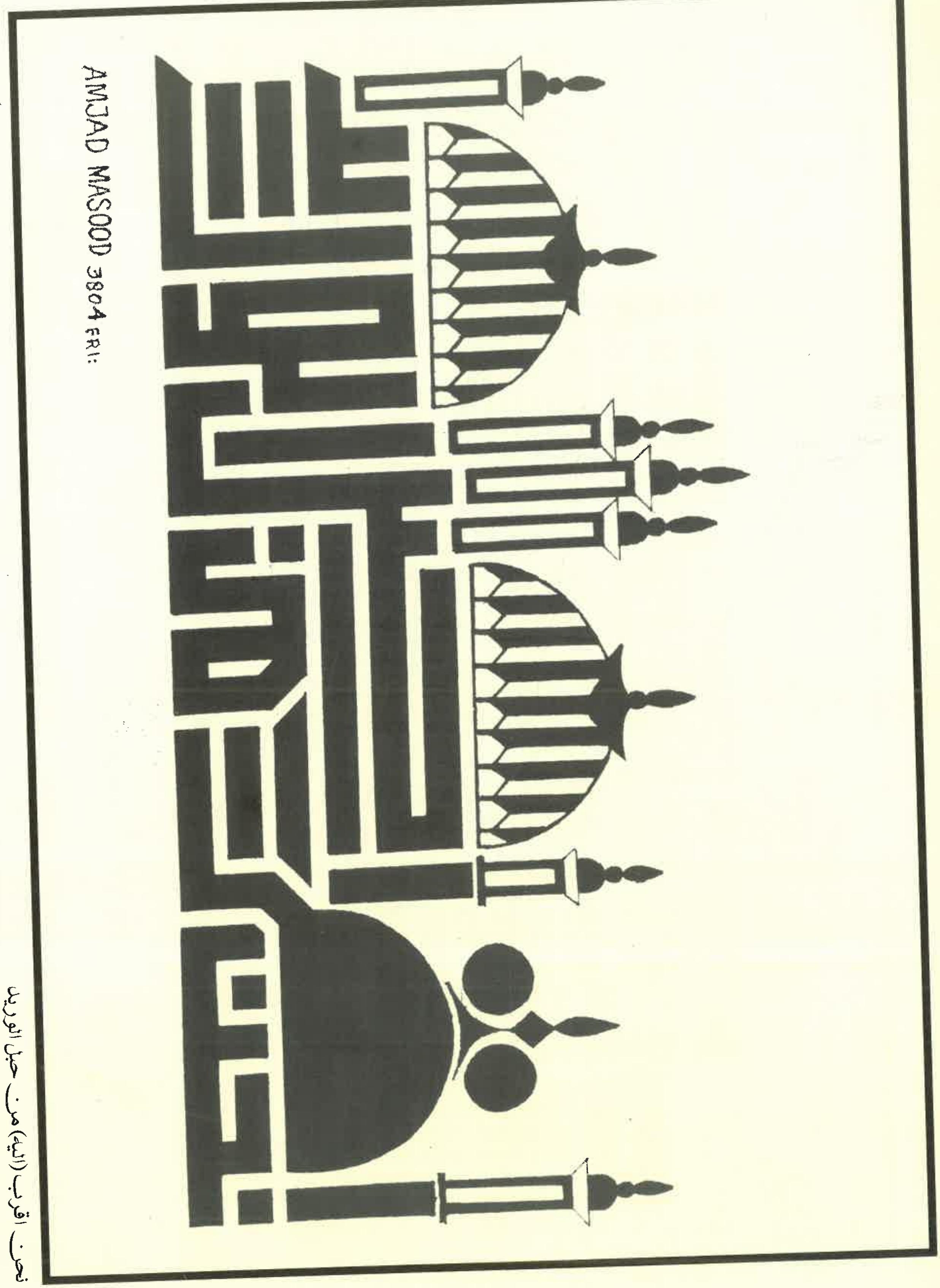

13 اگست 2004ء

نحن اقرب (اليه) من حبل الوريد

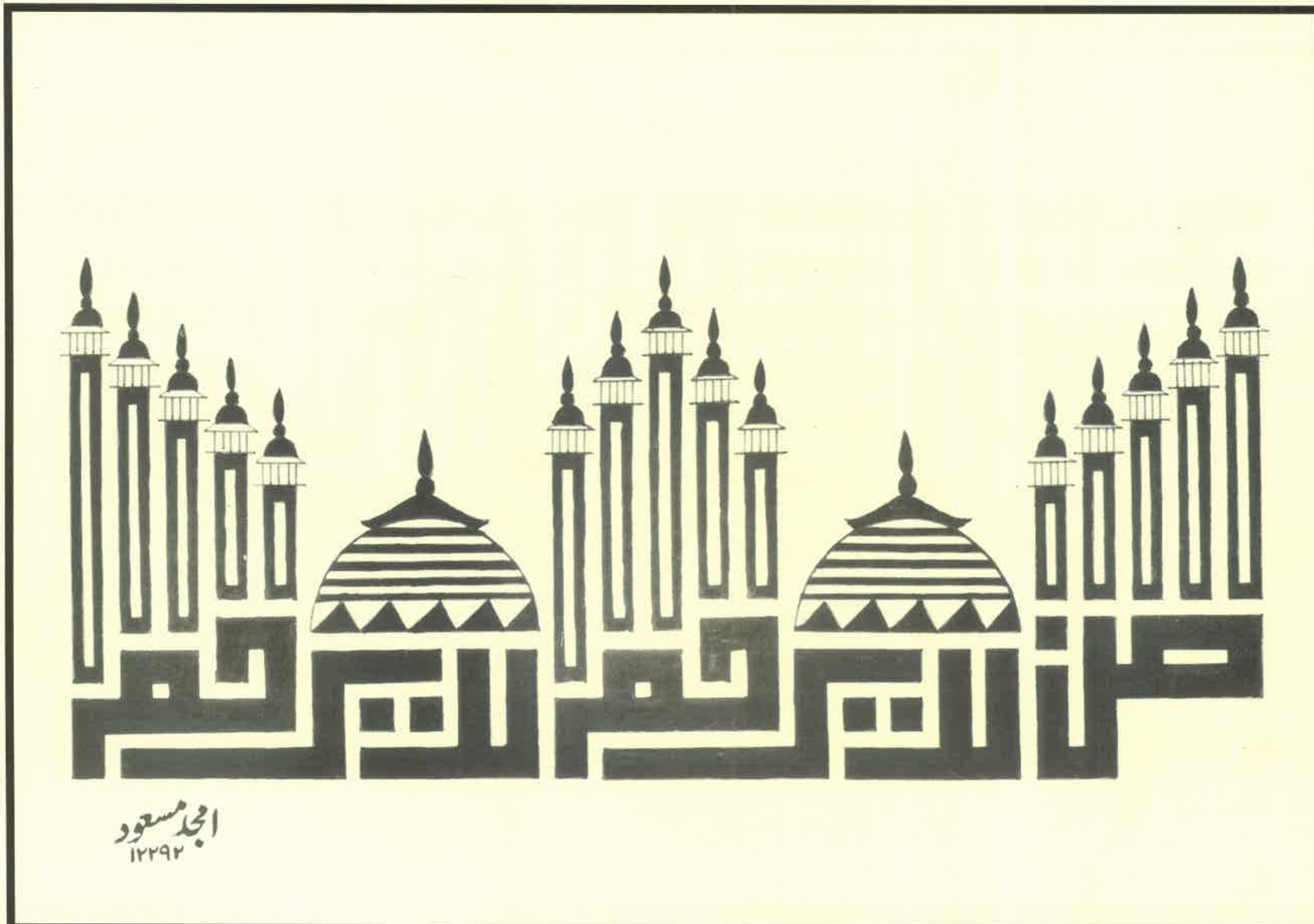

من لا یرحم لا یرحم

12 فروری 1992ء

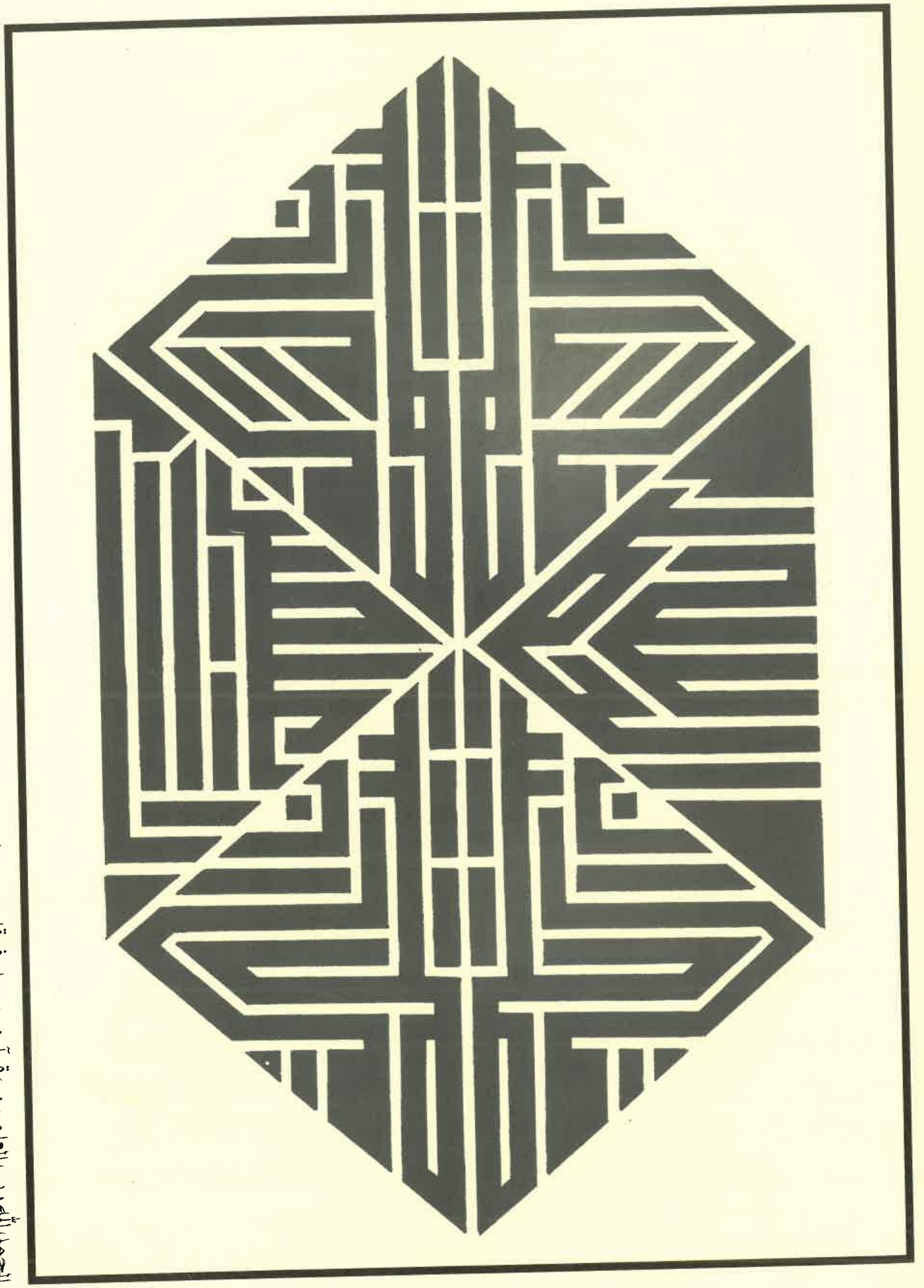

الحمد لله رب العلمين، قرآن مجيد، فرقان حميد

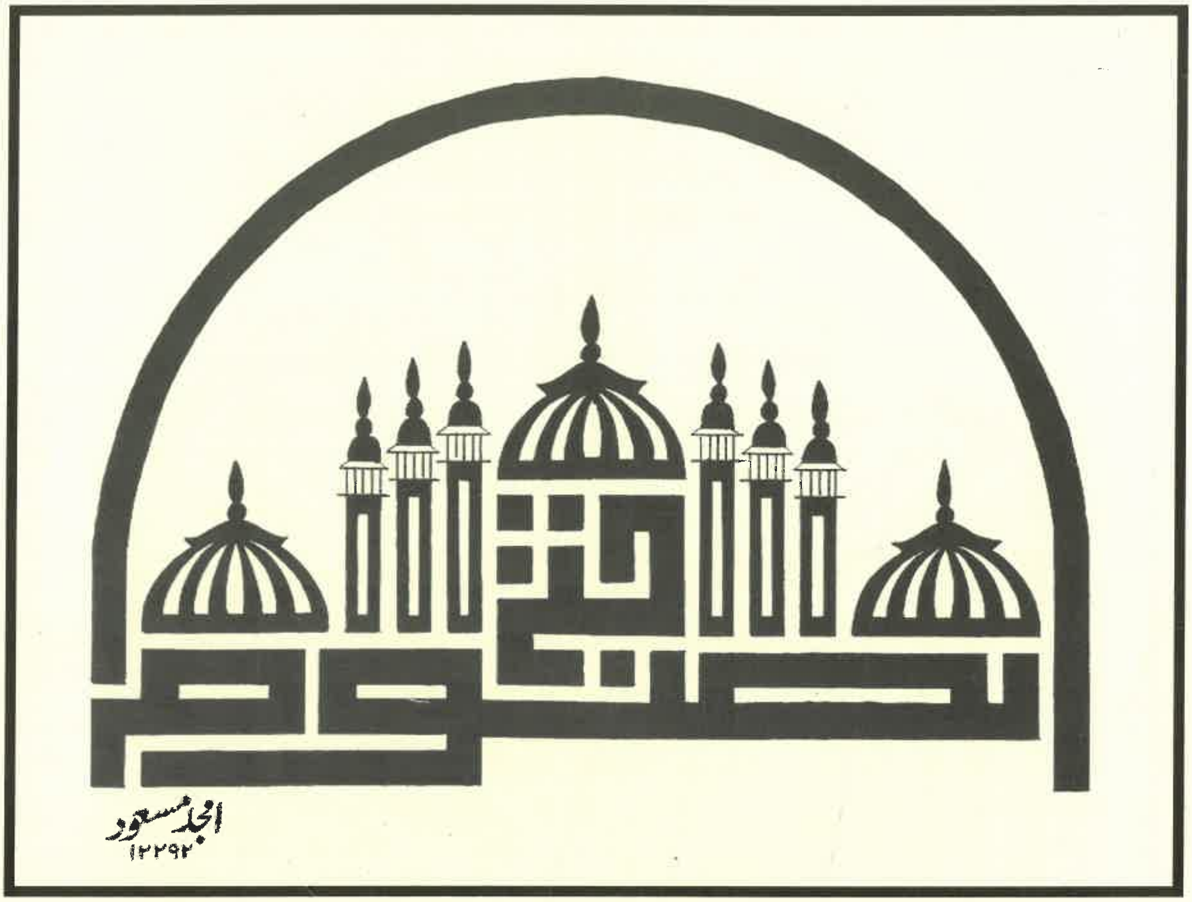

الصوم جنة	12 فروری 1992ء

اتحاد ایمان تنظیم

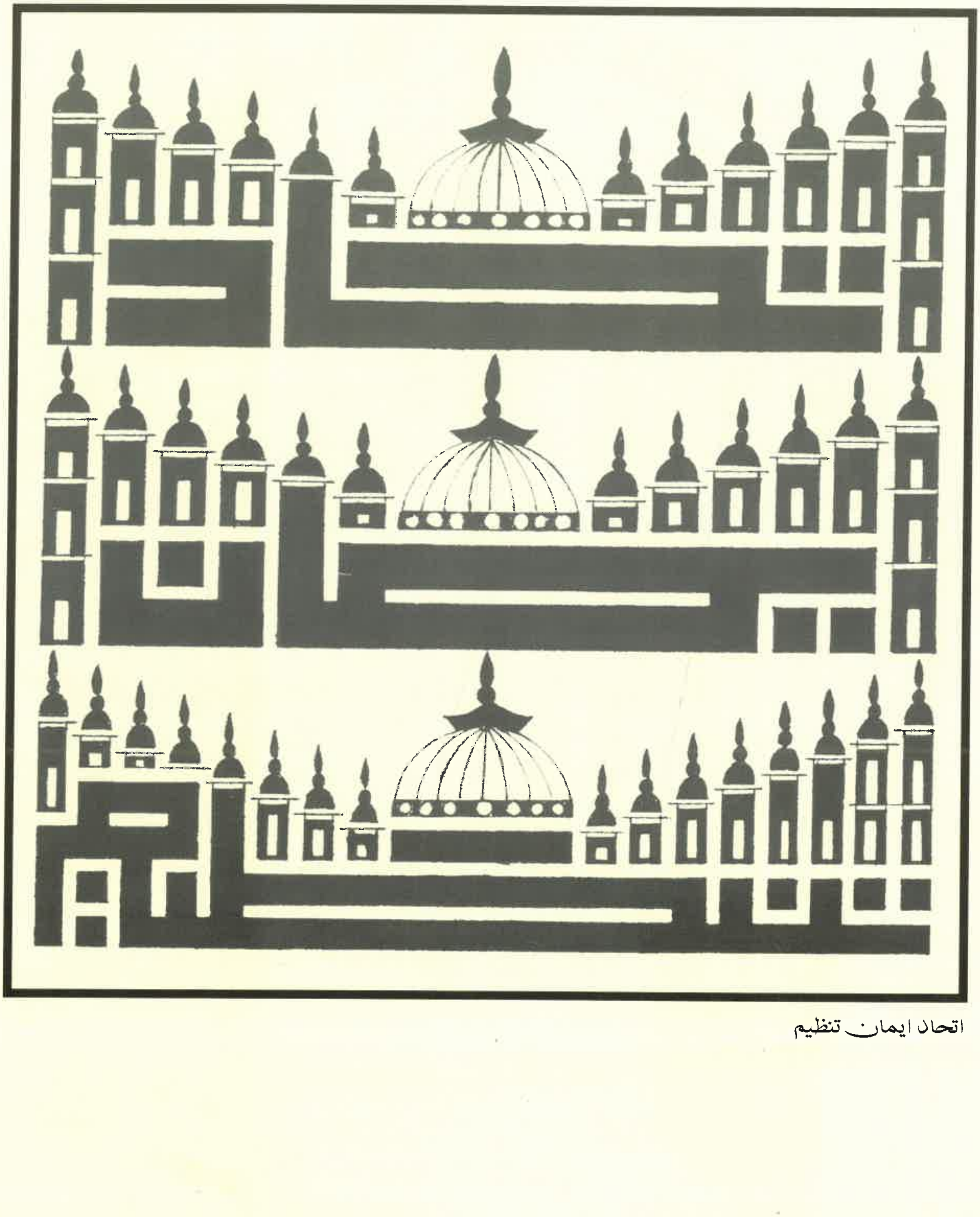

اتحاد ایمان تنظیم

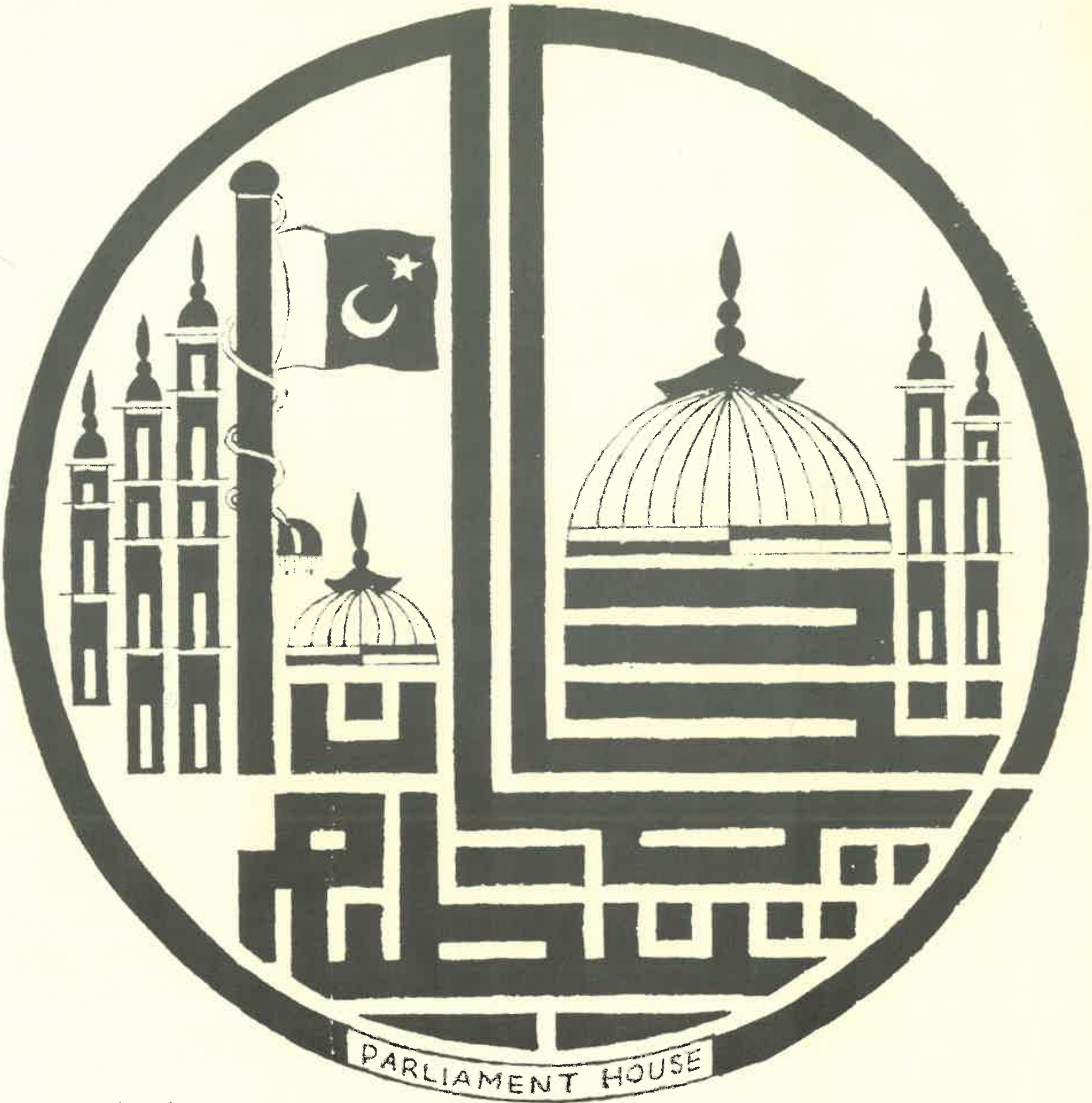

اتحاد ایمان تنظیم

یکم جولائی 1990ء

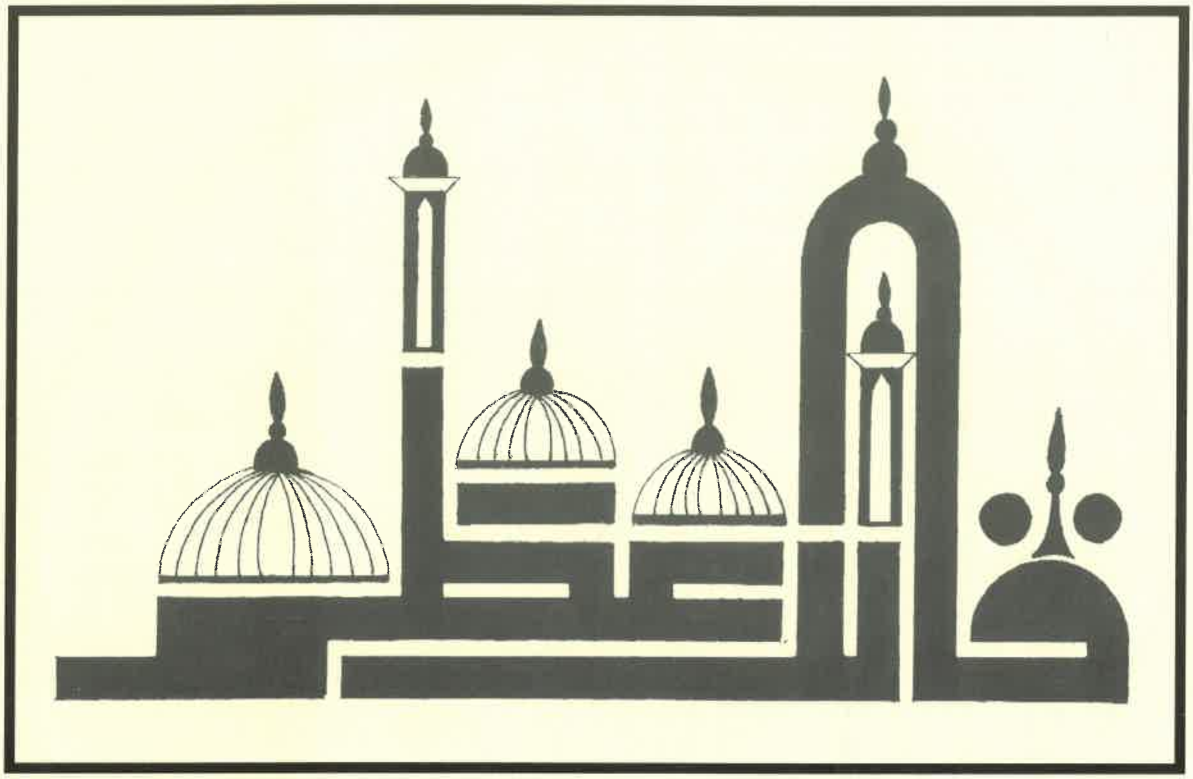

قائد اعظم

3 اگست 1994ء

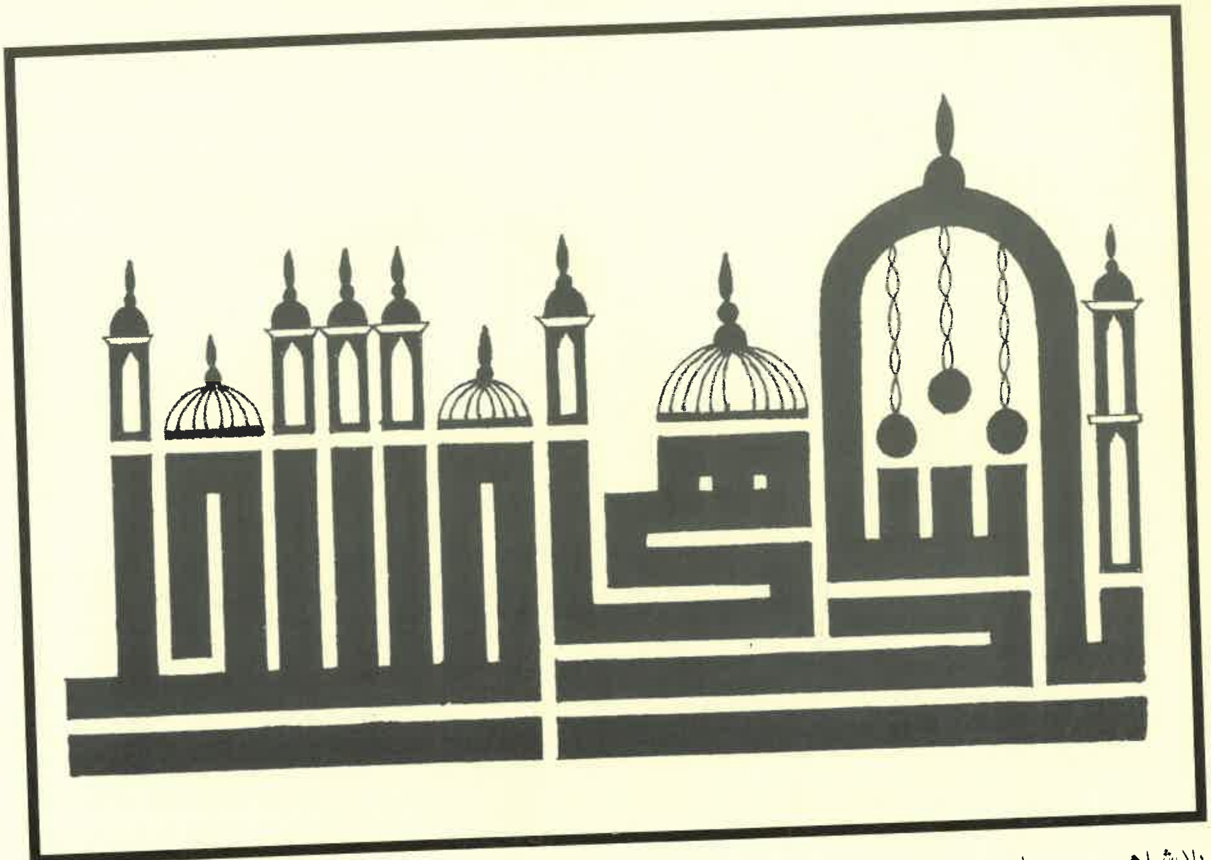

بادشاہی مسجد

3اگست2004ء

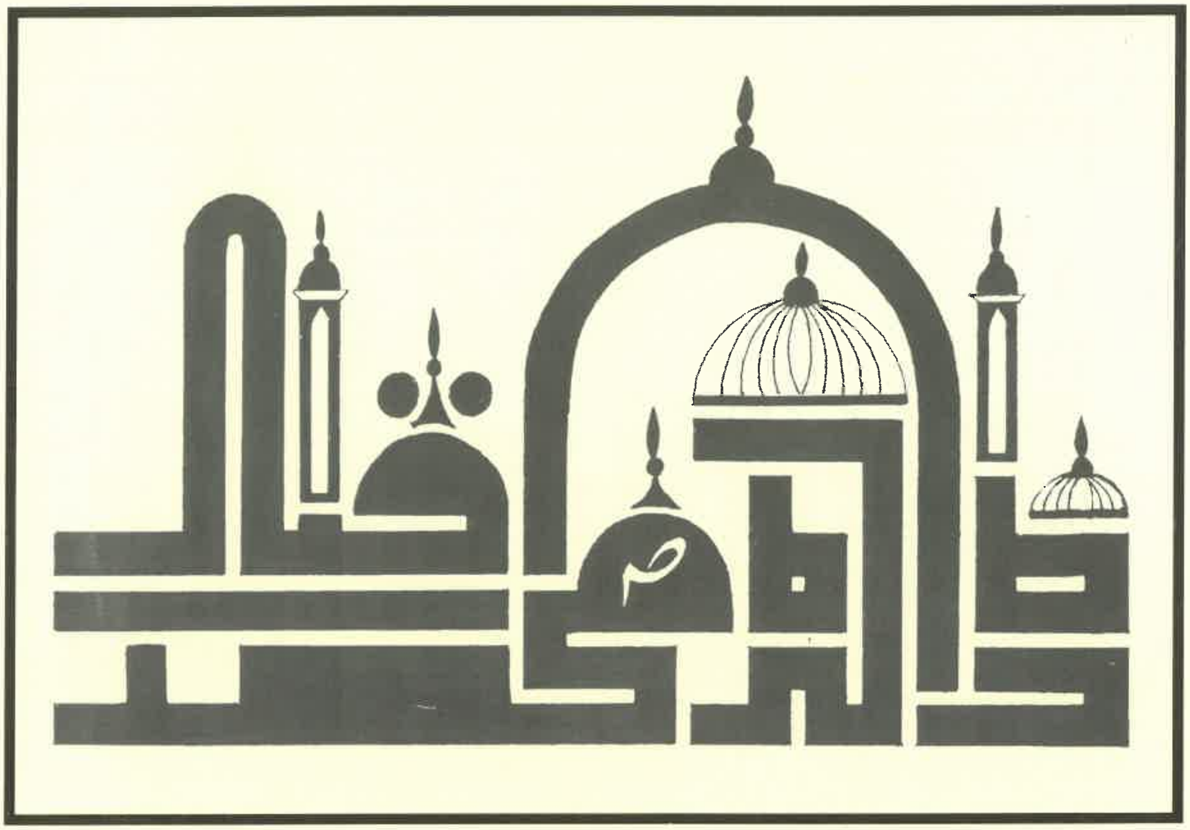

ڈاکٹر محمد اقبال

12فروری1992ء

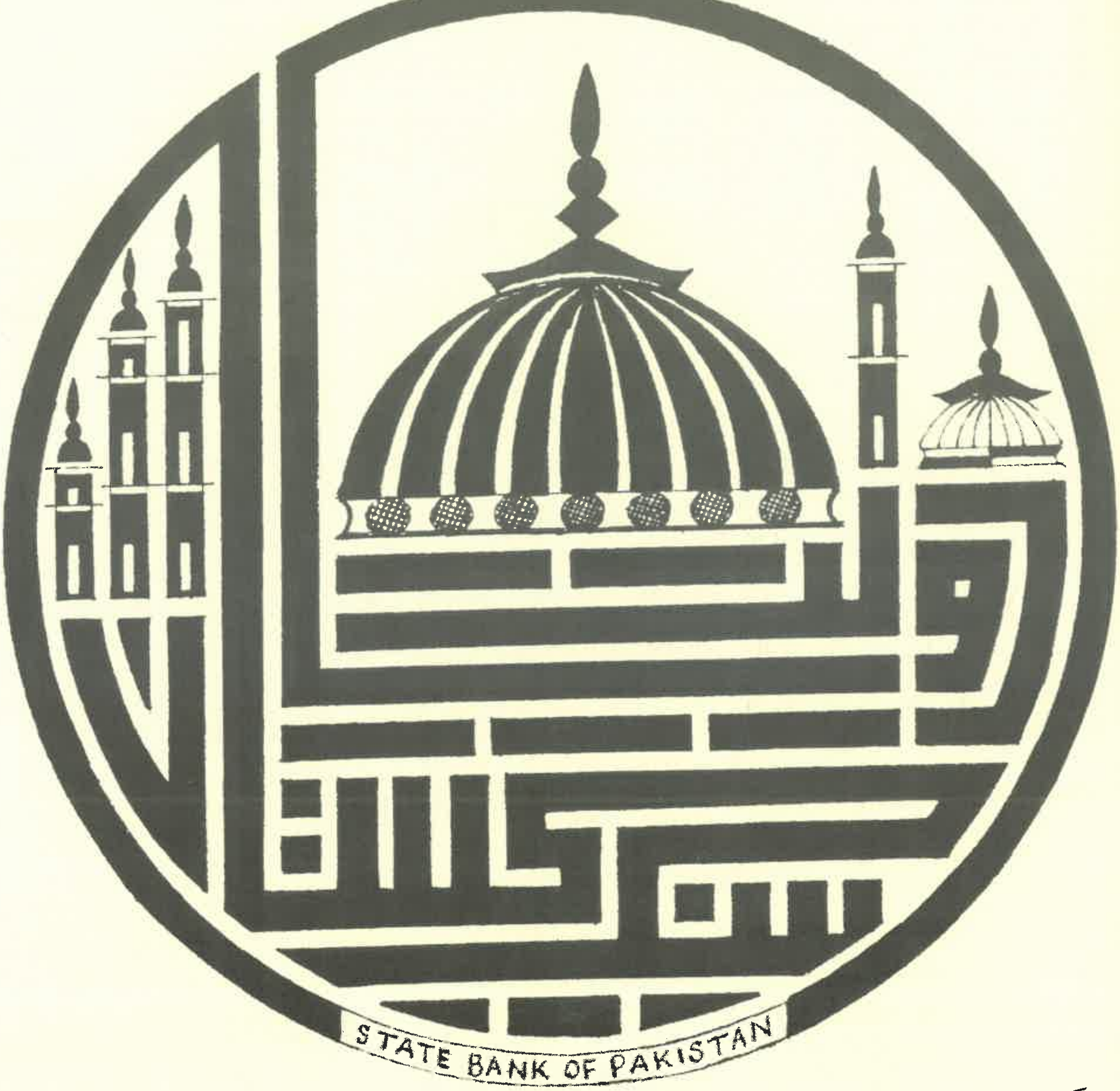

بنک دولت پاکستان

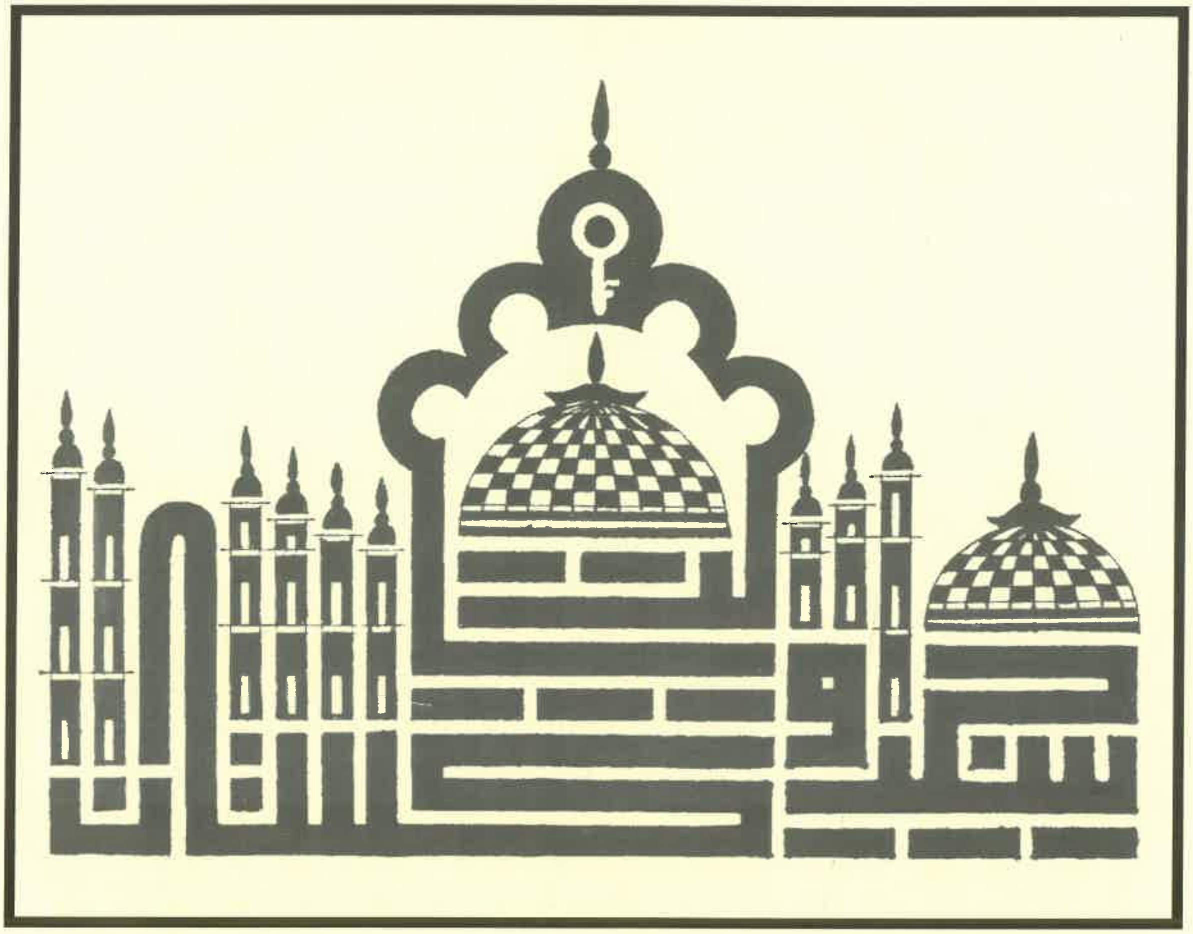

بنک دولت پاکستان

“وَاِنَّ لَیۡسَ الۡاِنۡسَانَ اِلَّا مَا سَعٰی”

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جسکی وہ کوشش کرتا ہے۔

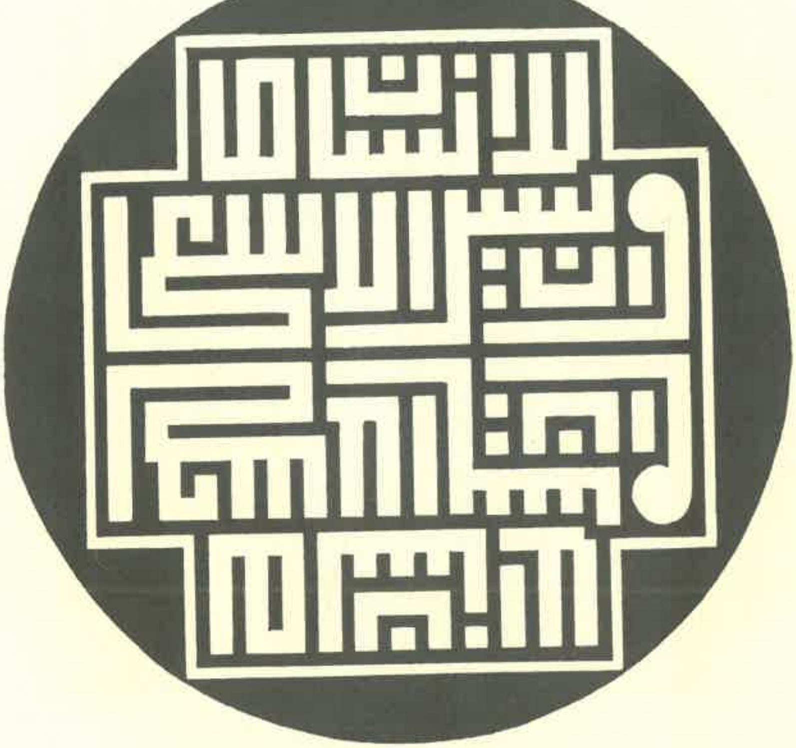

وان لیس الانسان الا ما سعی

21 مئی 2004ء

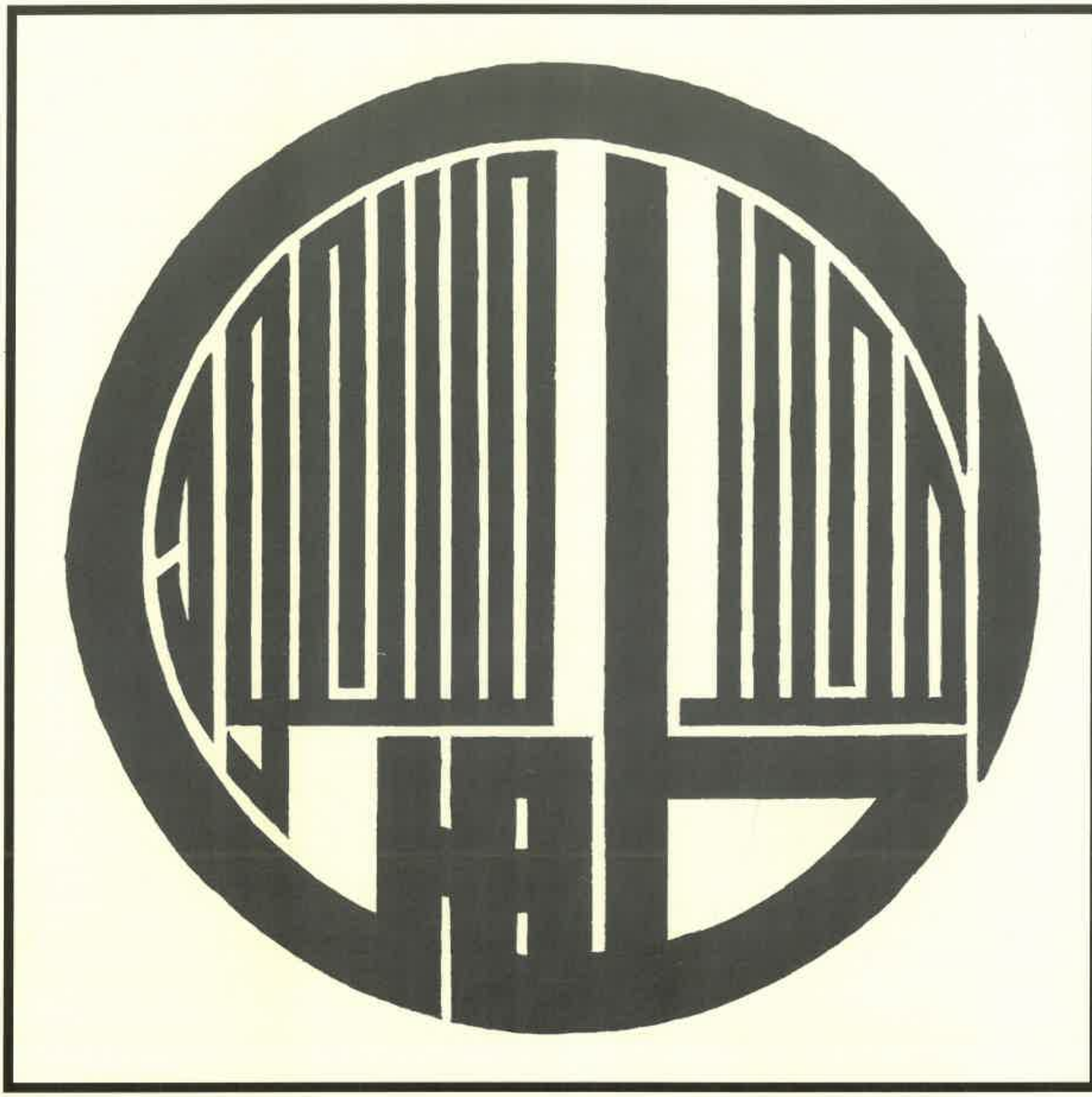

محمد اطهر مسعود

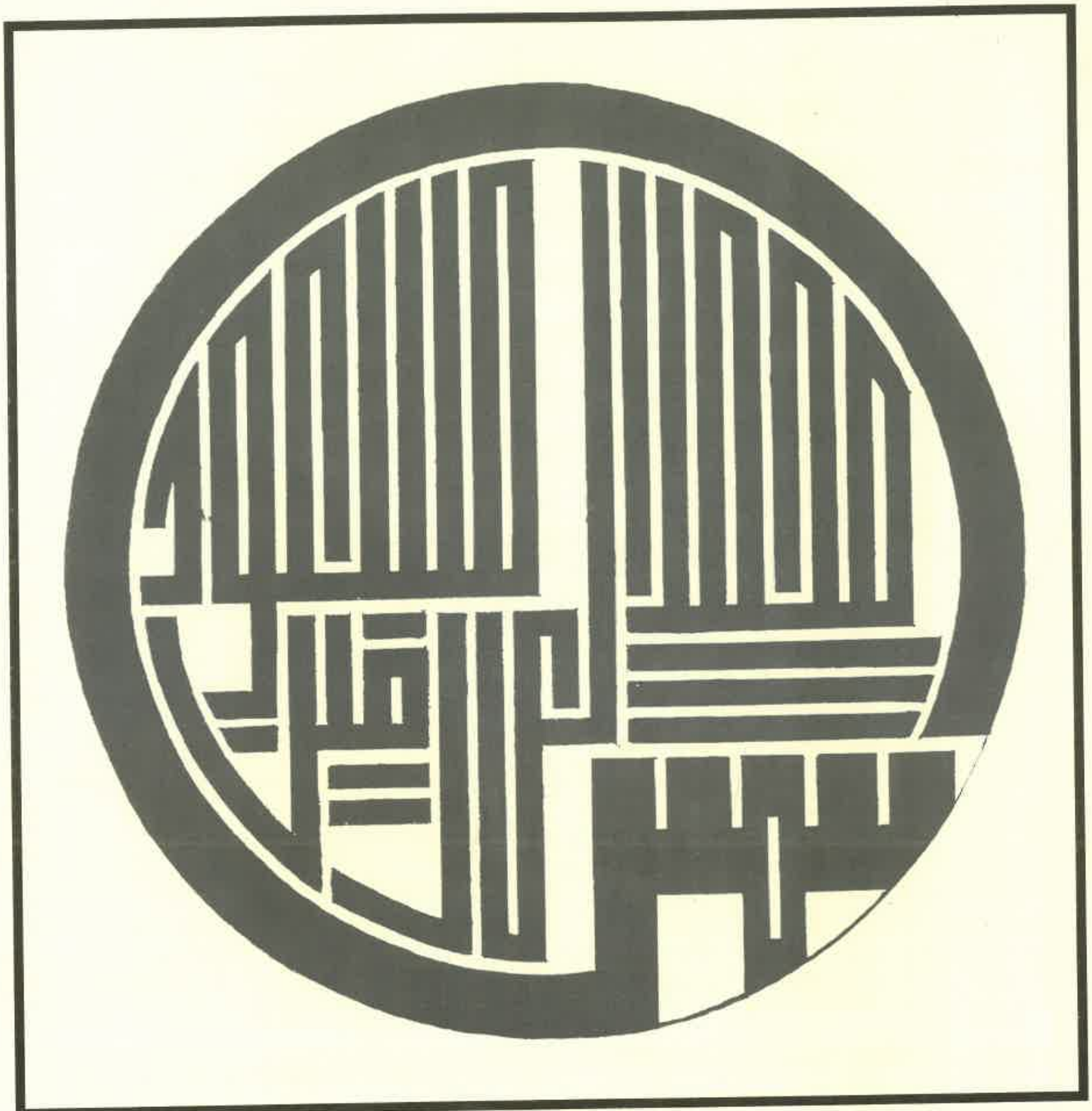

محمد شمس العارفين مسعود

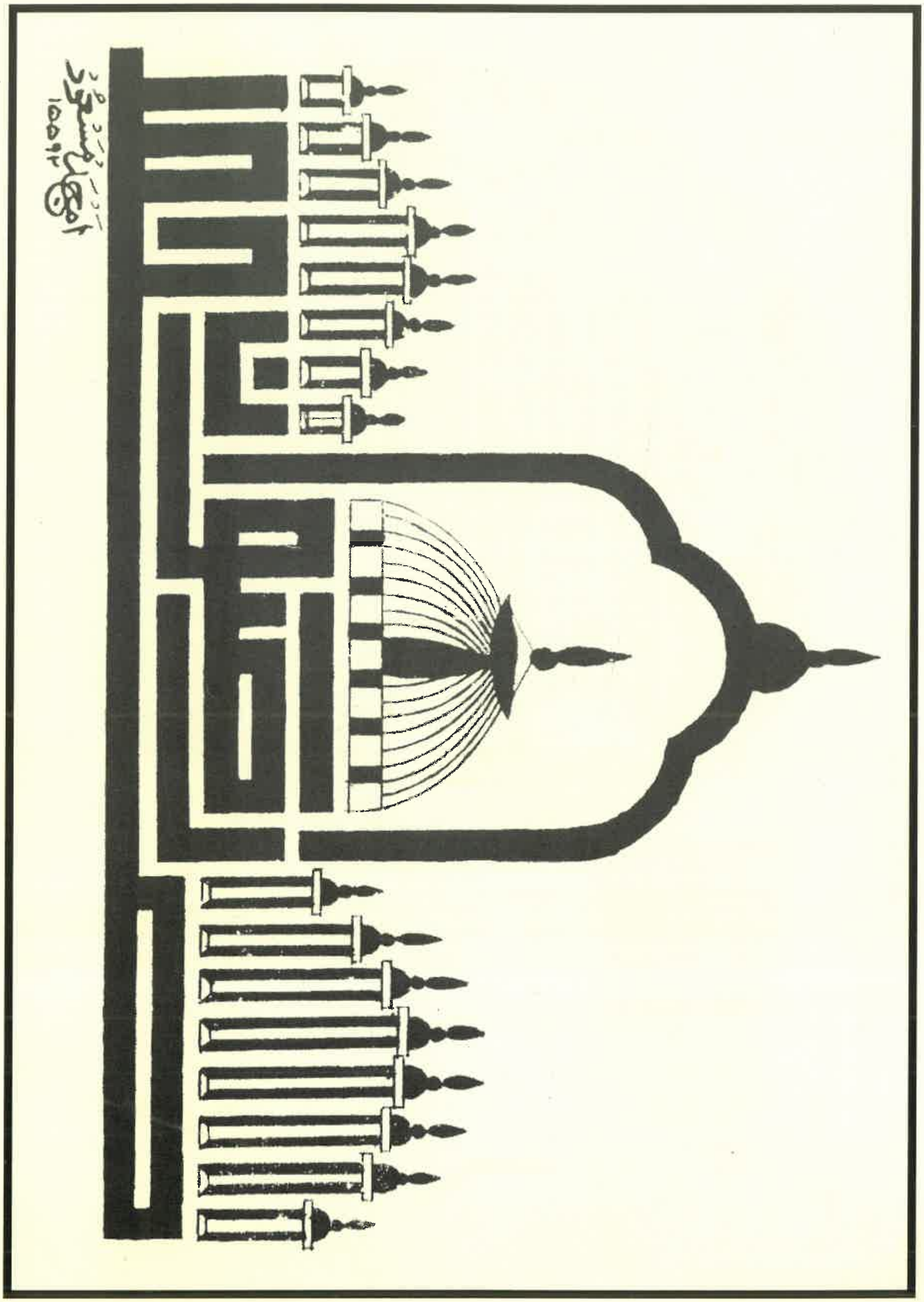

محمد رضوان

15 مئی 1992ء

نادیہ رضوان

24 اگست 2004ء

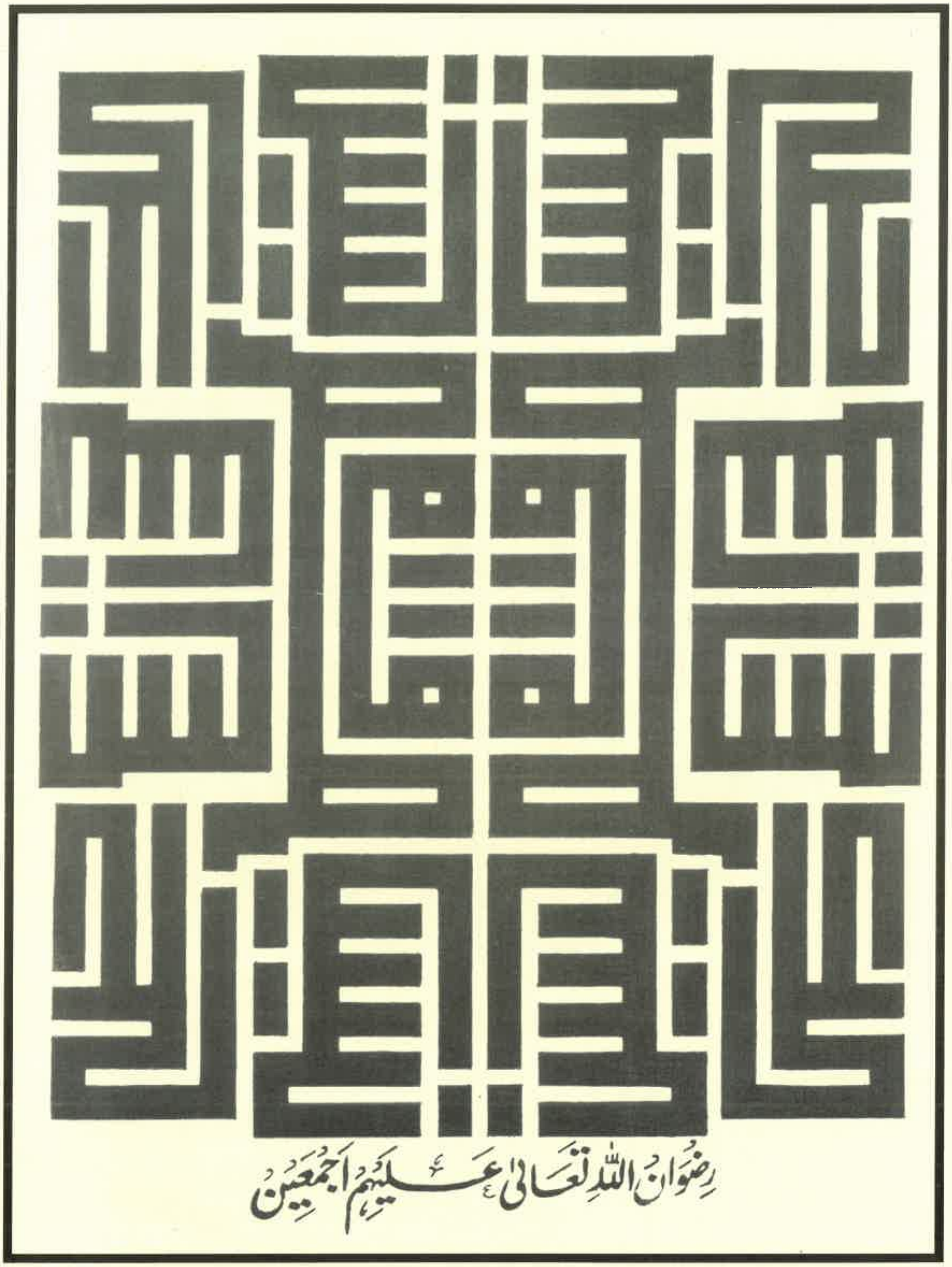

علی فاطمه حسن حسین

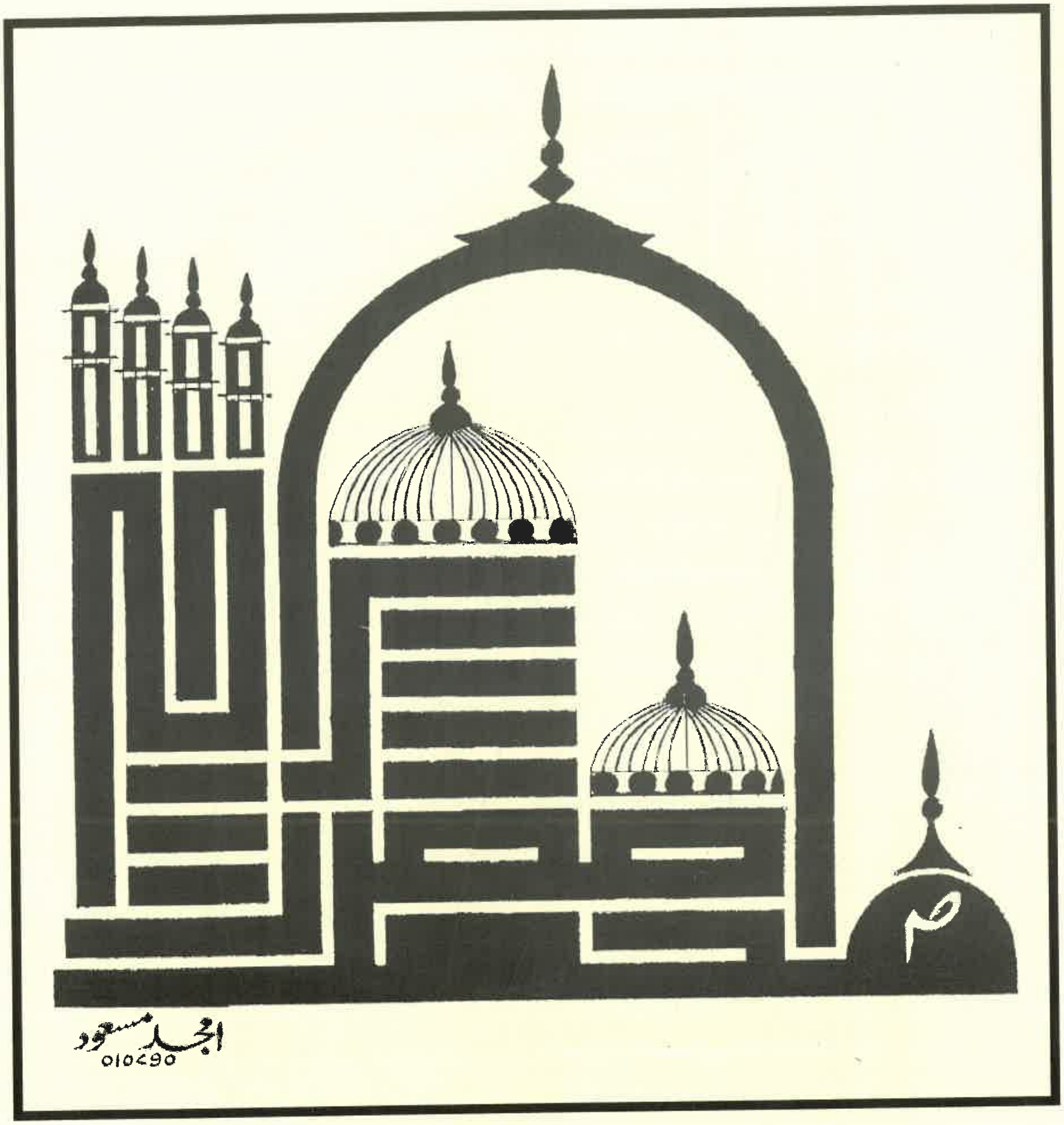

محمد اصغر پراچه

یکم جولائی 1990ء

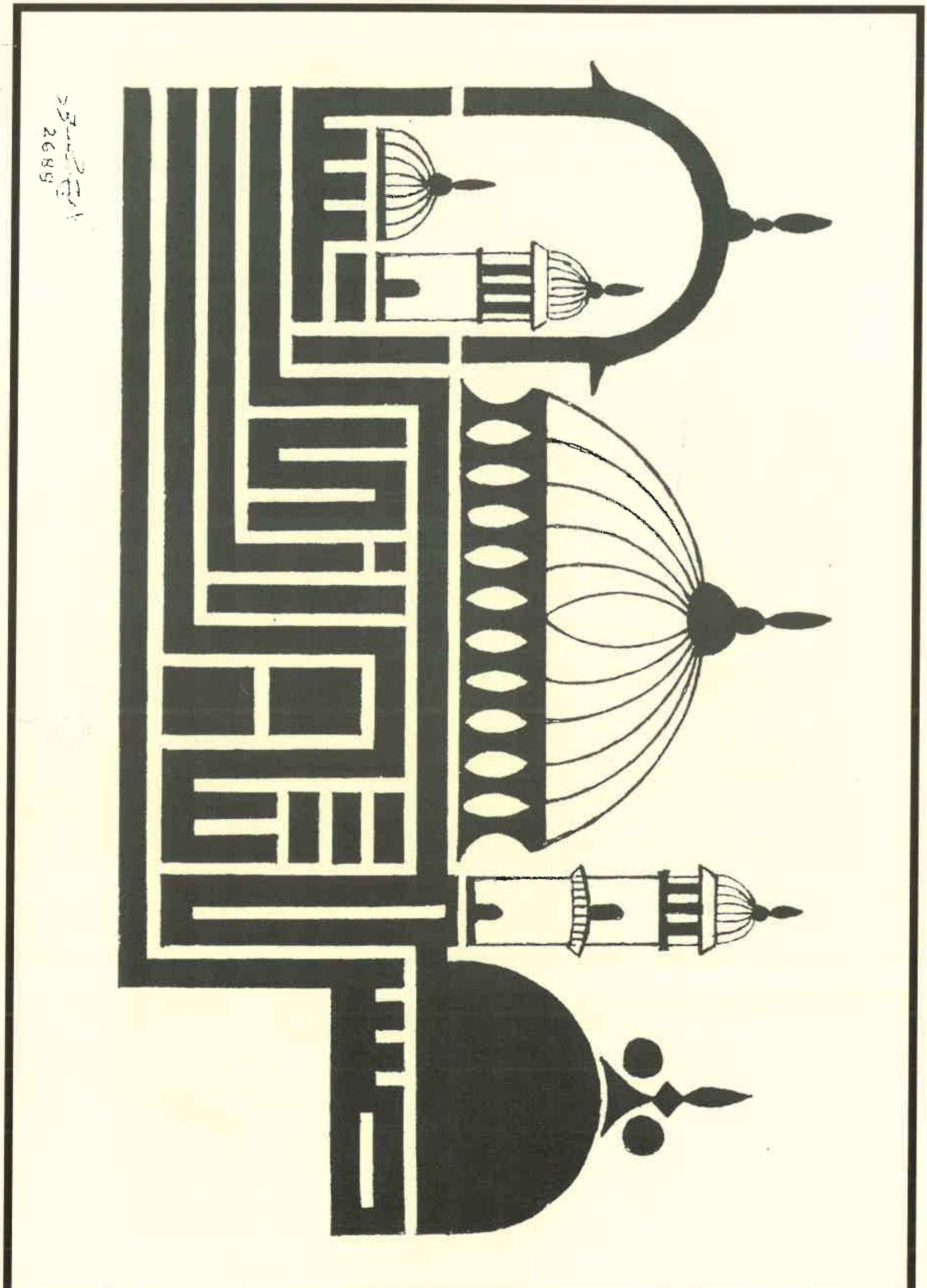

2 تموز 1988م

حسن قمر الغنا شيرازي

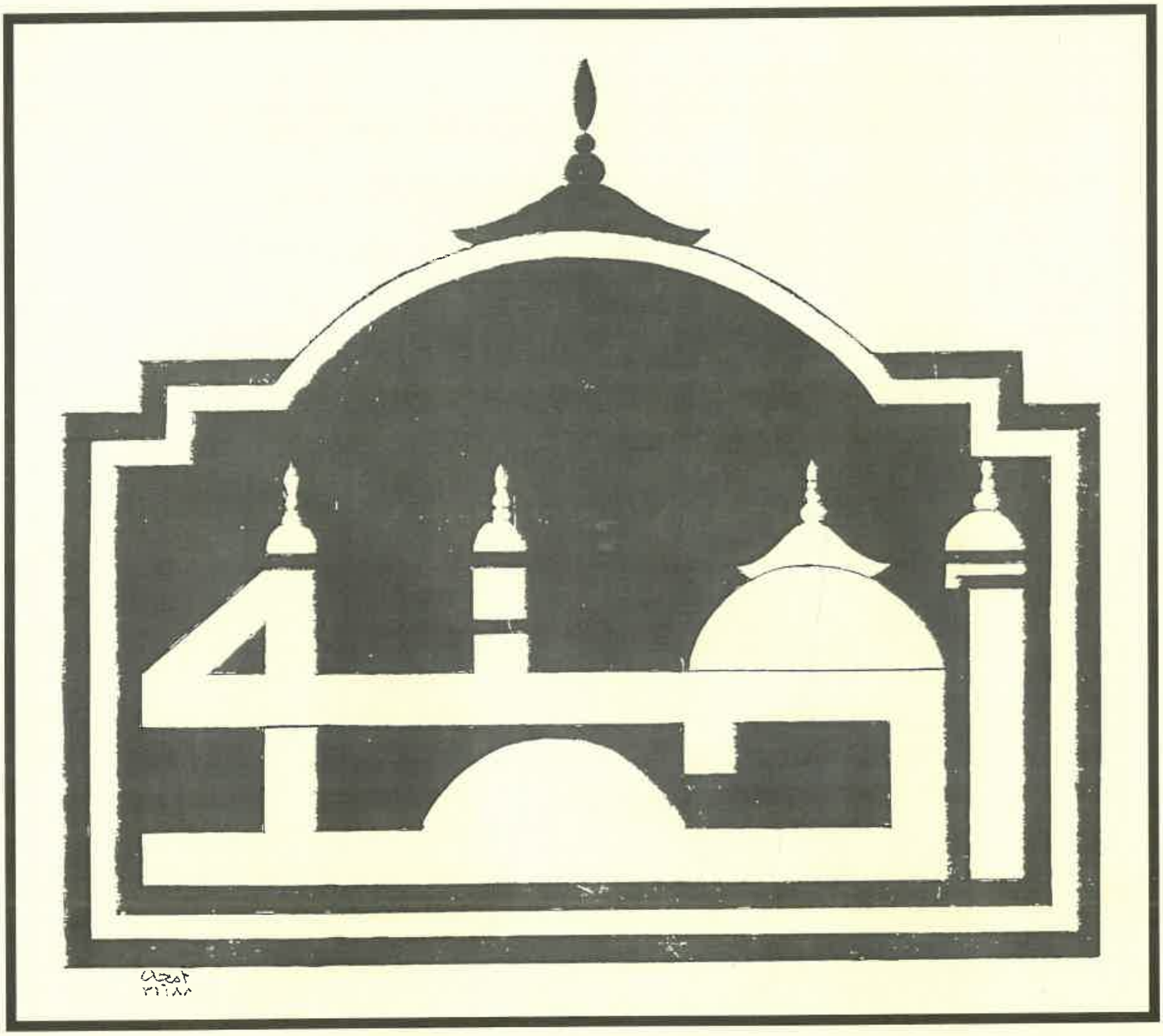

آمنه احمد

31 جنوری 1988ء

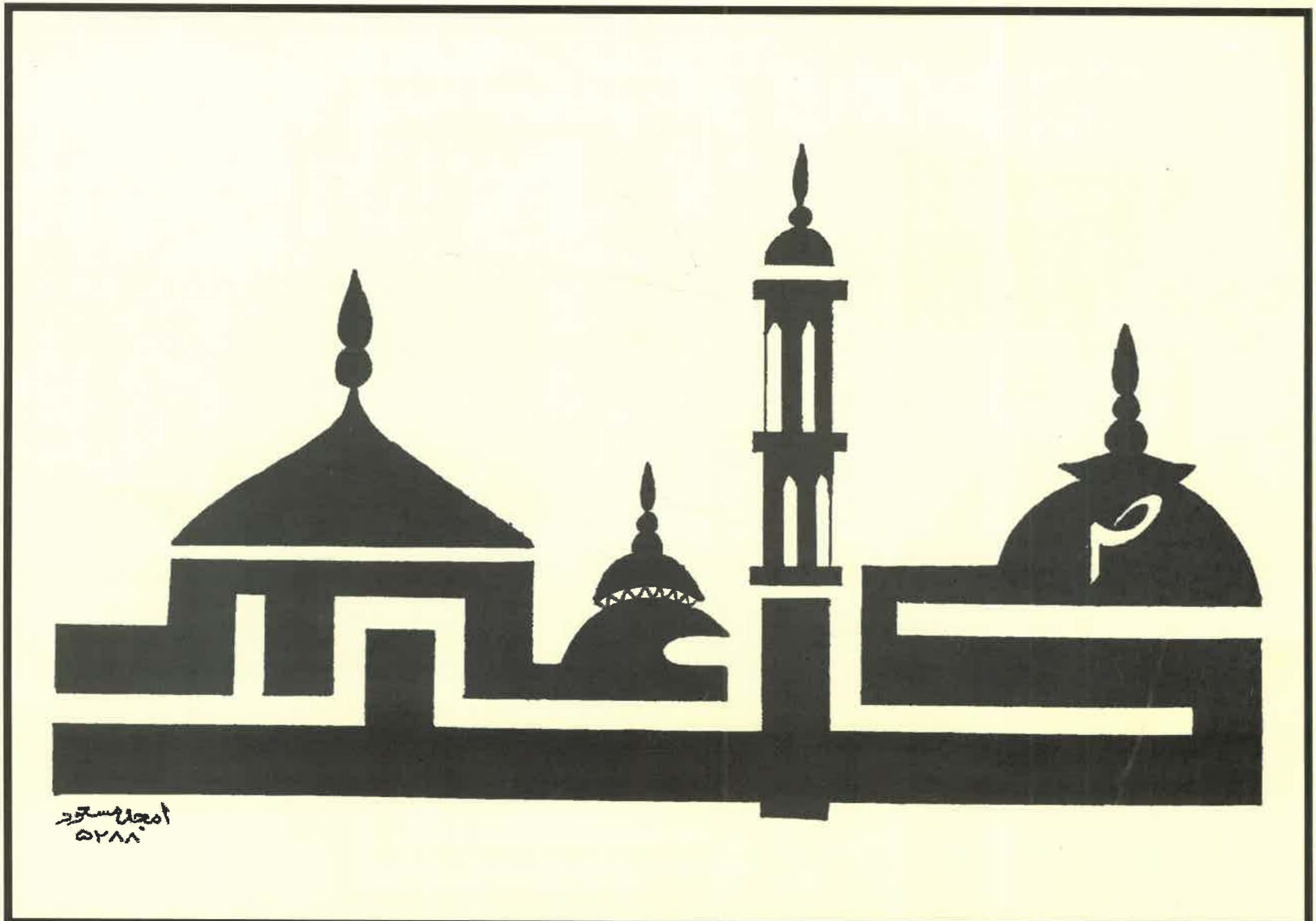

محمد عمر

5 فروری 1988ء

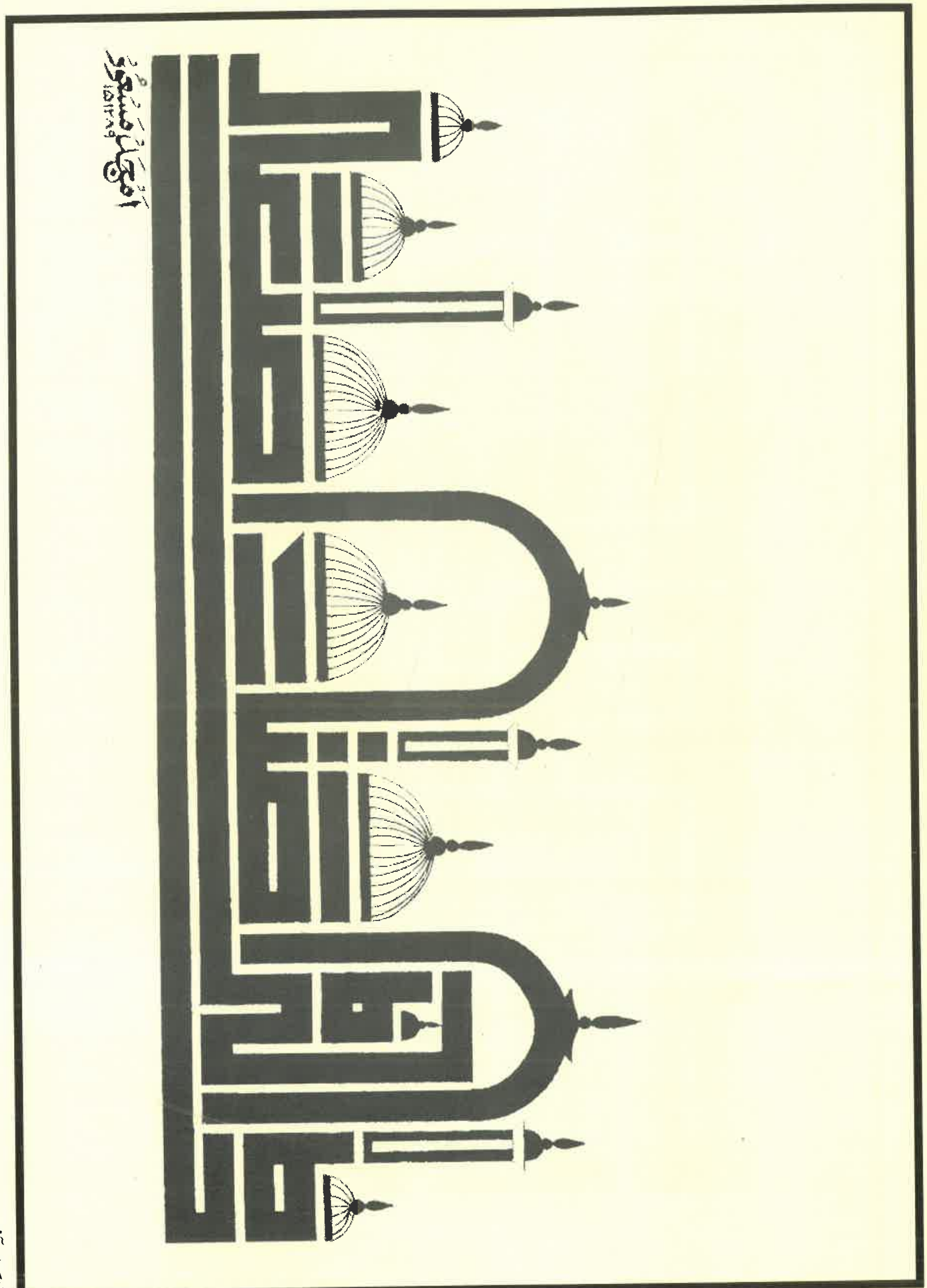

ڈاکٹر آفتاب اصغر

15 دسمبر 1989ء

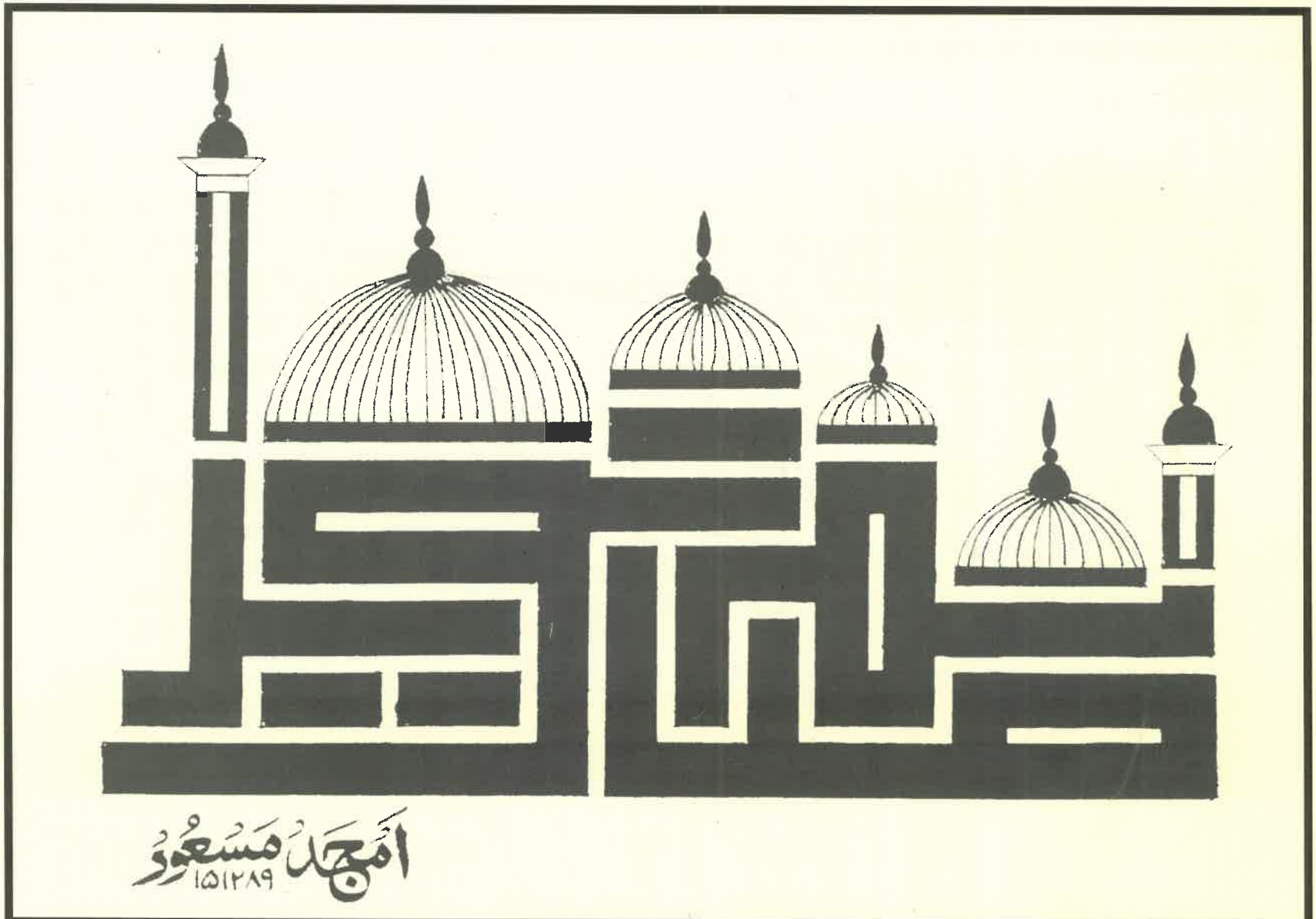
امجد مسعود
۱۵۱۲۸۹

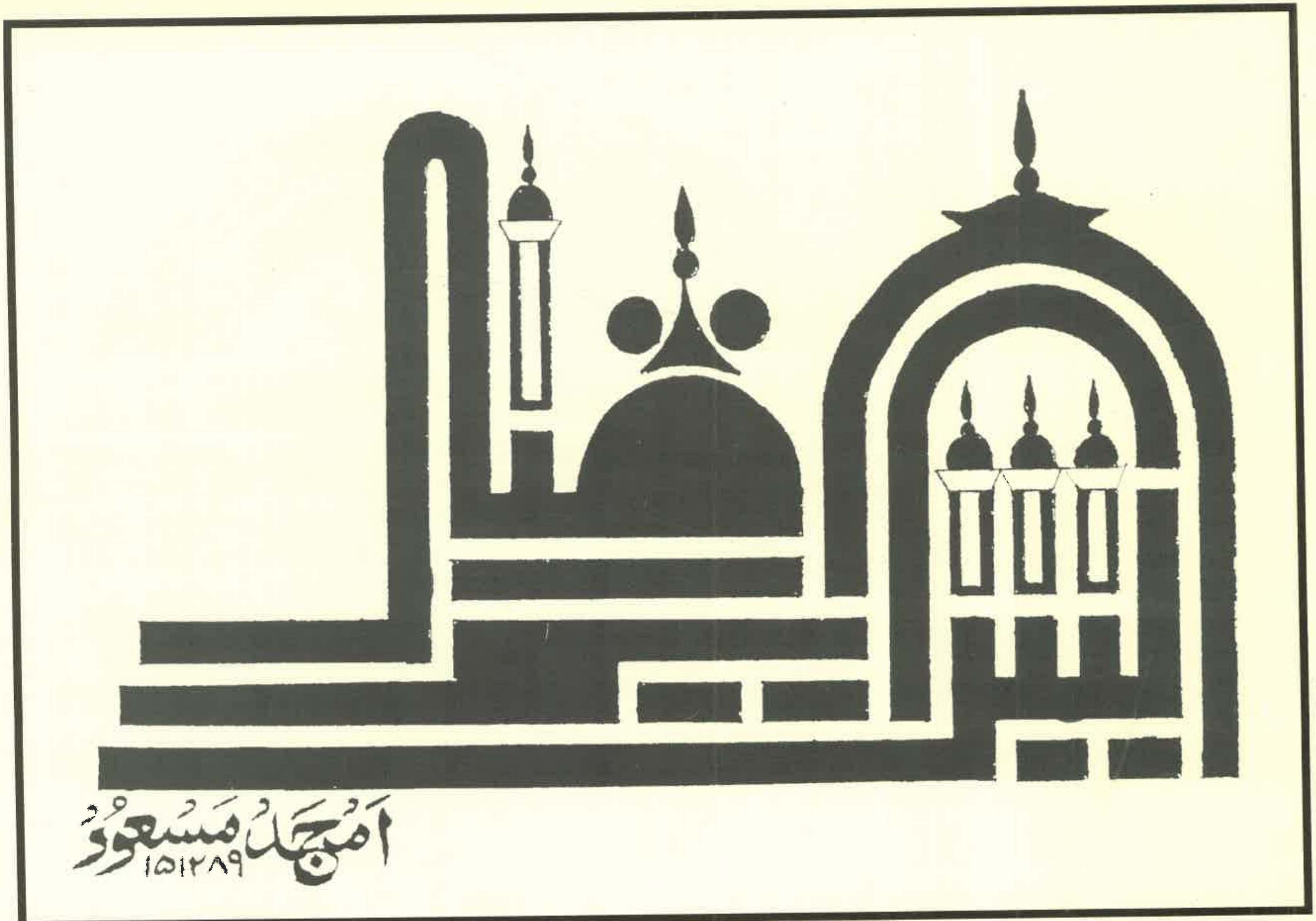

ایس ایم اقبال

15دسمبر1989ء

مرزا طاہر بیگ

15دسمبر1989ء

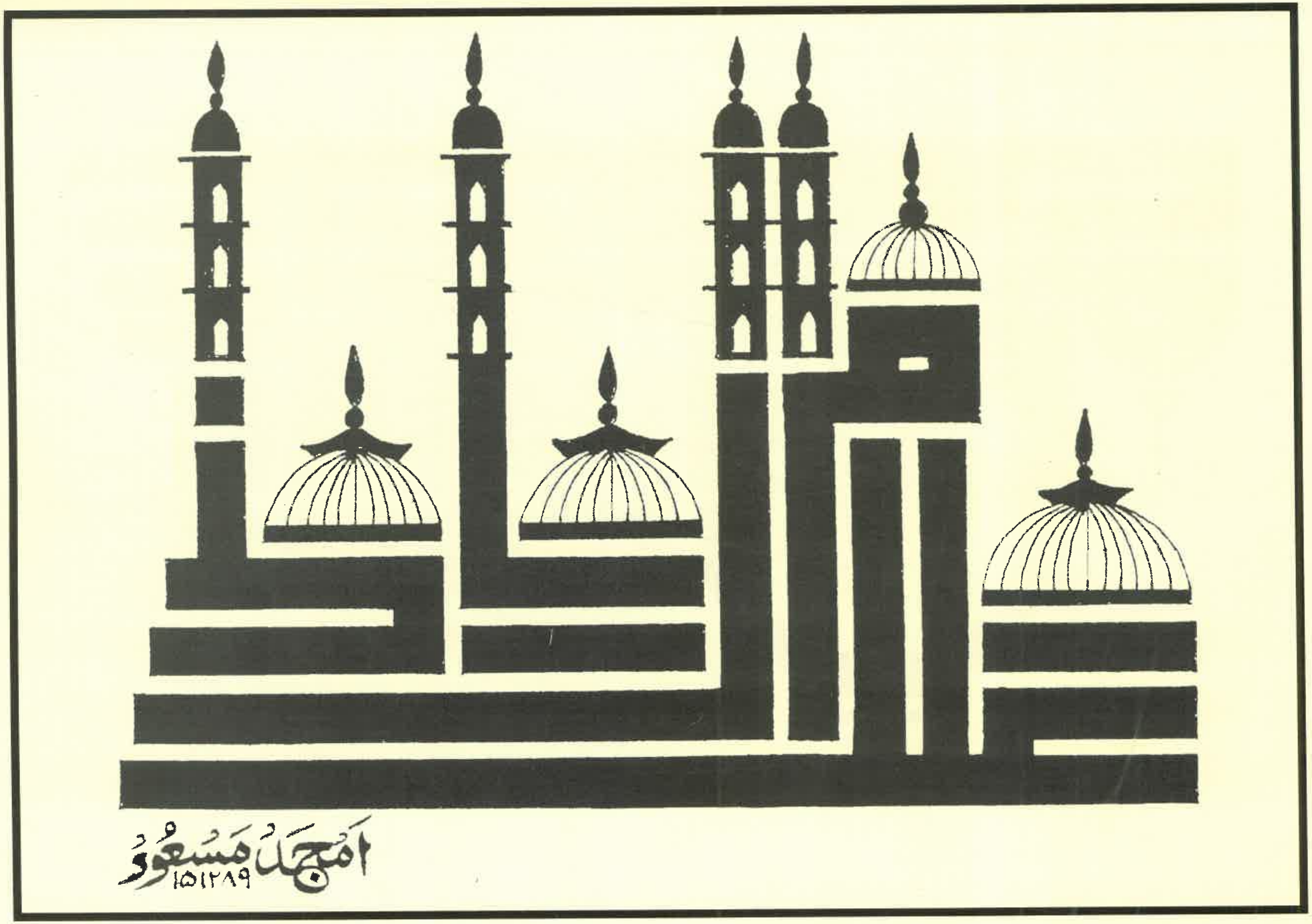

غلام ربانی

15 دسمبر 1989ء

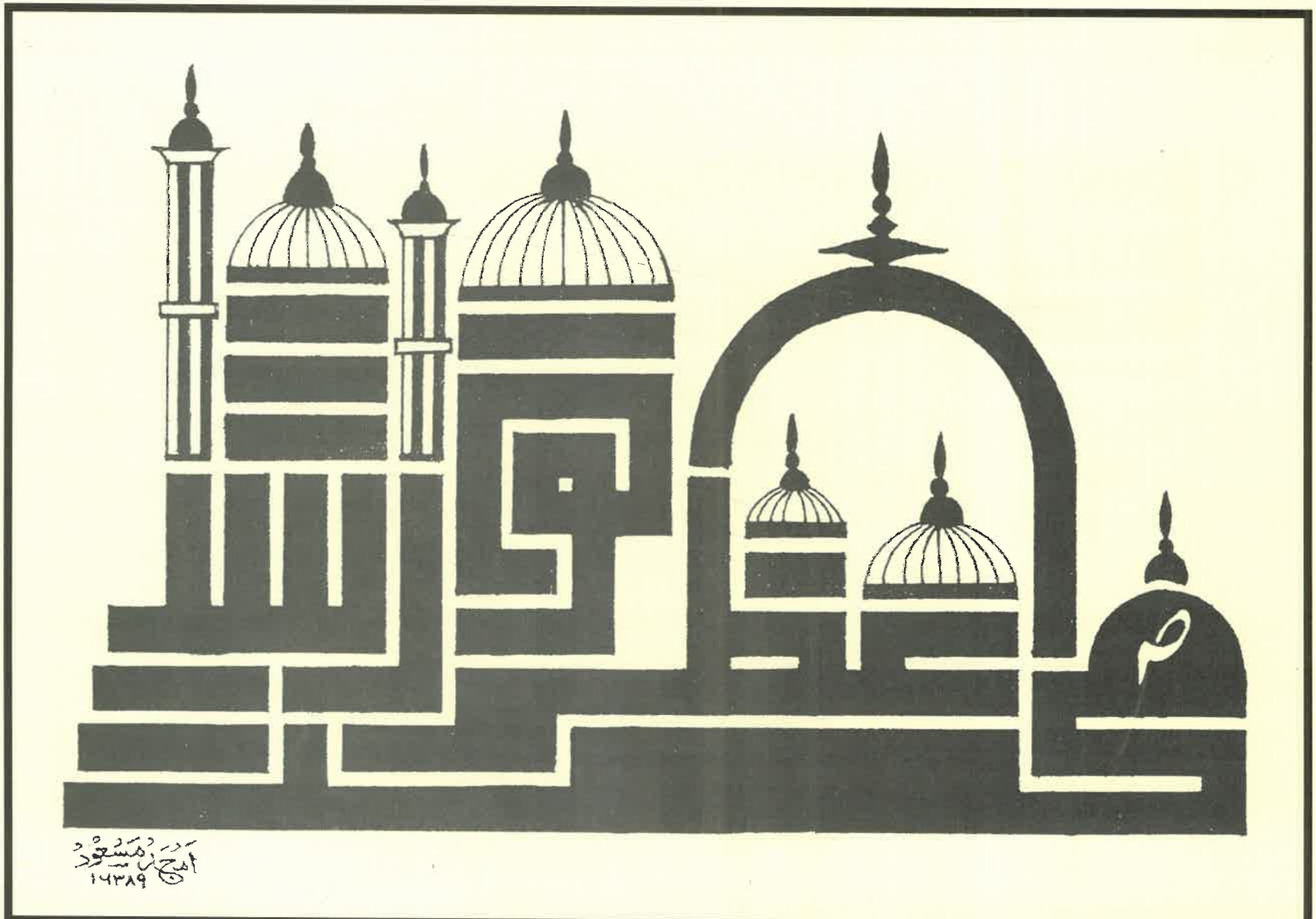

محمد اعظم خورشید 16مارچ1989ء

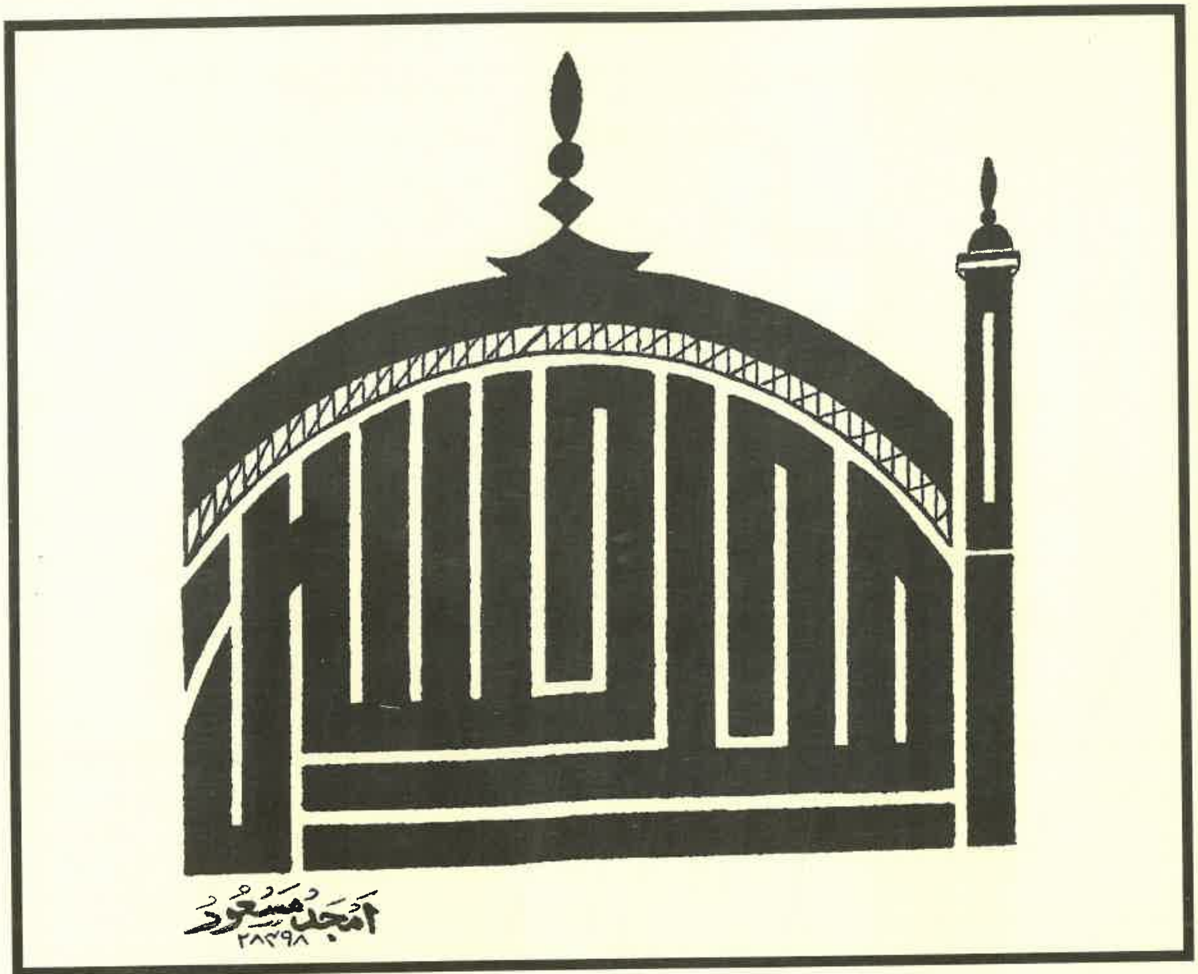

احمد حسین

28 اپریل 1998ء

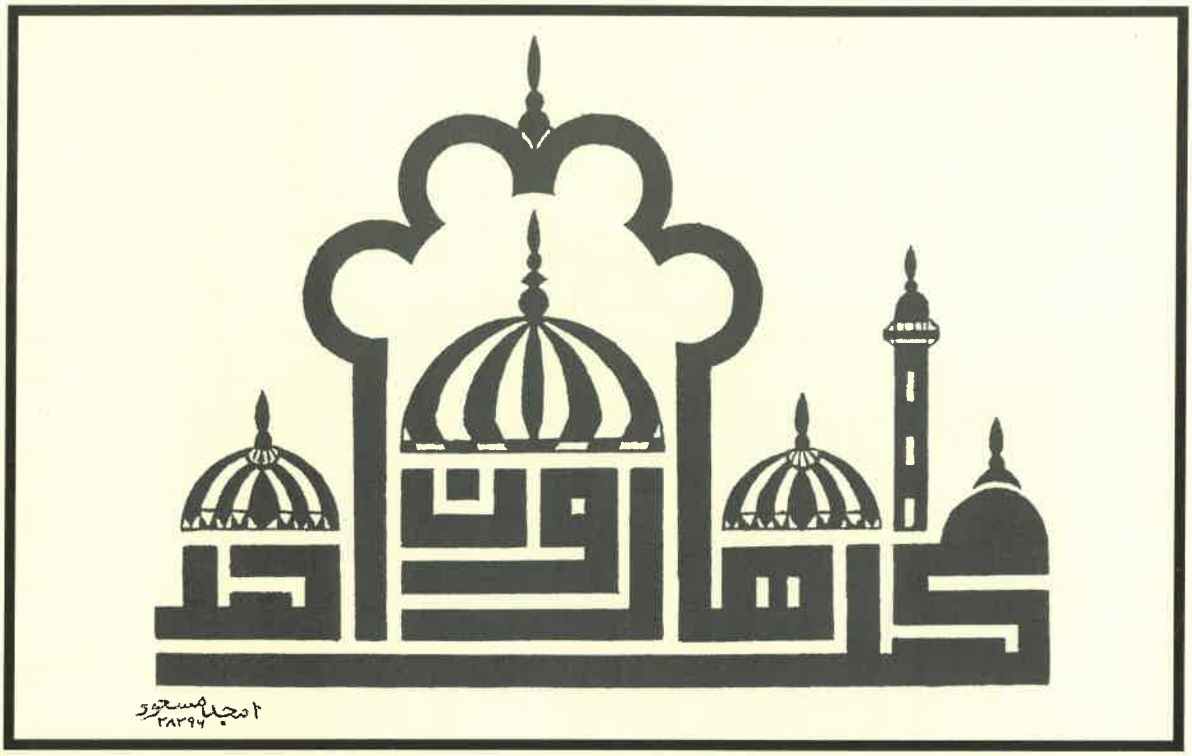

محمد هارون احمد 28مارچ1996ء

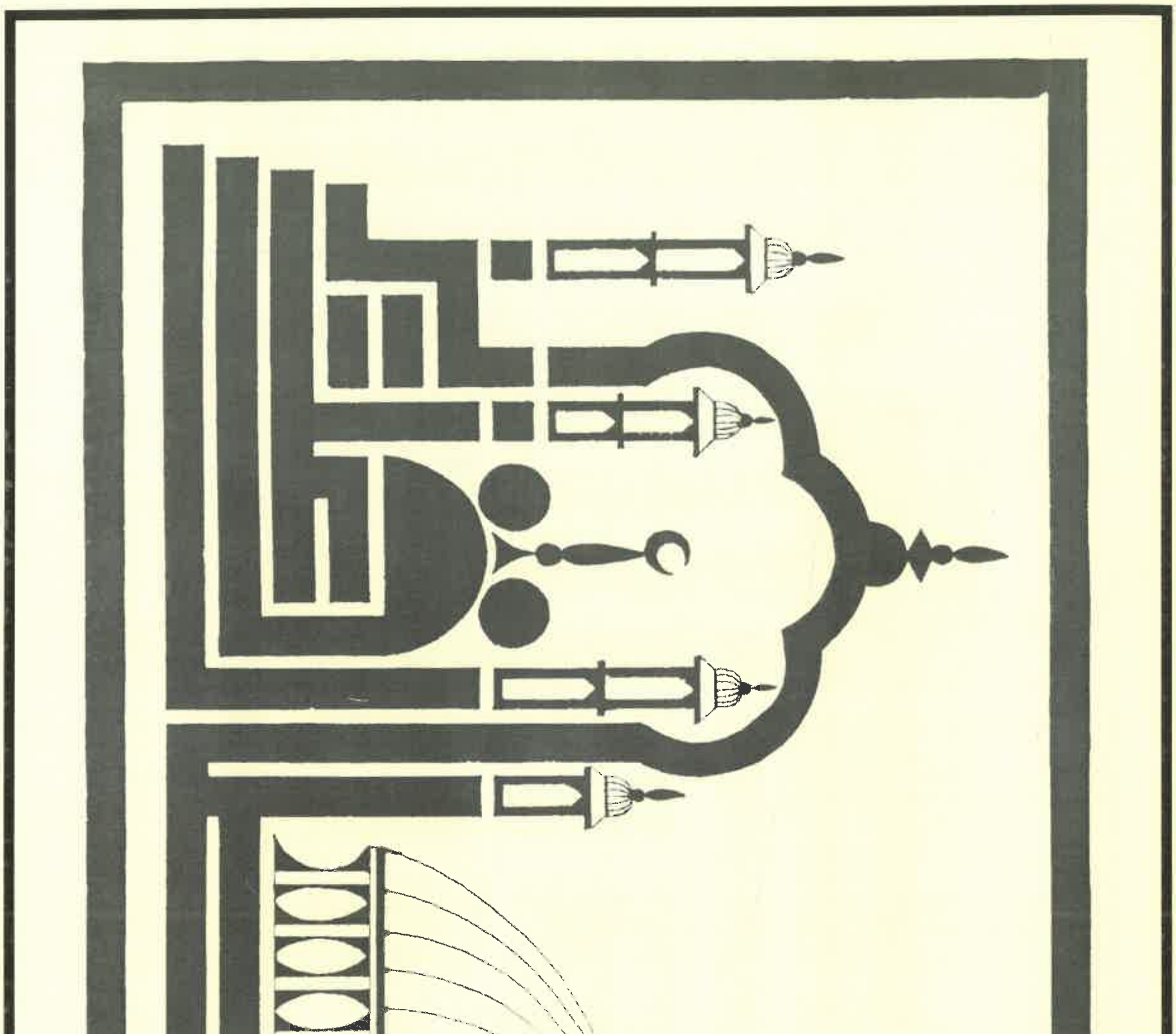

طارق عزيز

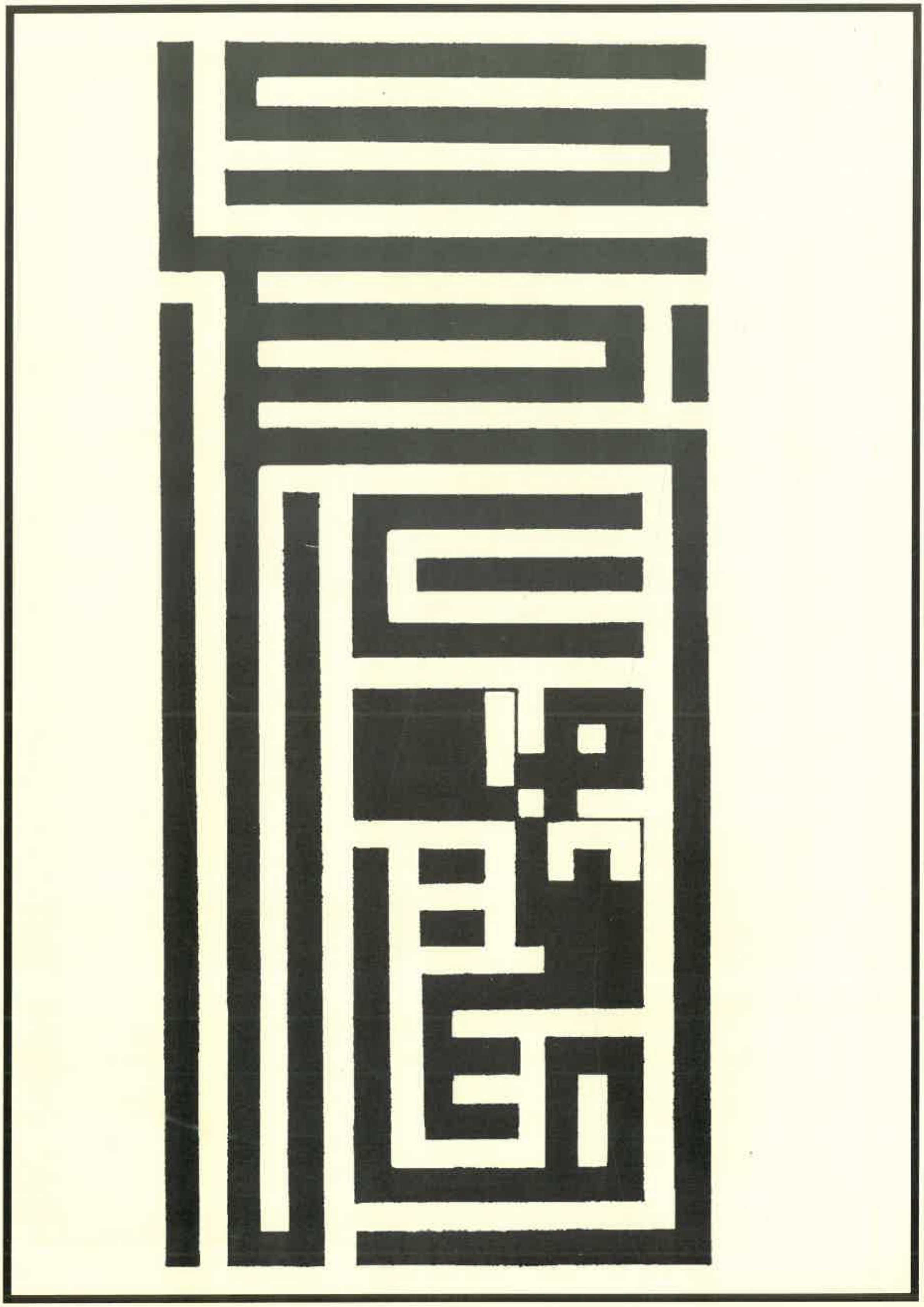

وسيم عون جعفري

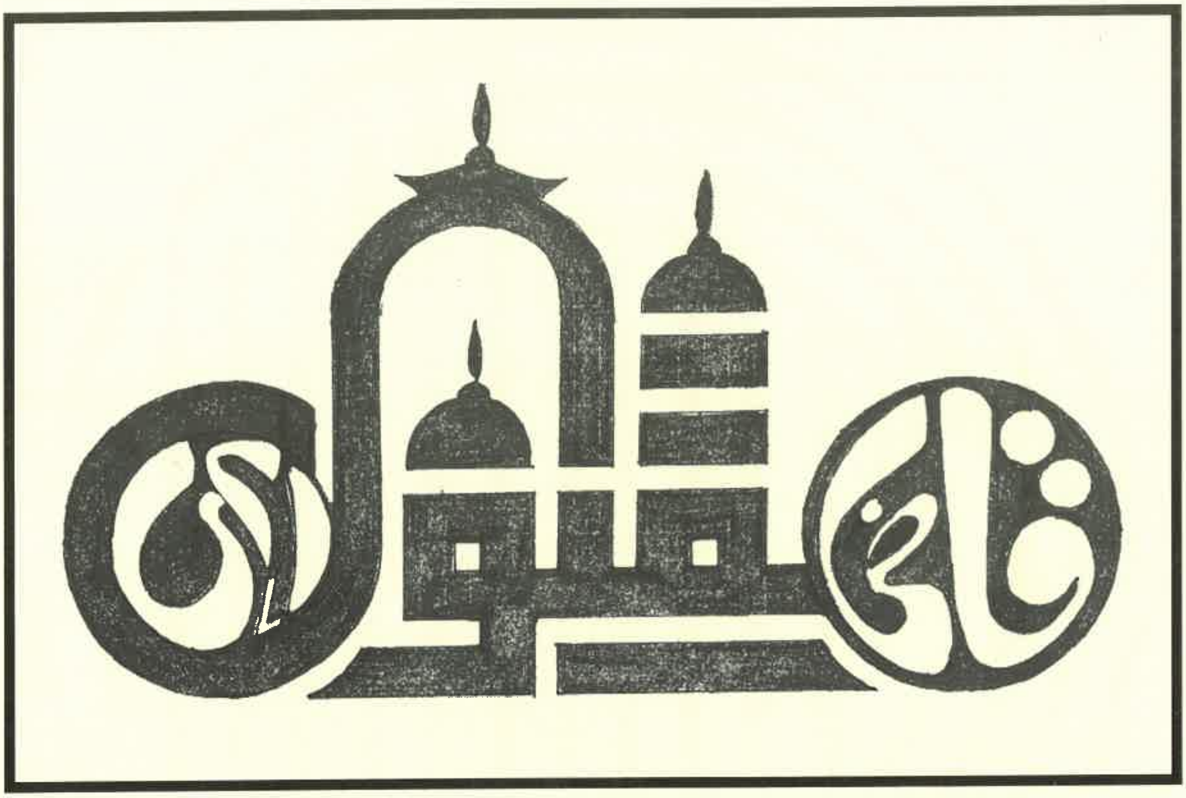

قاضی مقبول الٰہی

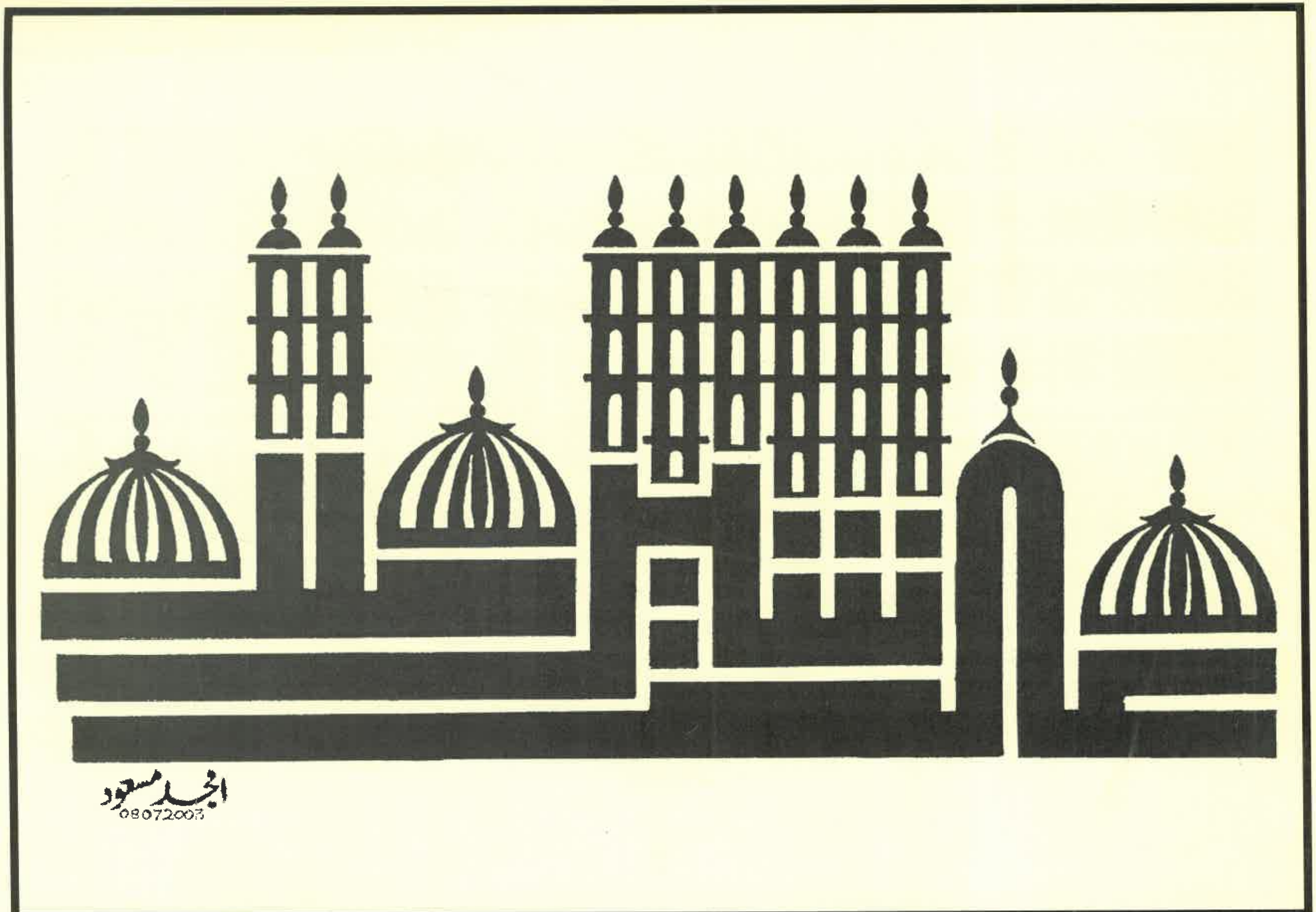

عالم شیر ملک

8جولائی2003ء

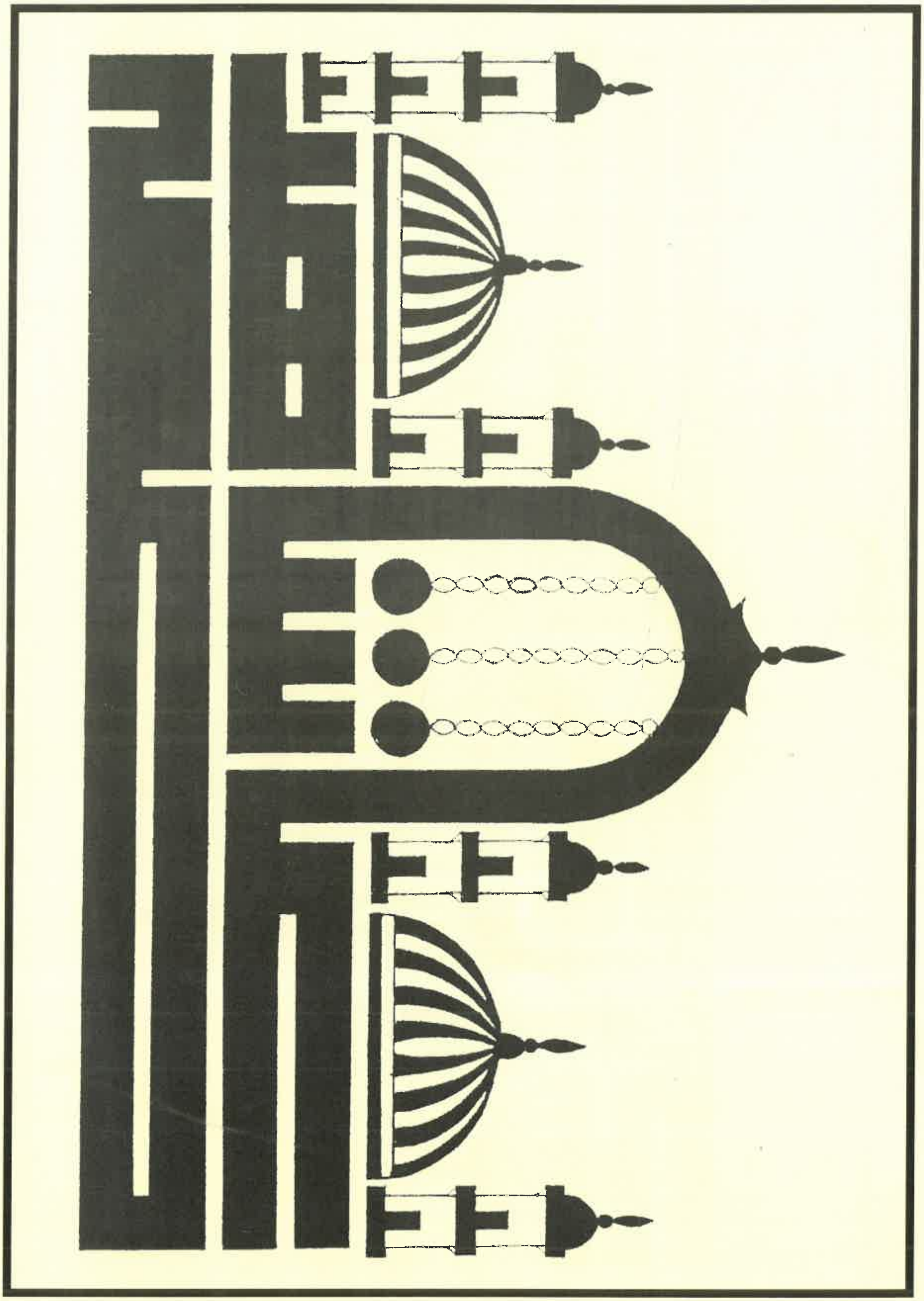

محمد علي شاهد

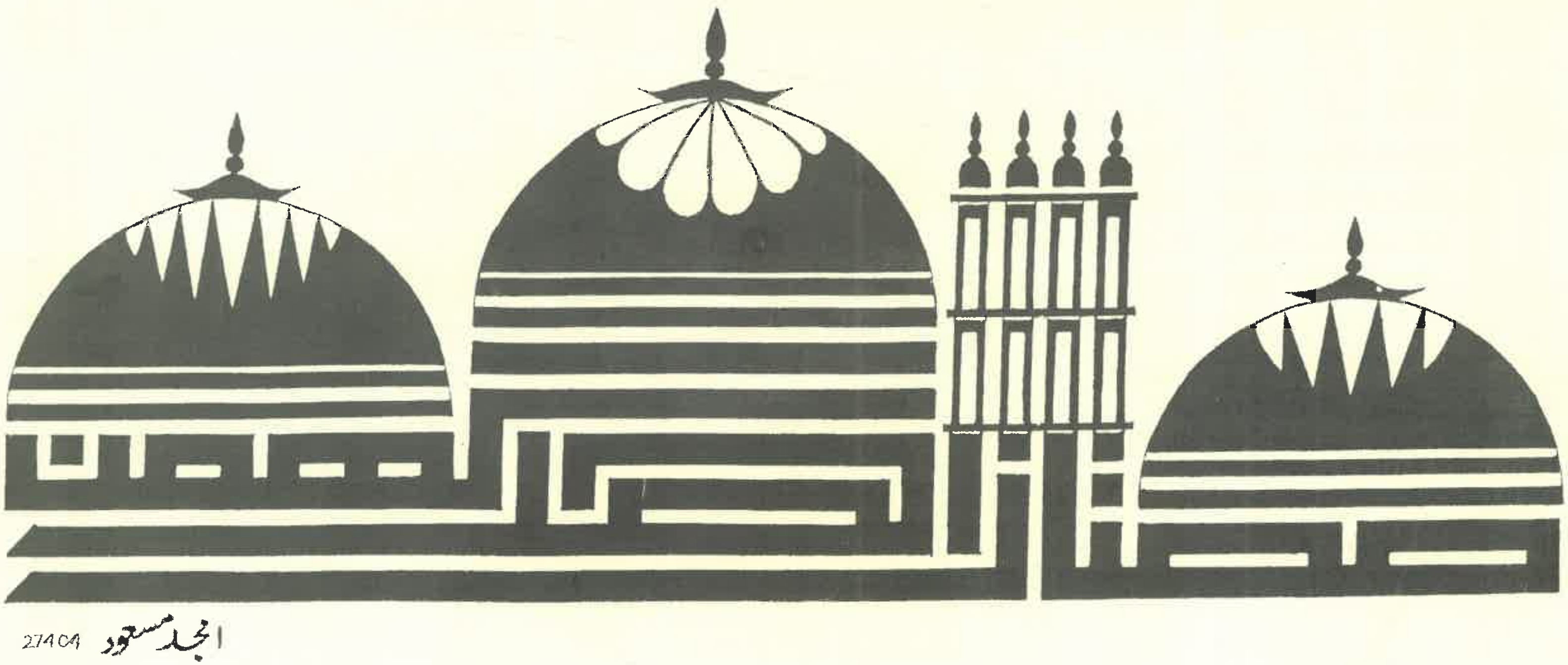

ممتاز احمد گھمن

27 اپریل 2004ء

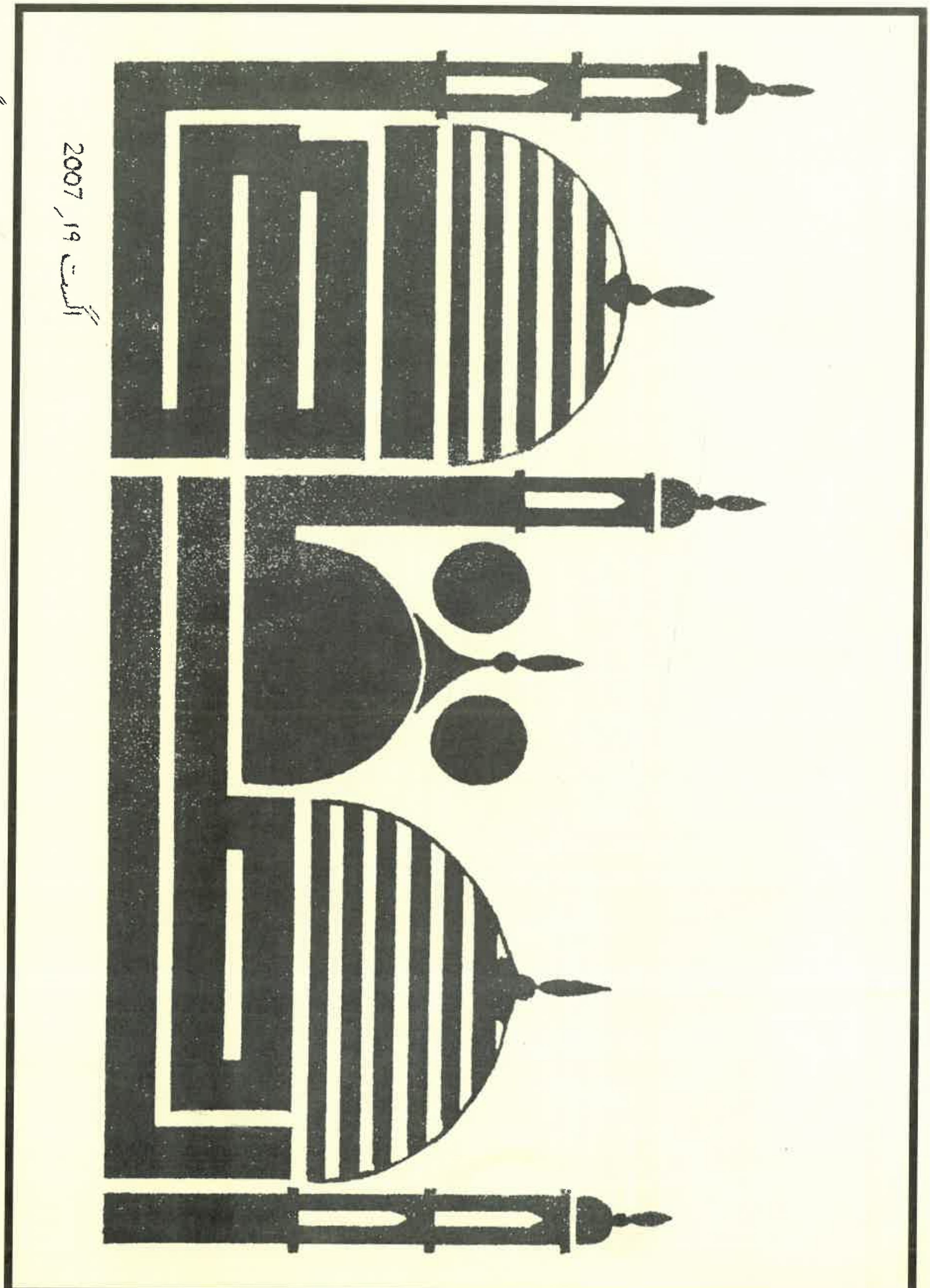

19اگست 2007ء

ارم قاضی

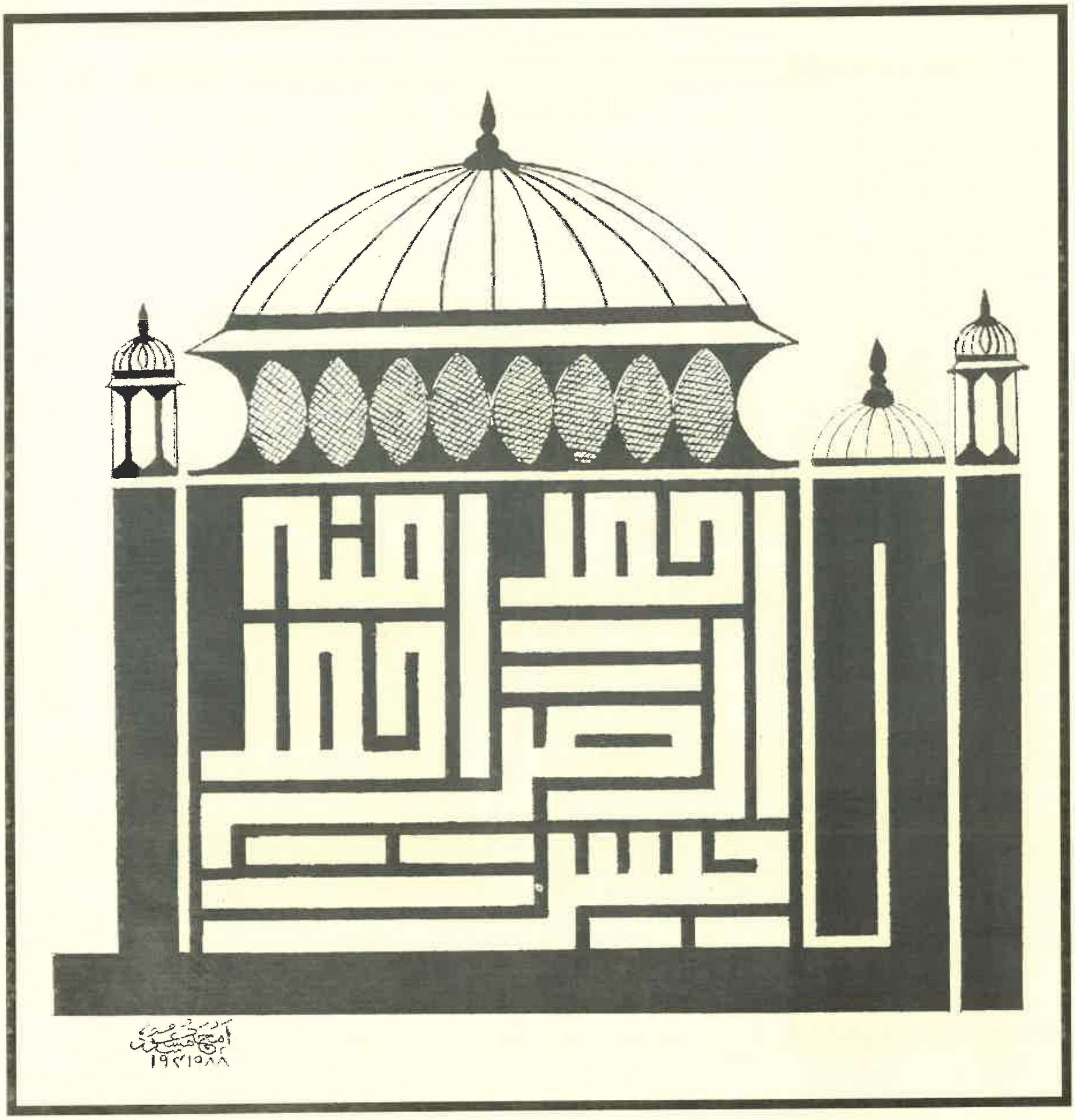

احمد حسین، رقیہ احمد، آمنہ احمد

19 اپریل 1988ء

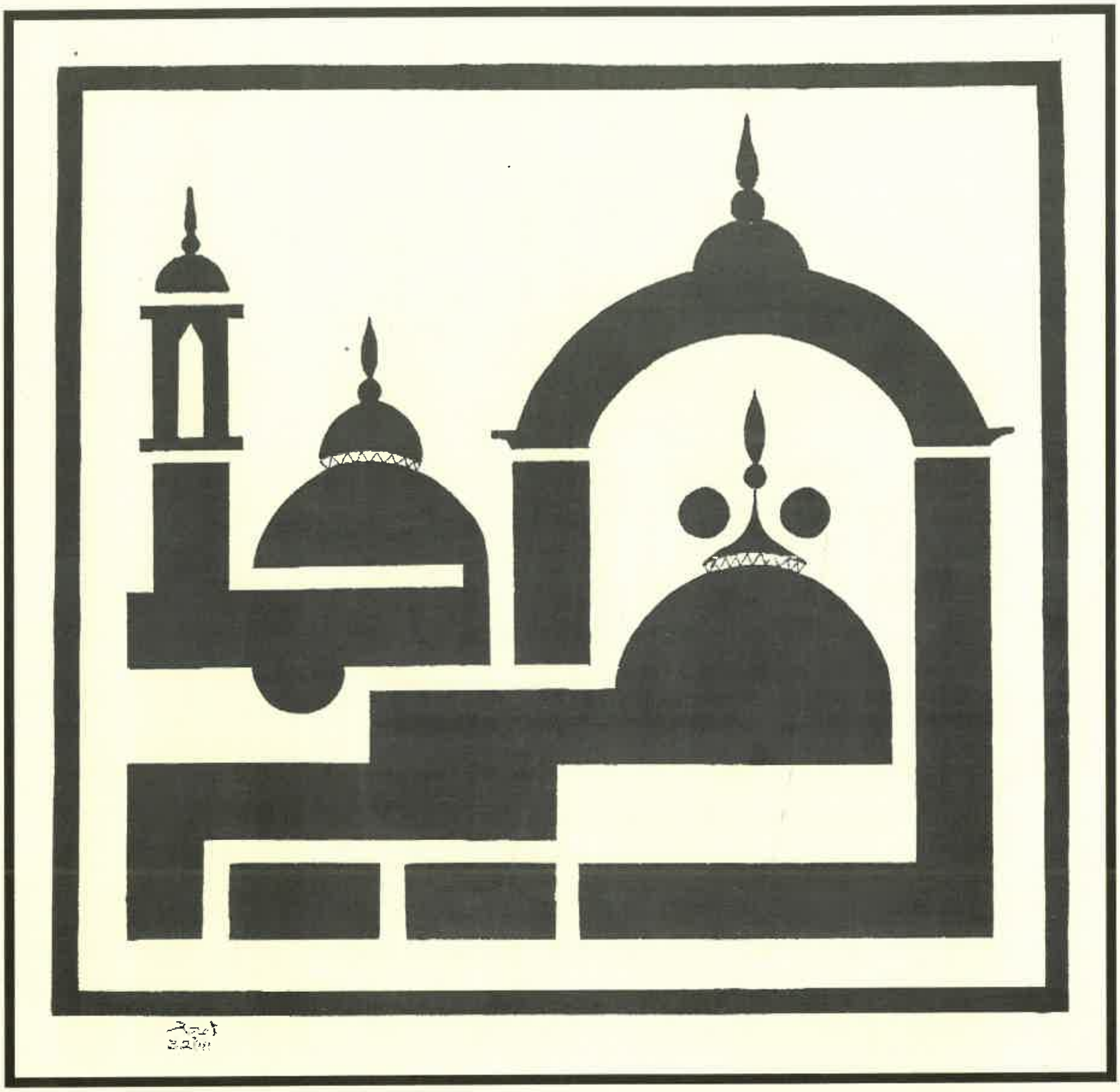

رقیہ احمد

3 فروری 1988ء

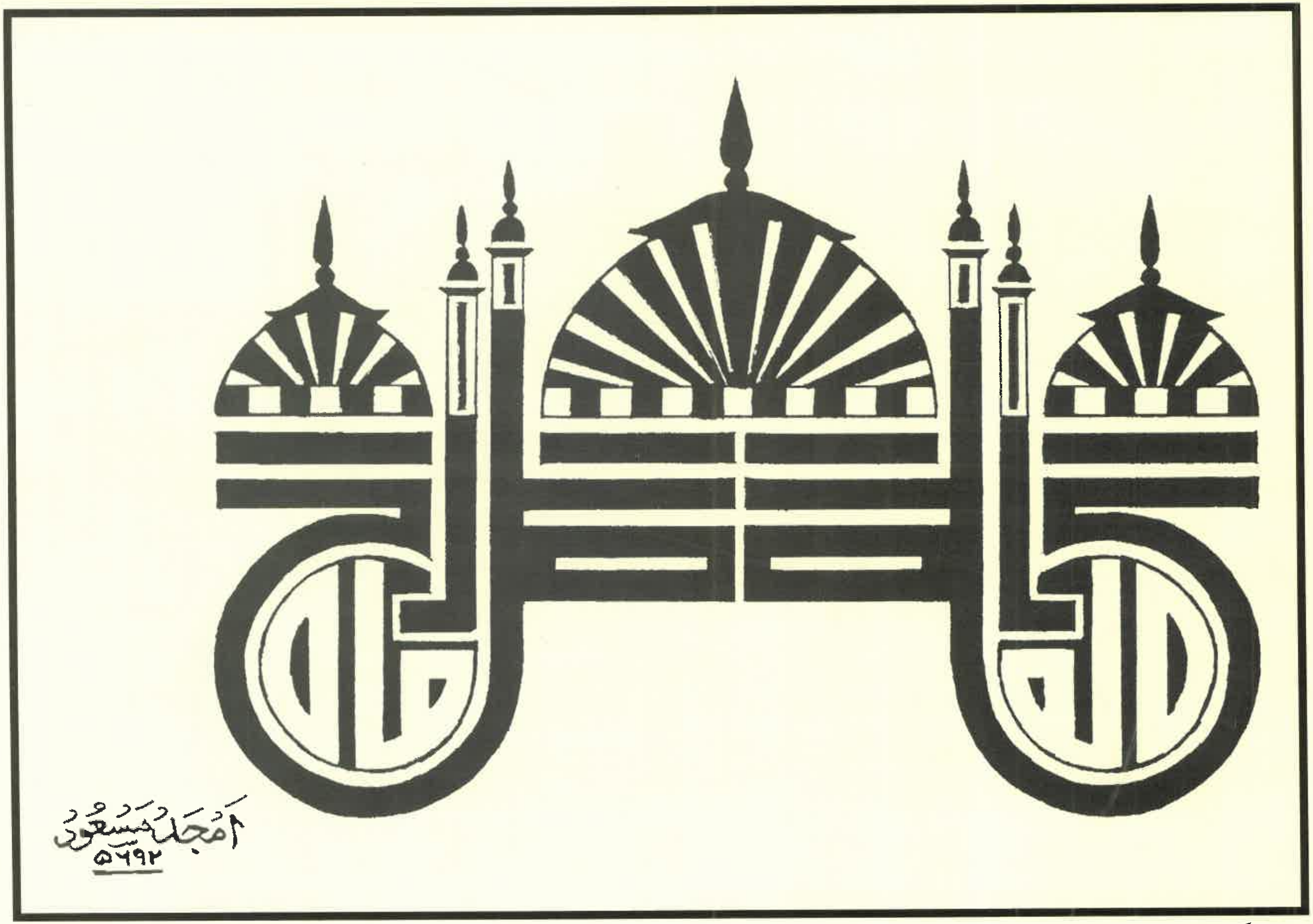

مہ رخ گل

5جون1992ء

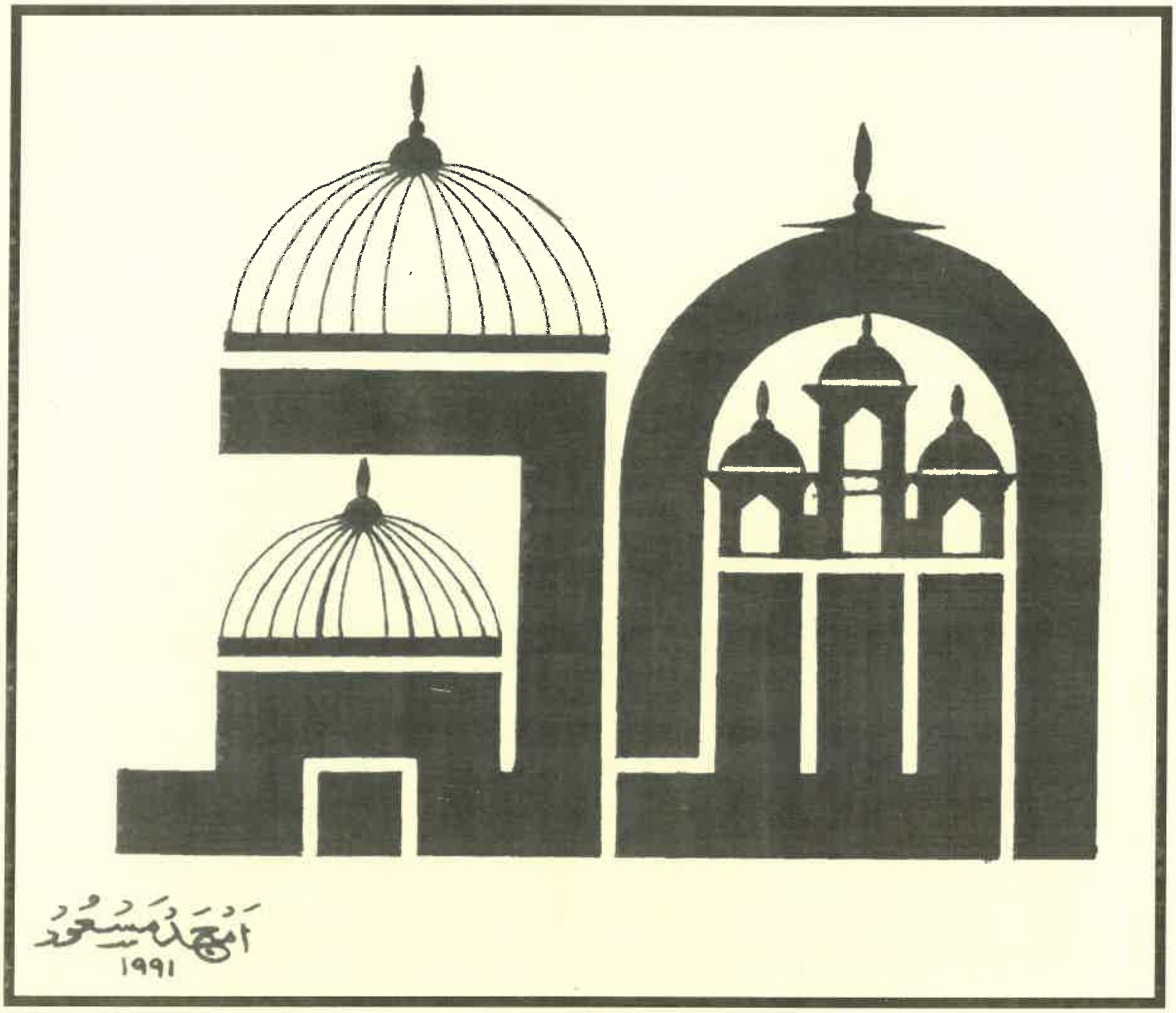

الله اكبر

1991ء

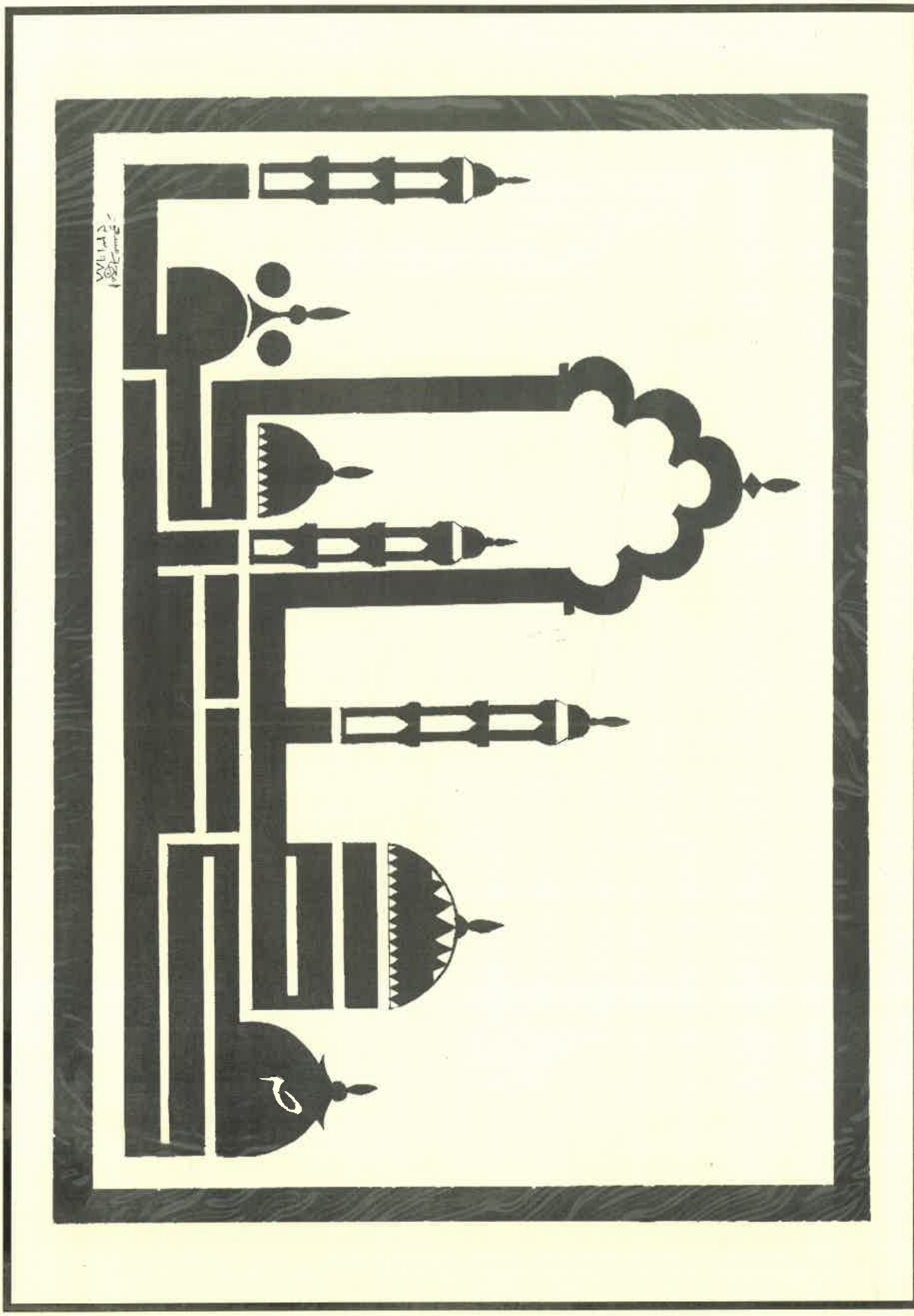

محمد ضیا الحق

14/مارچ/1988ء

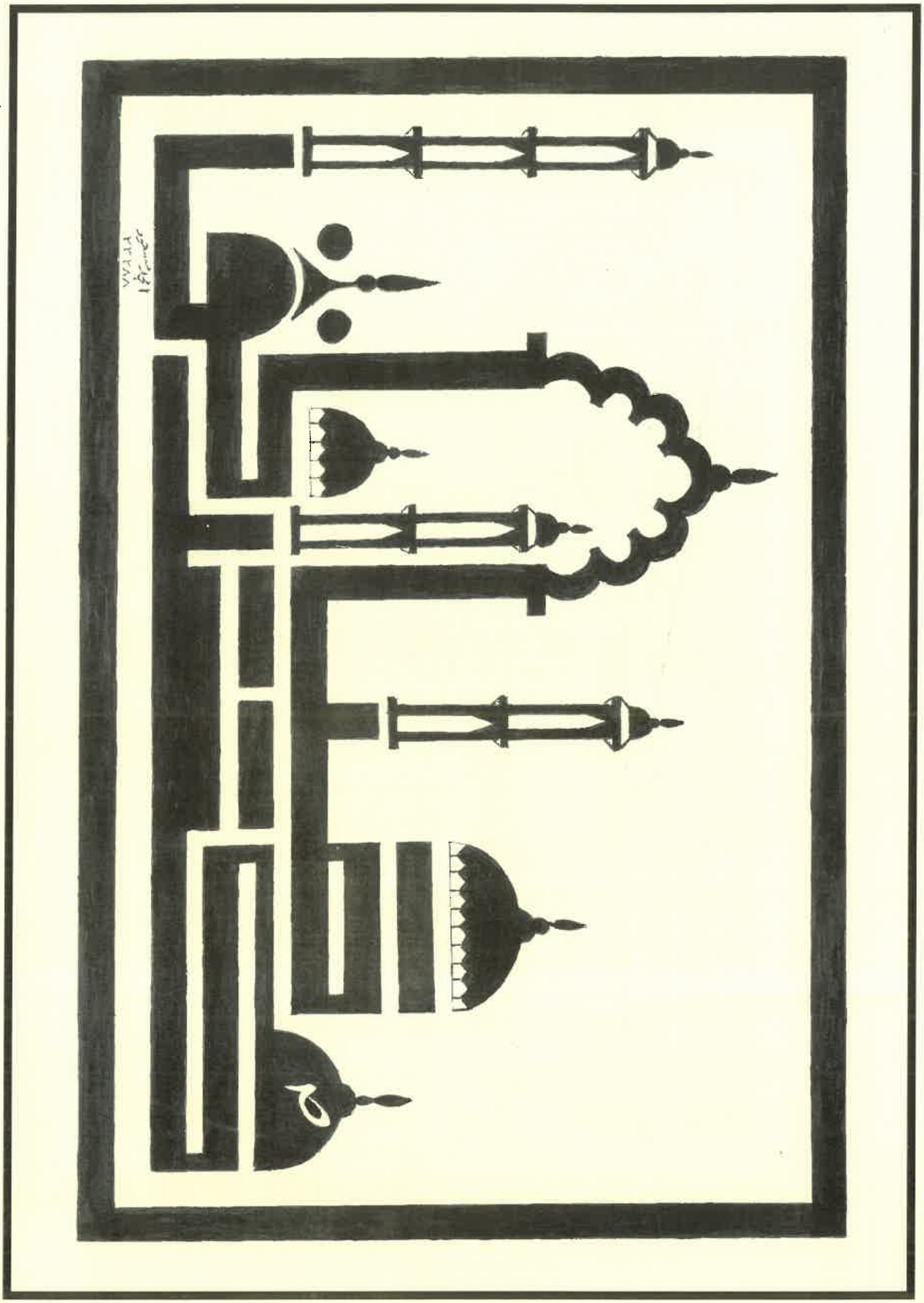

23 فروری 1988ء

محمد ضیاء الحق

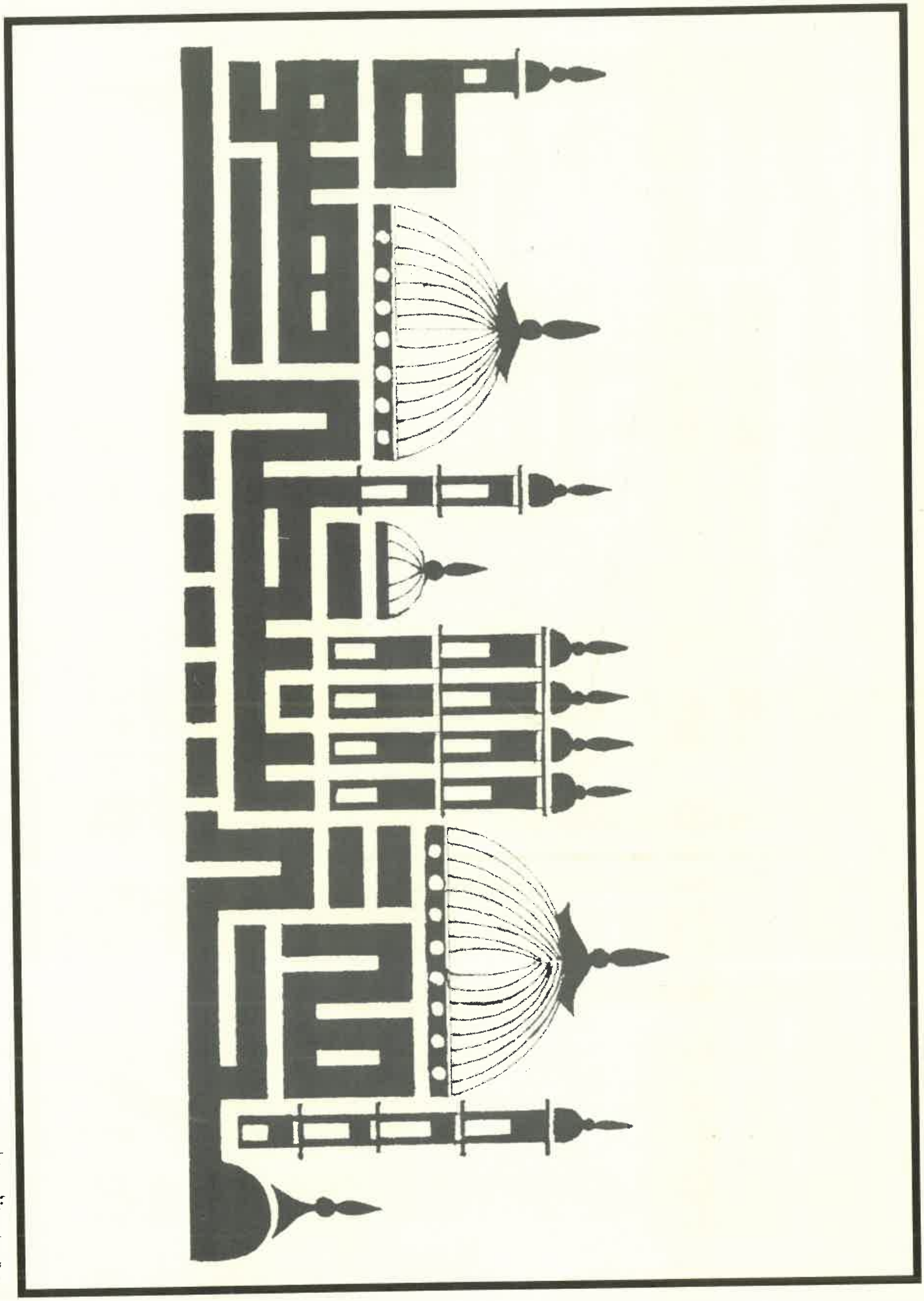

محترمہ بینظیر بھٹو

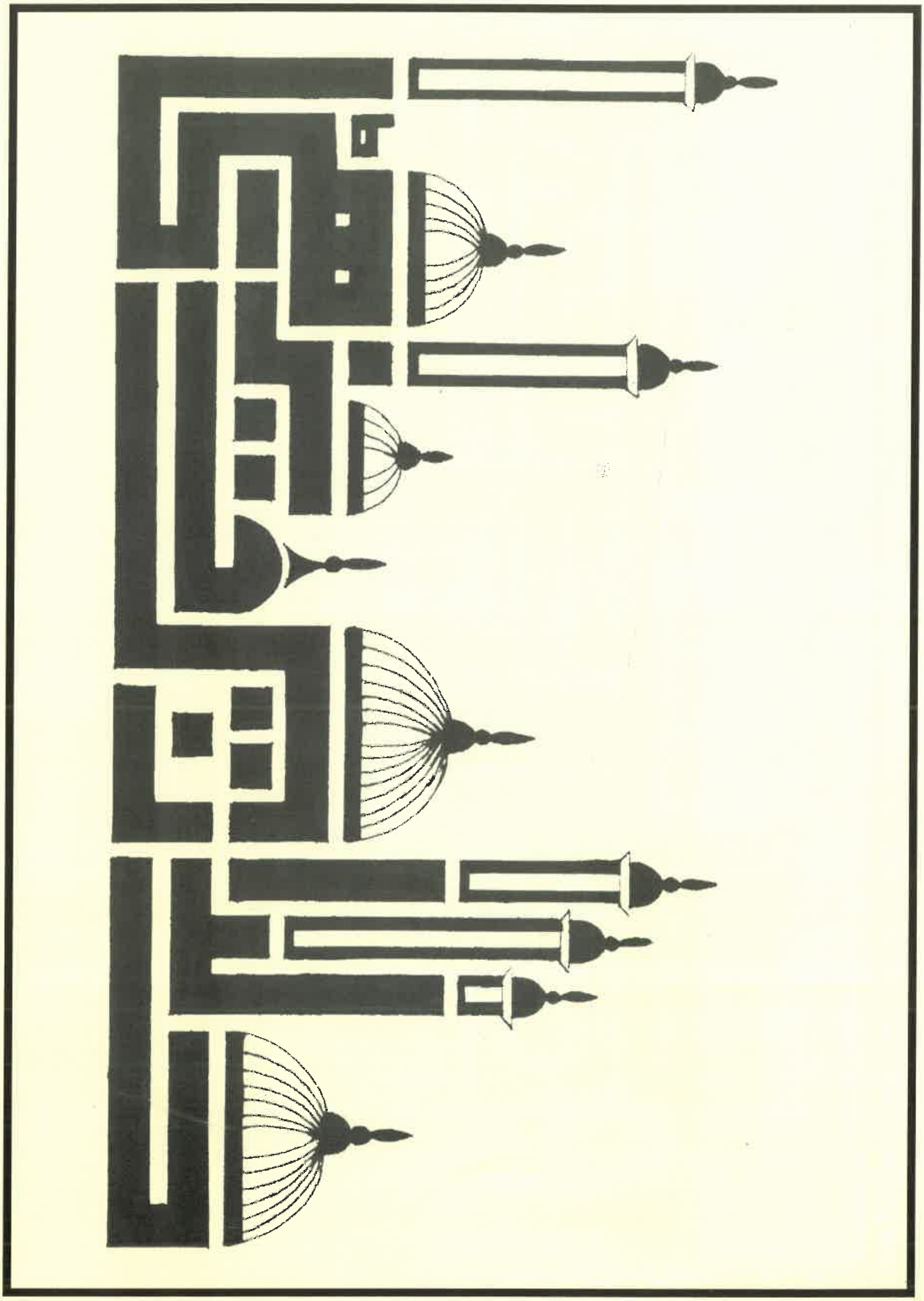

گلزار پرویز بھٹی

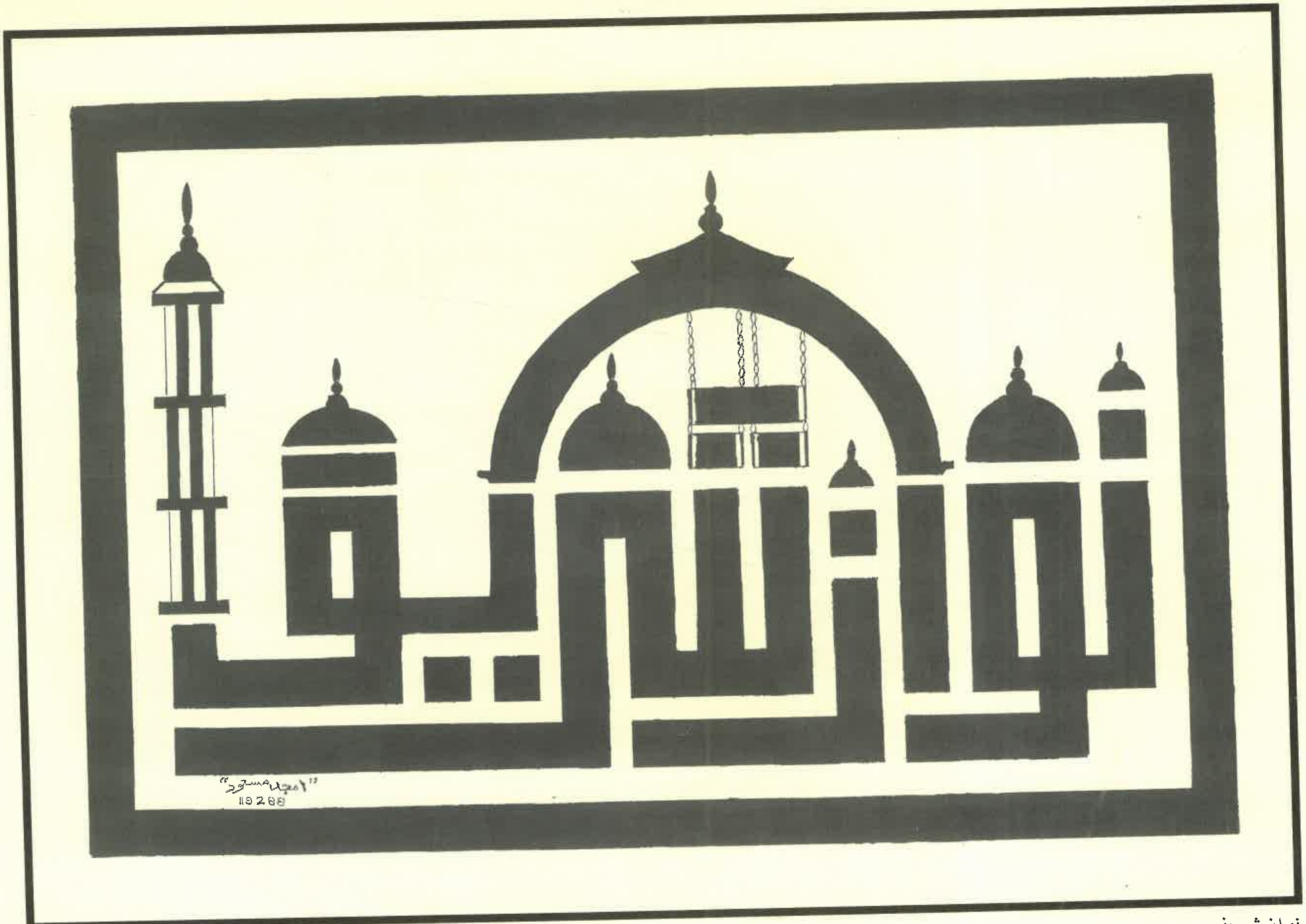

نواز شریف

19 فروری 1988ء

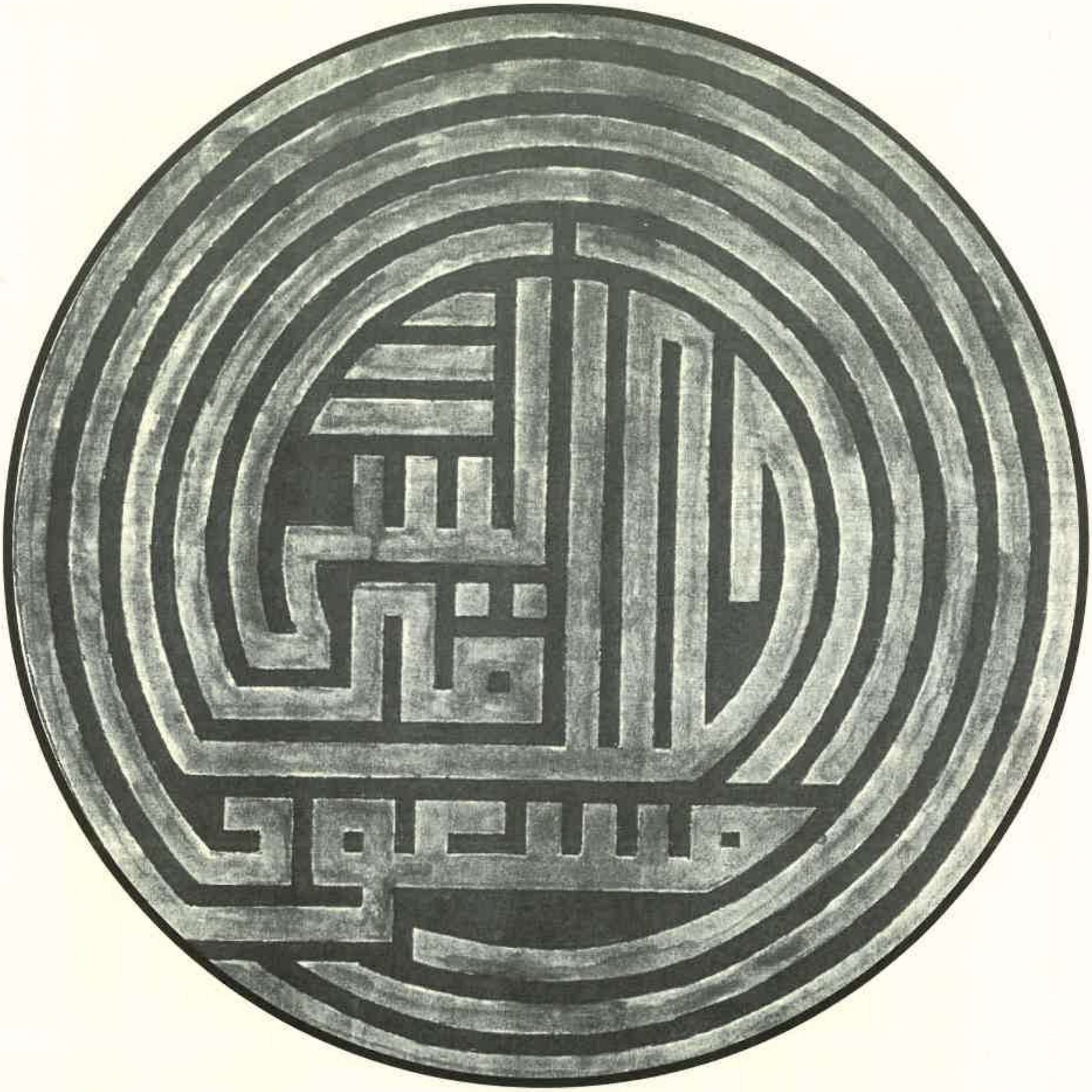

مسعود احمد قریشی

18مارچ1991ء

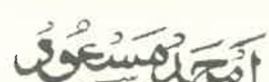

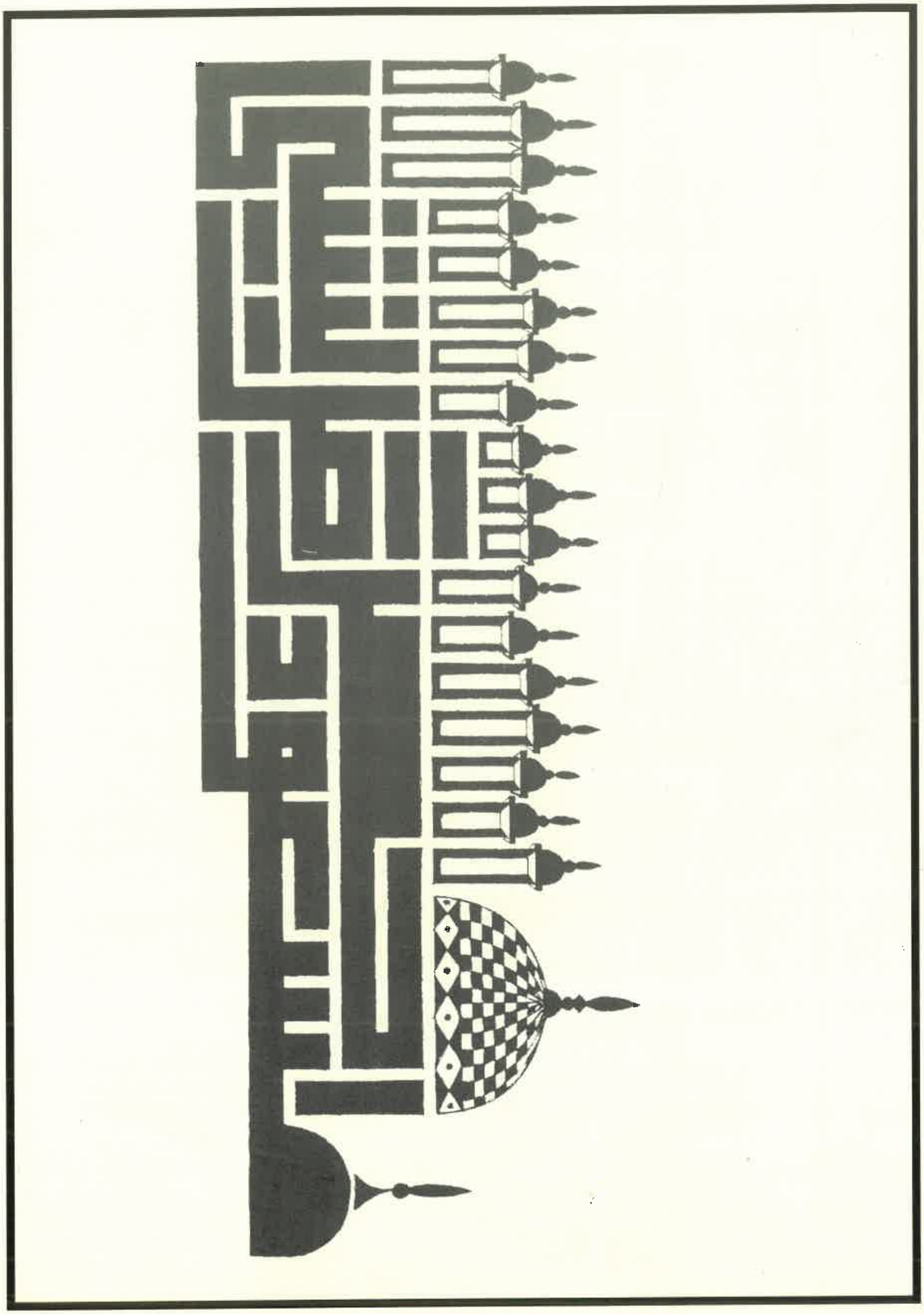

مسعود احمد قريشي

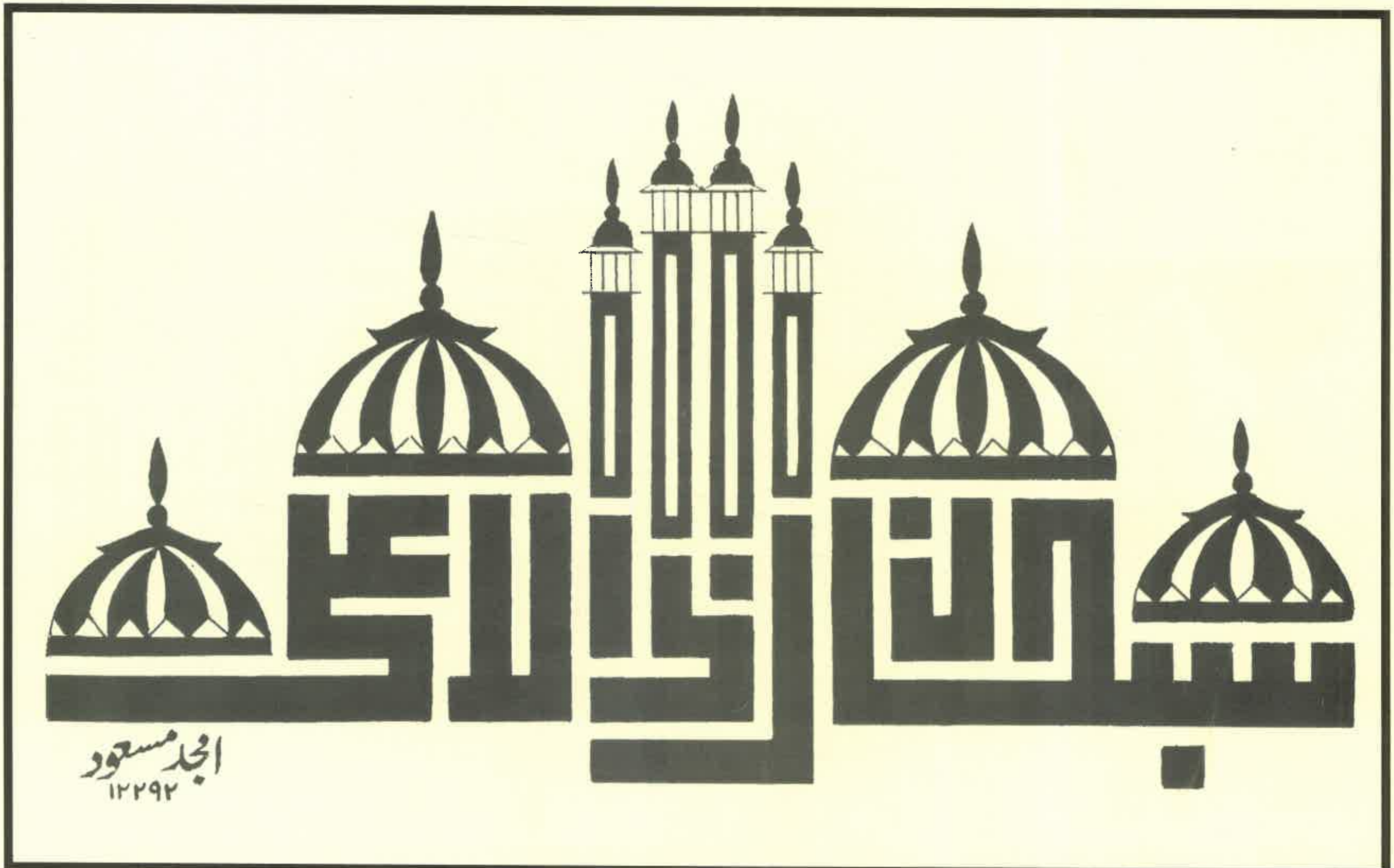

سبحان ربی الاعلی

12فروری1992ء

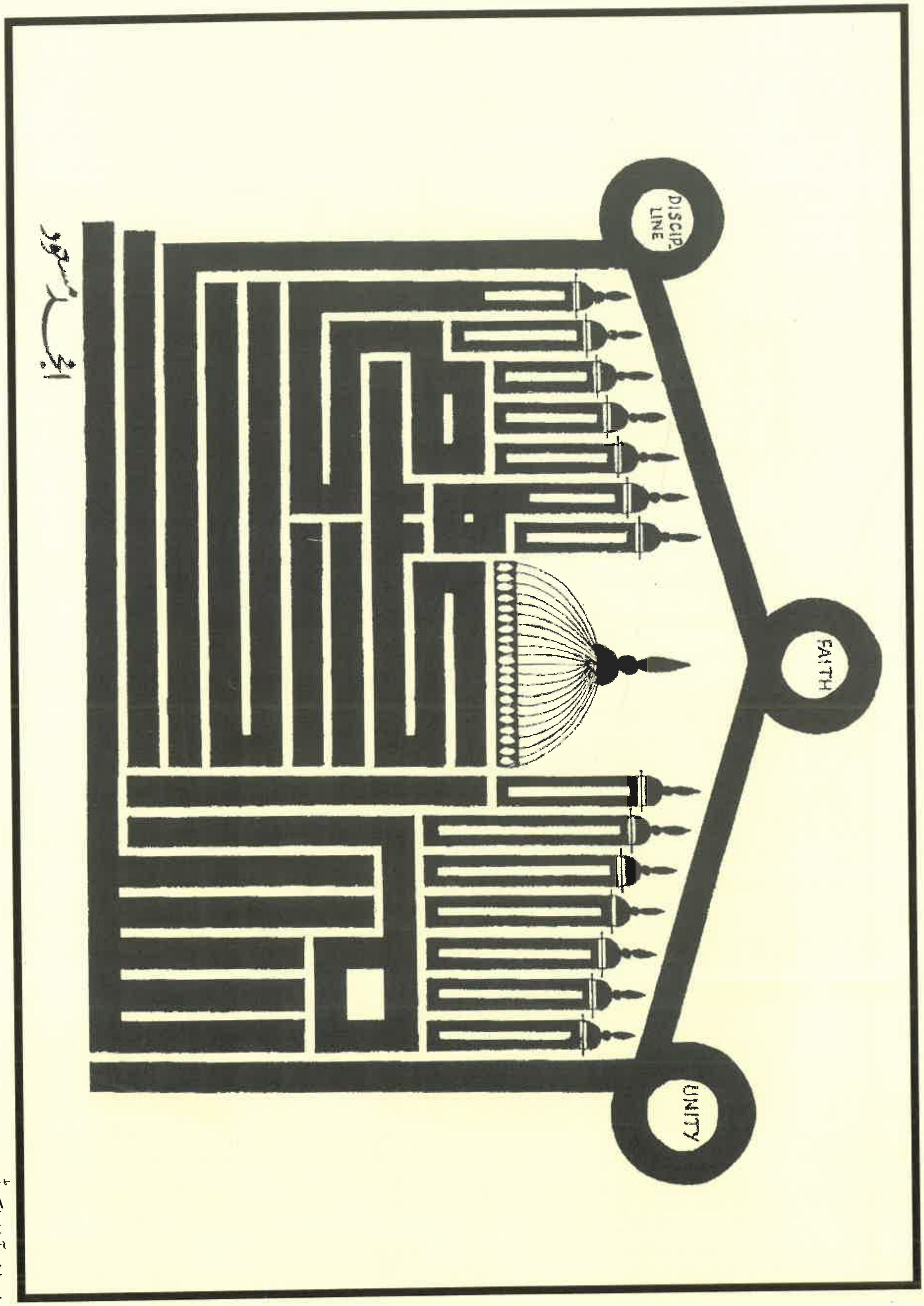
DISCIP. LINE
FAITH
UNITY

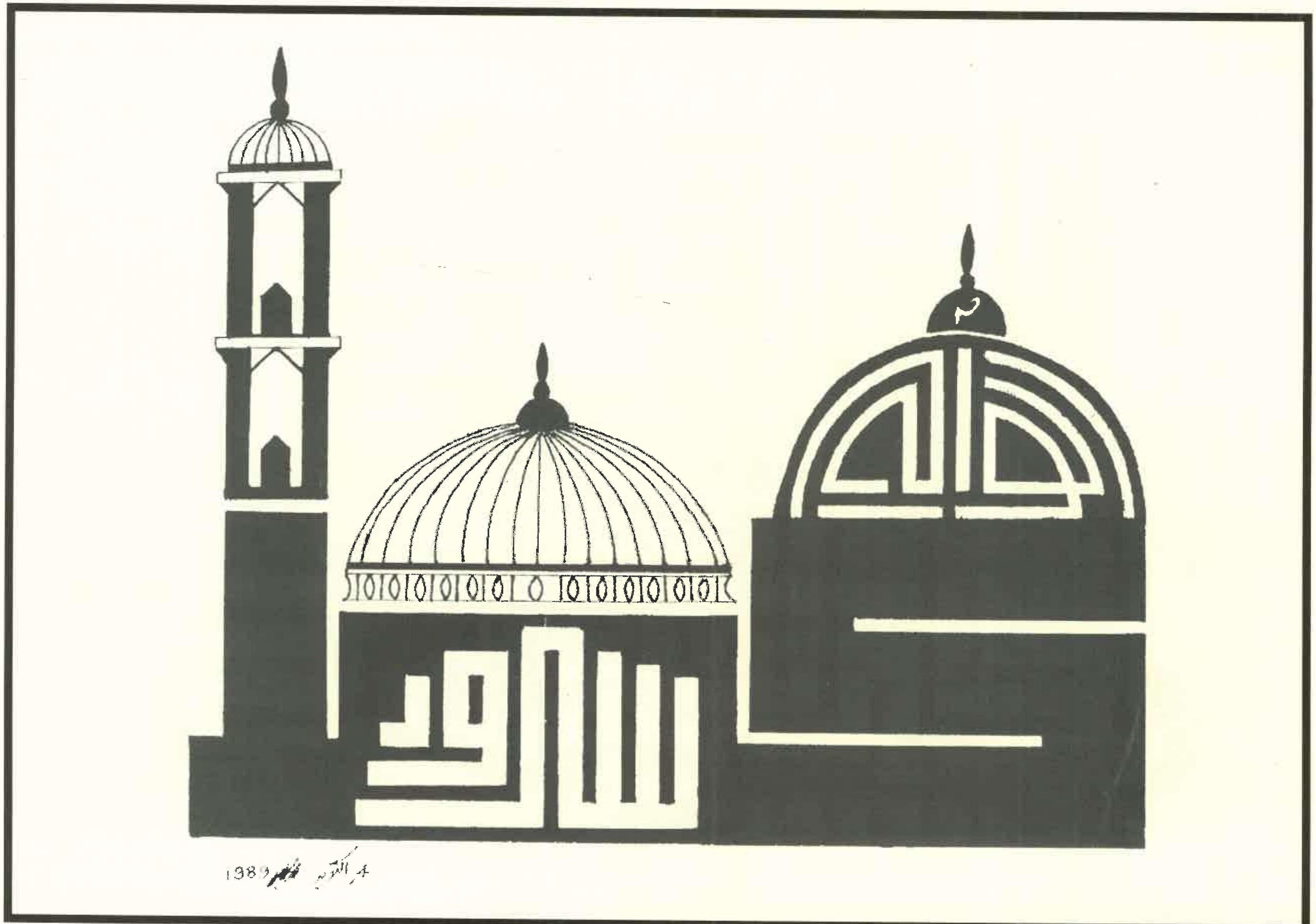

خواجه محمد سرور

4 اکتوبر 1989ء

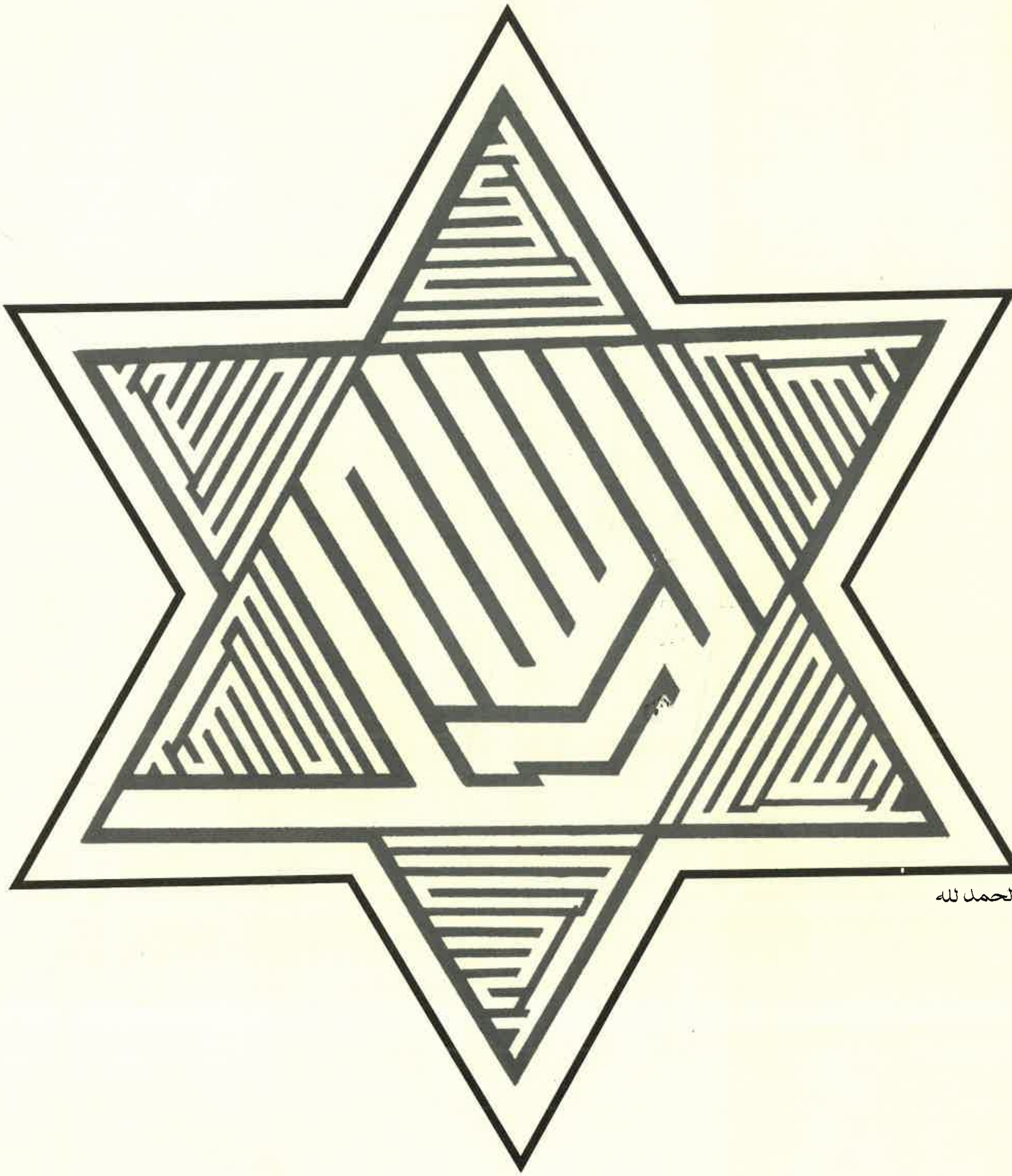

الحمد لله

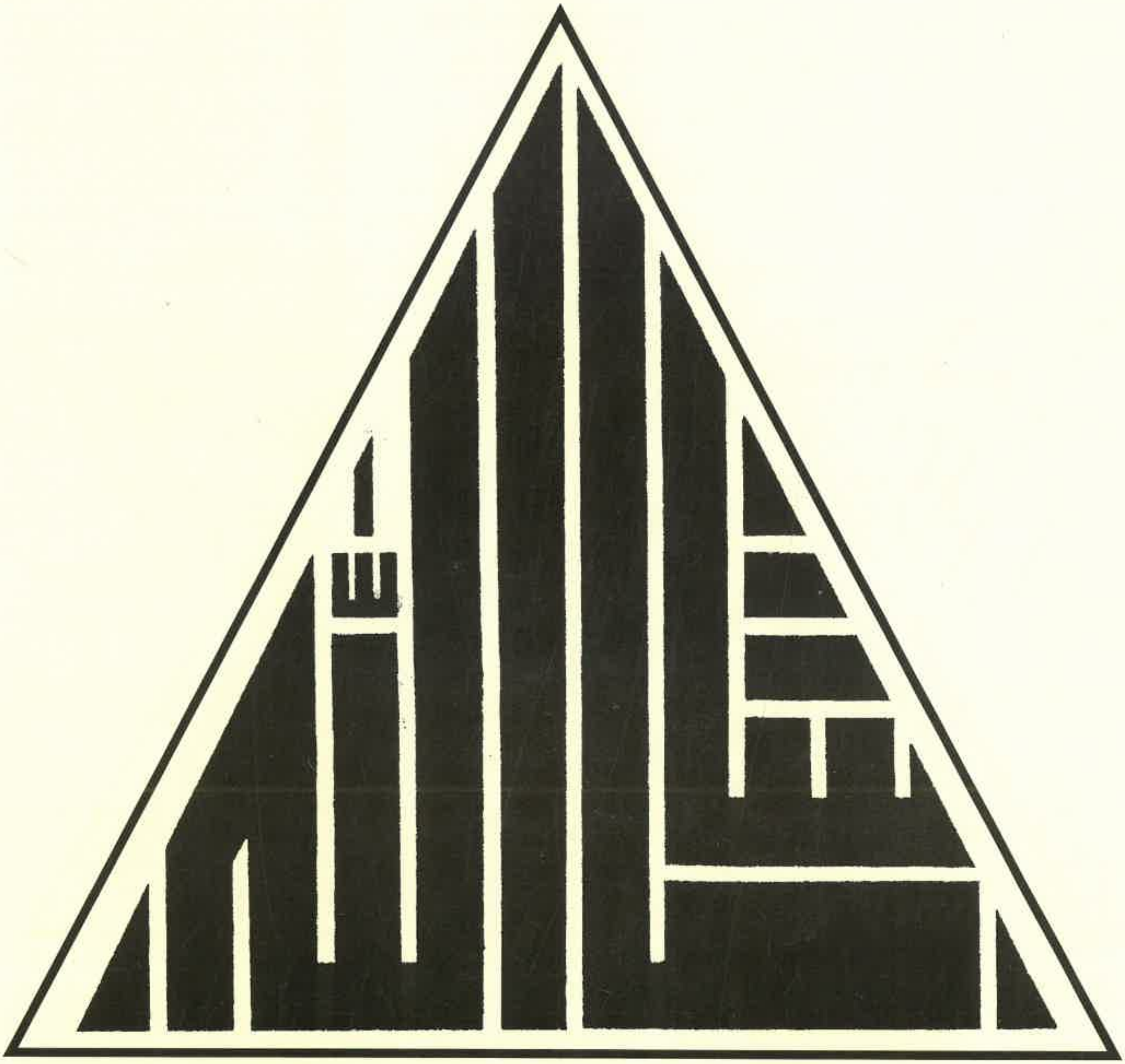

ماشا الله

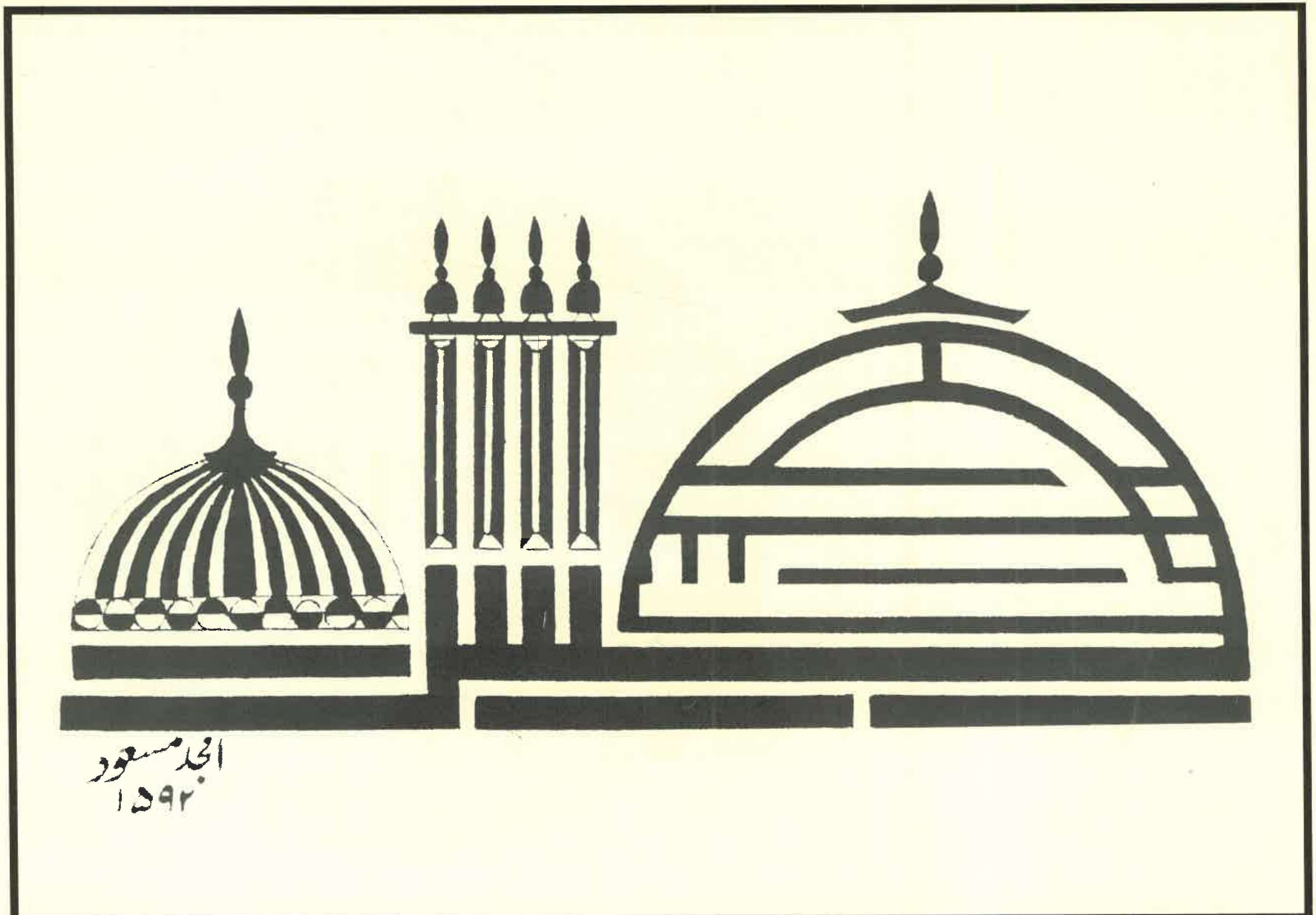

تصدق حسین

یکم مئی 1992ء

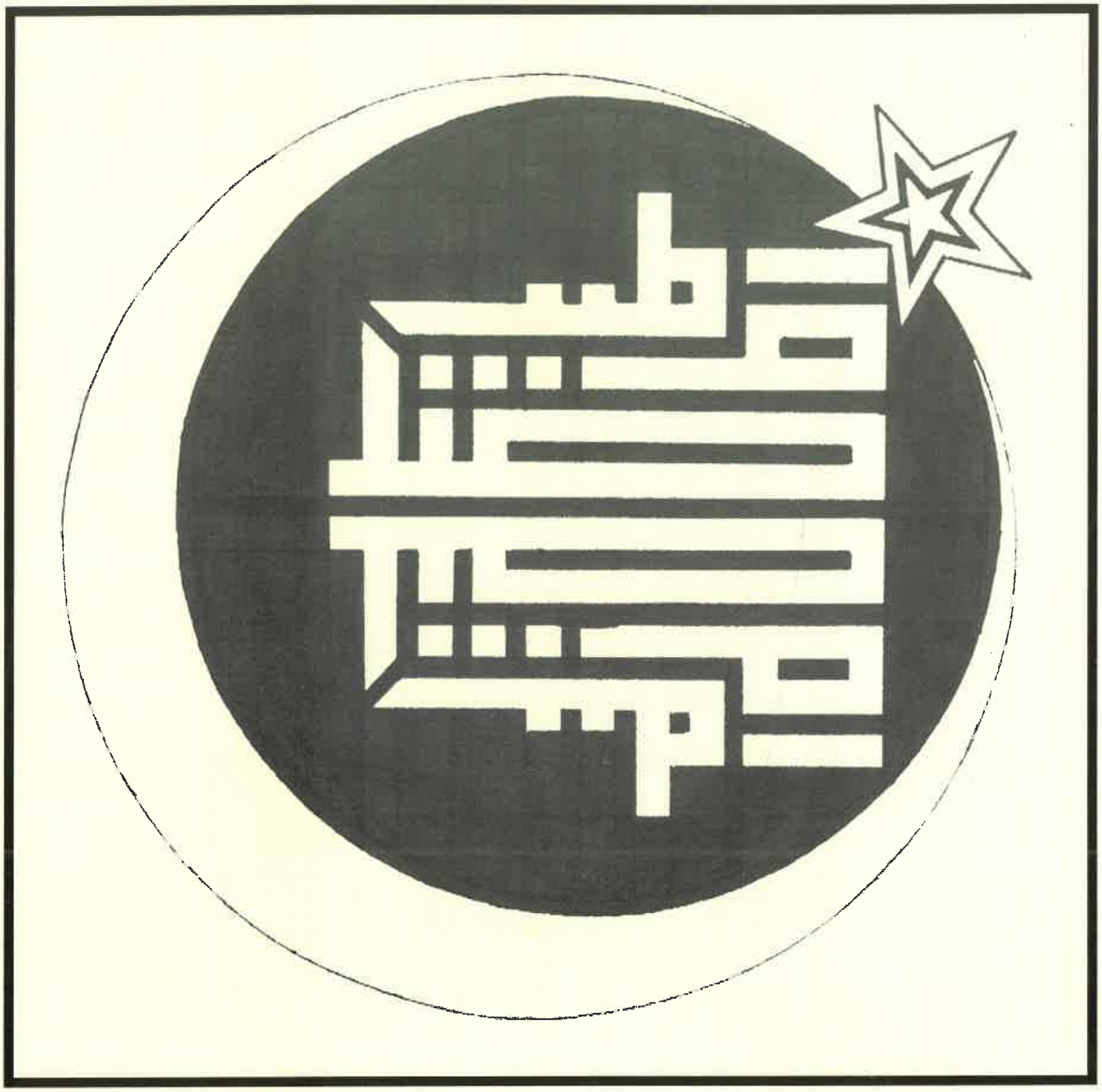

(???)

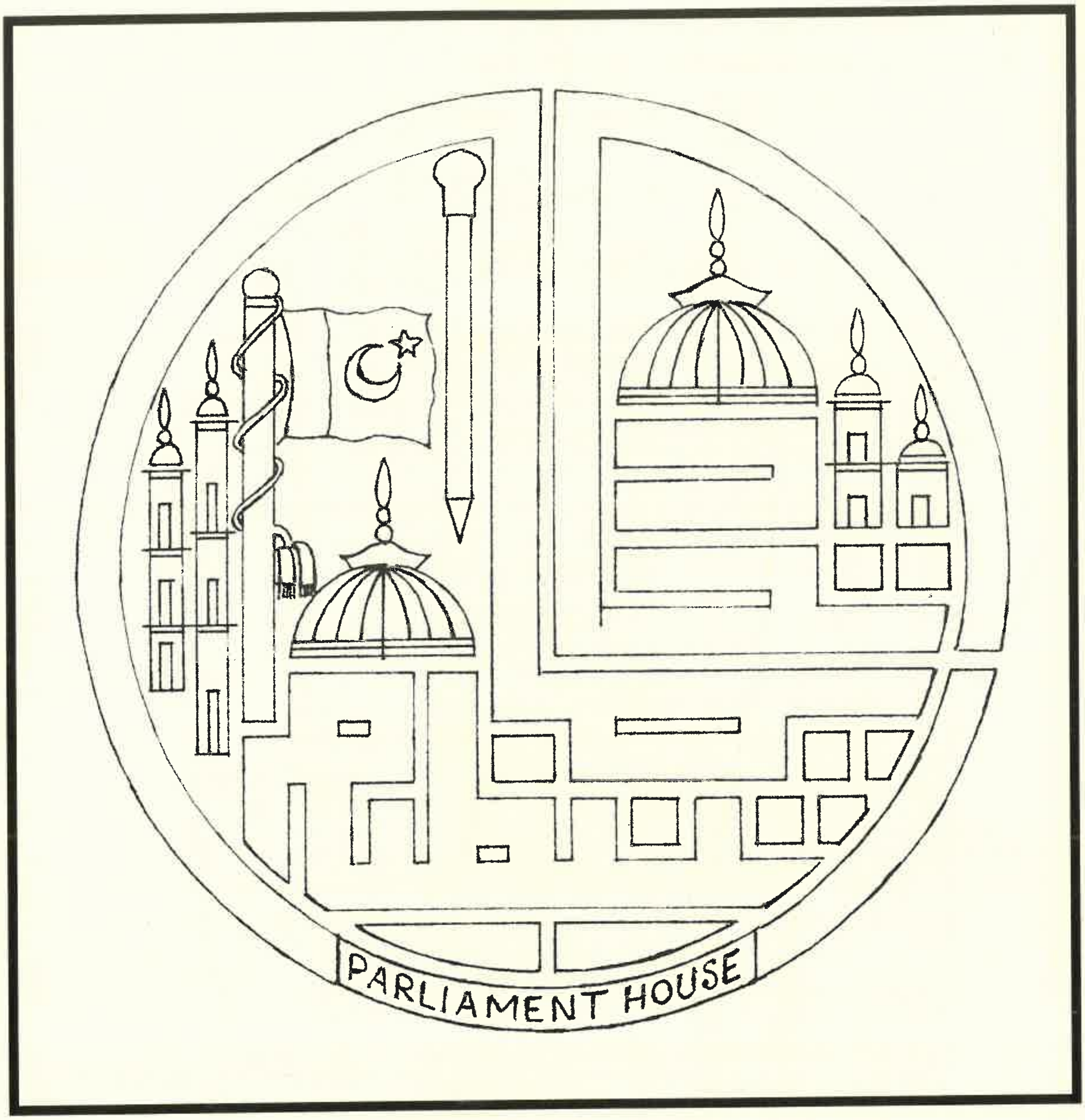

اتحاد ایمان تنظیم

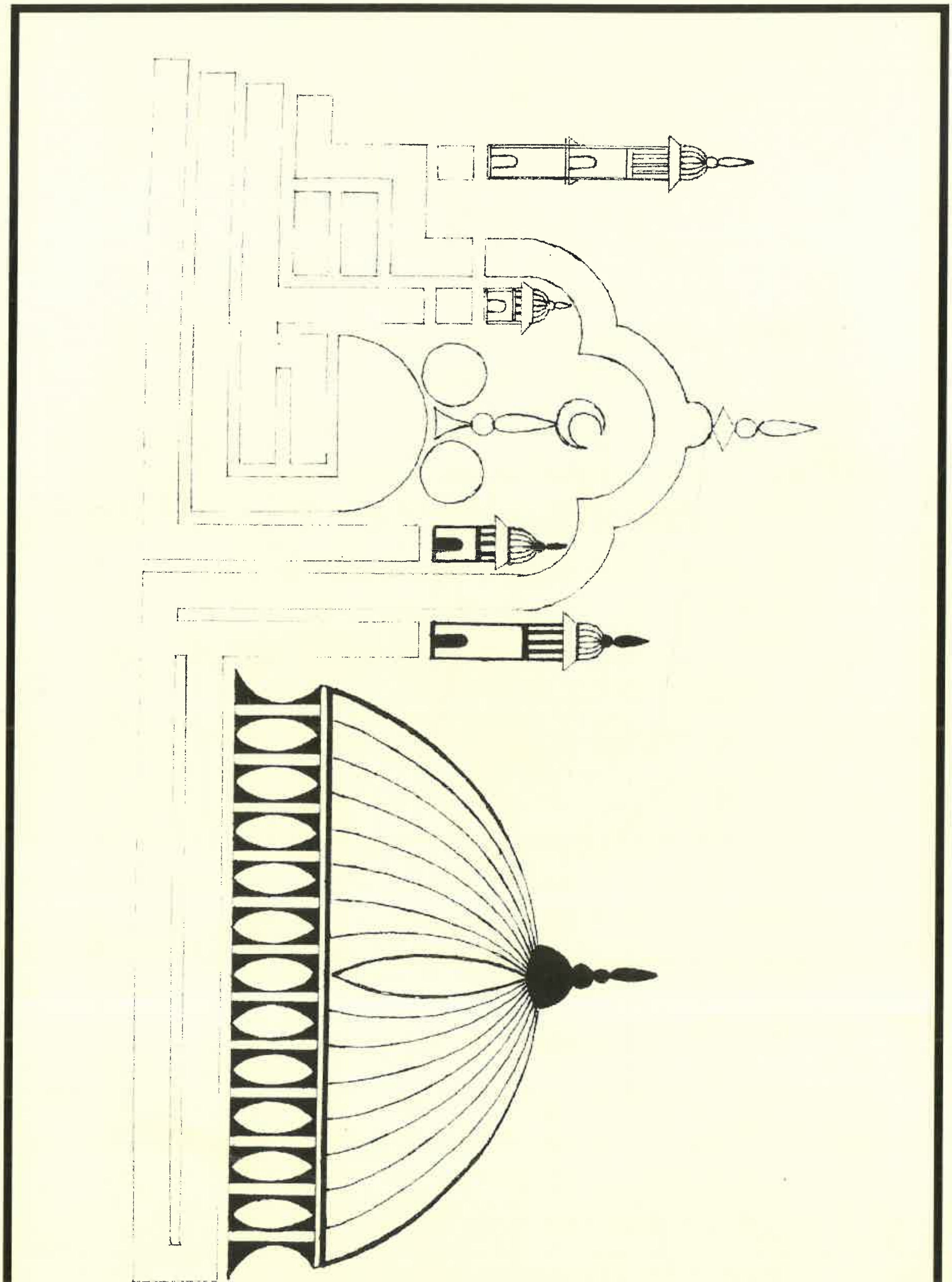

طارق عزيز

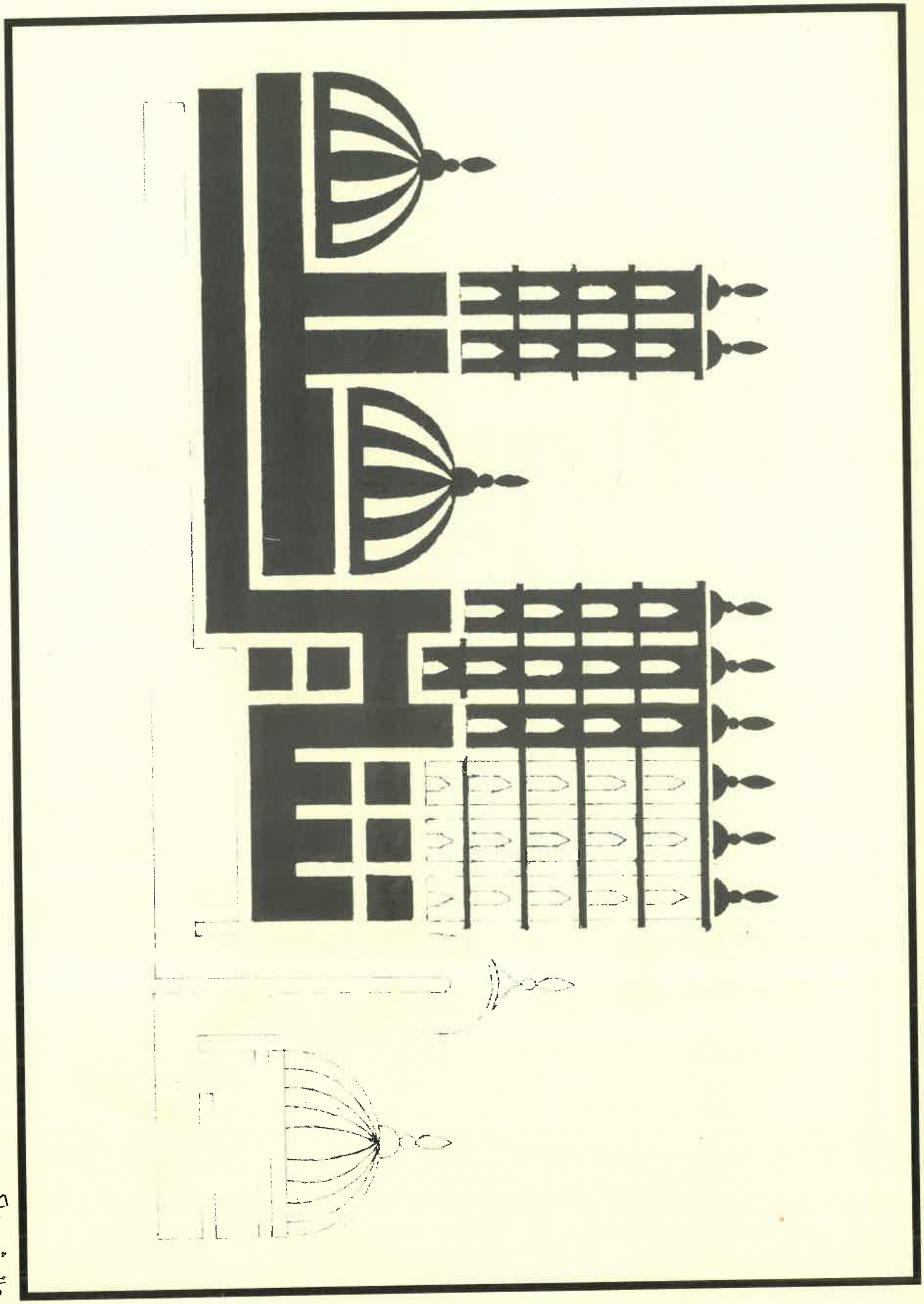

عالم شير ملك

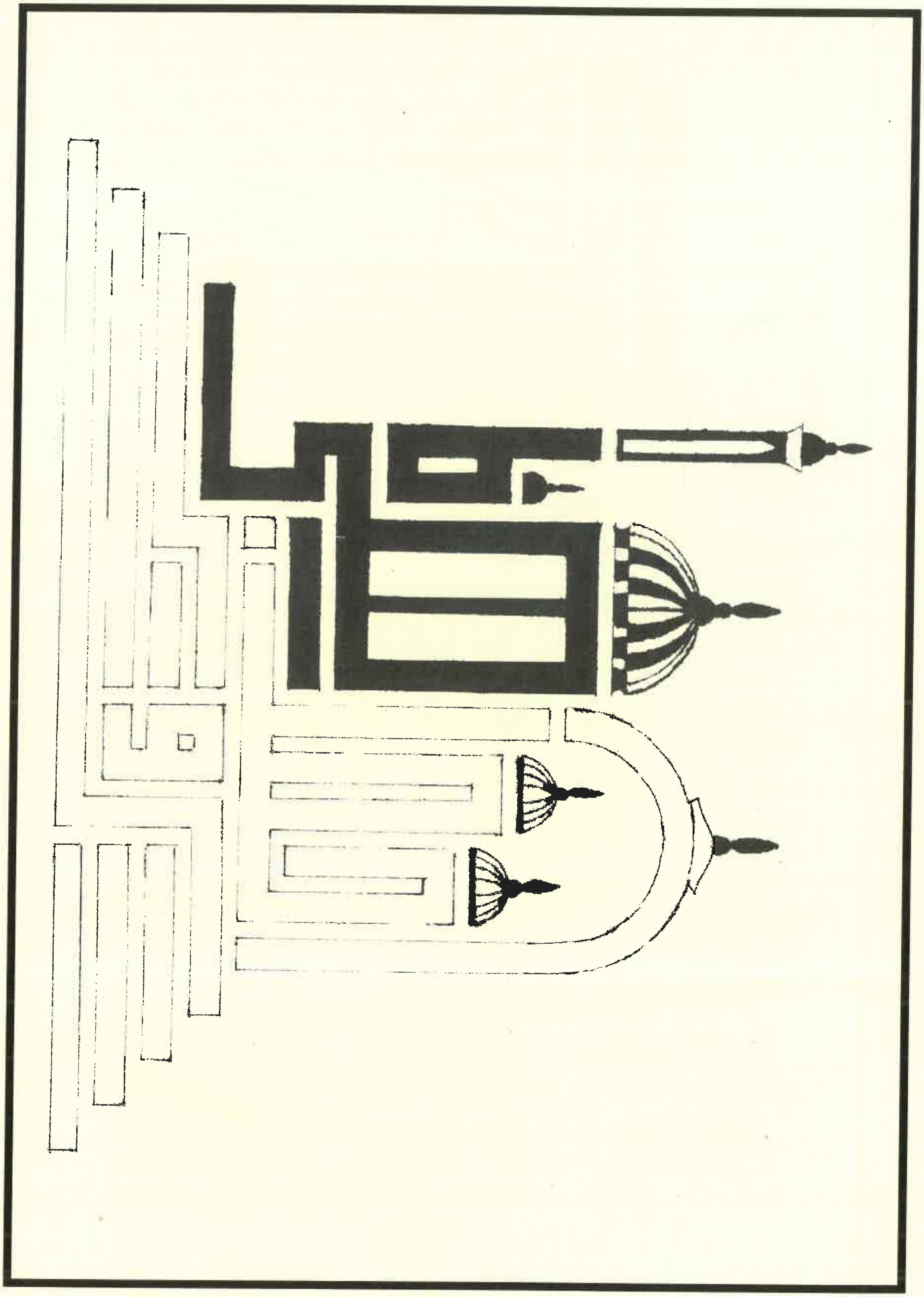

پرویز احمد بیگی

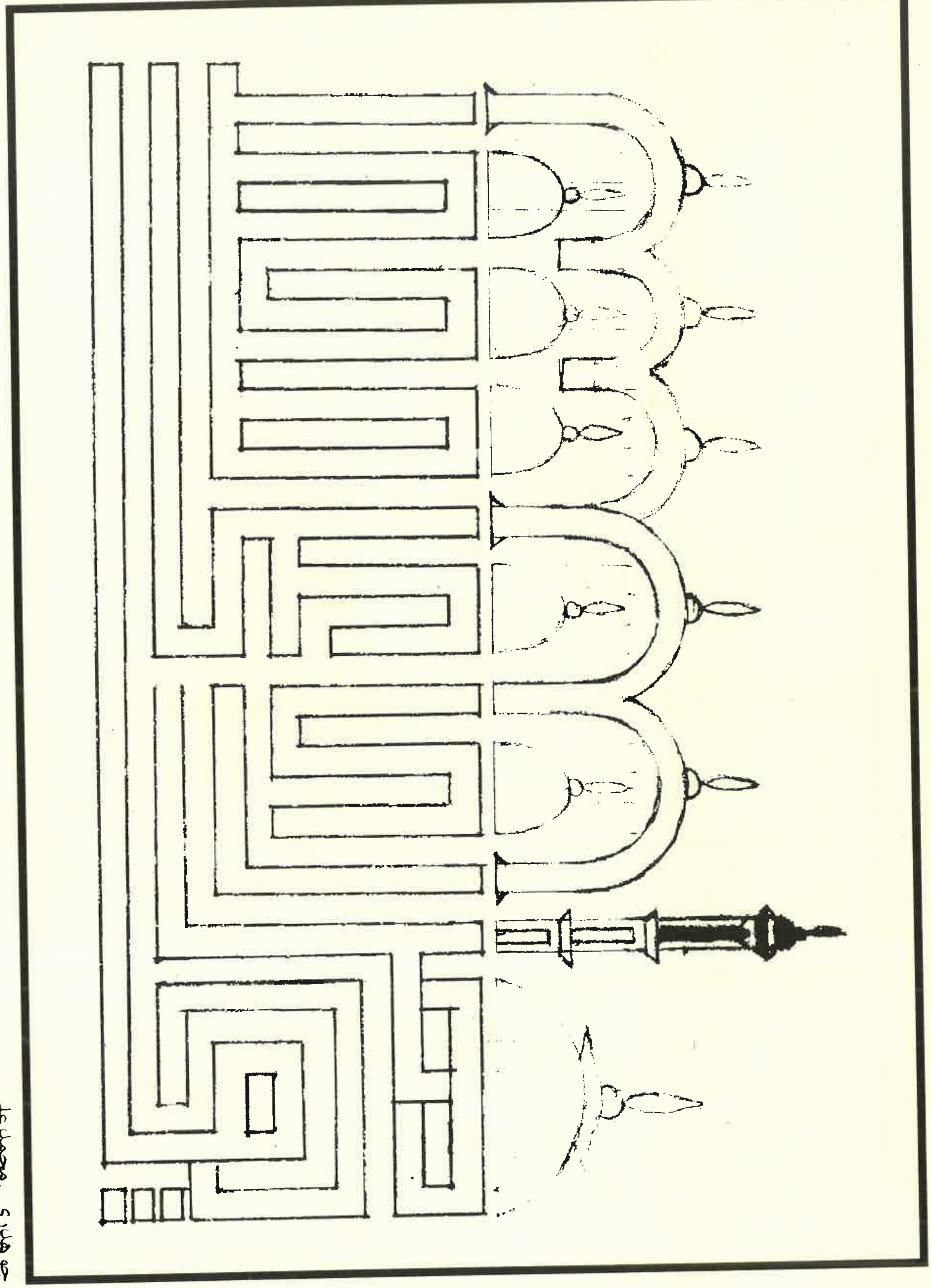

چوهدری محمد علی

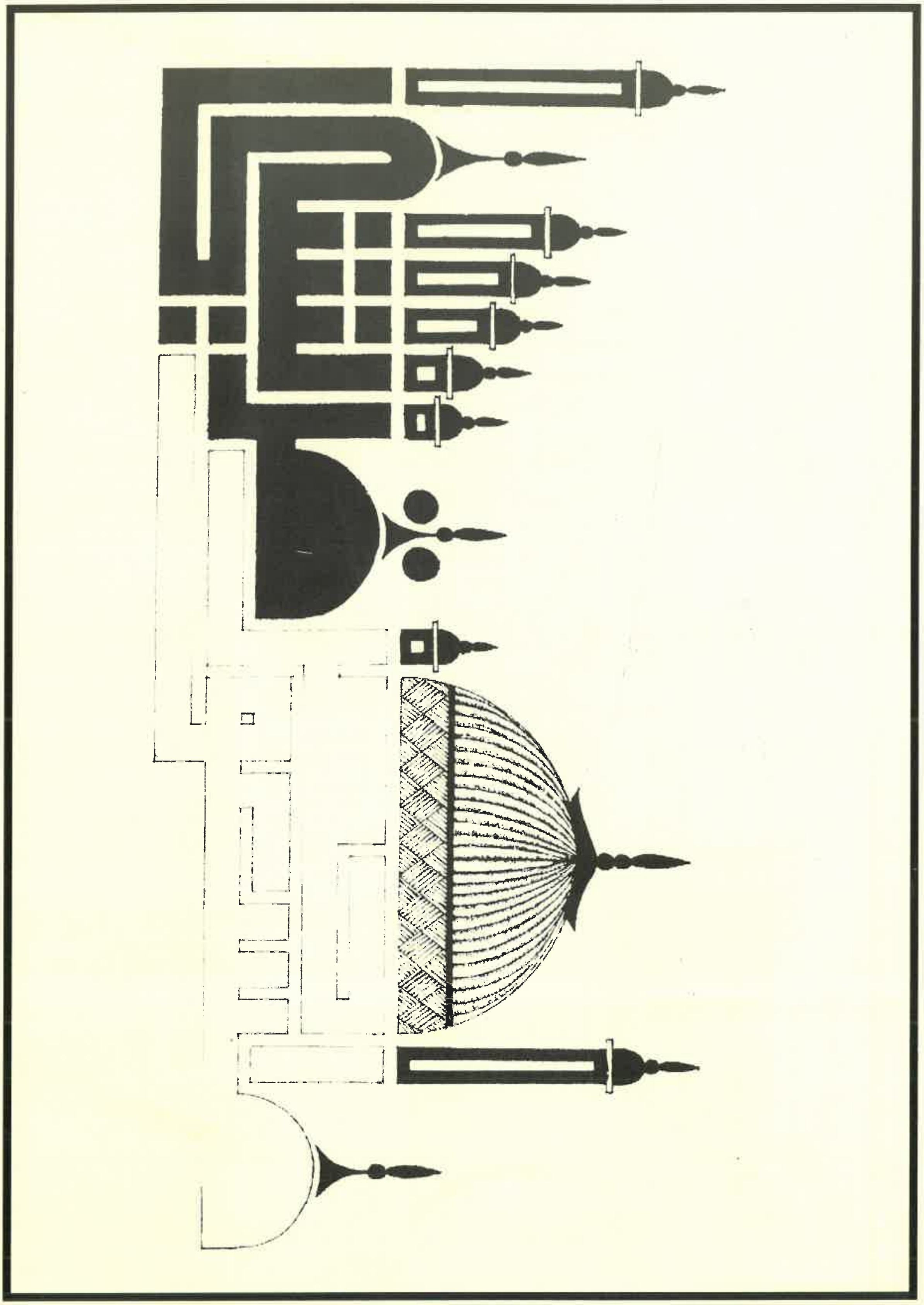

مسعود احمد قريشي

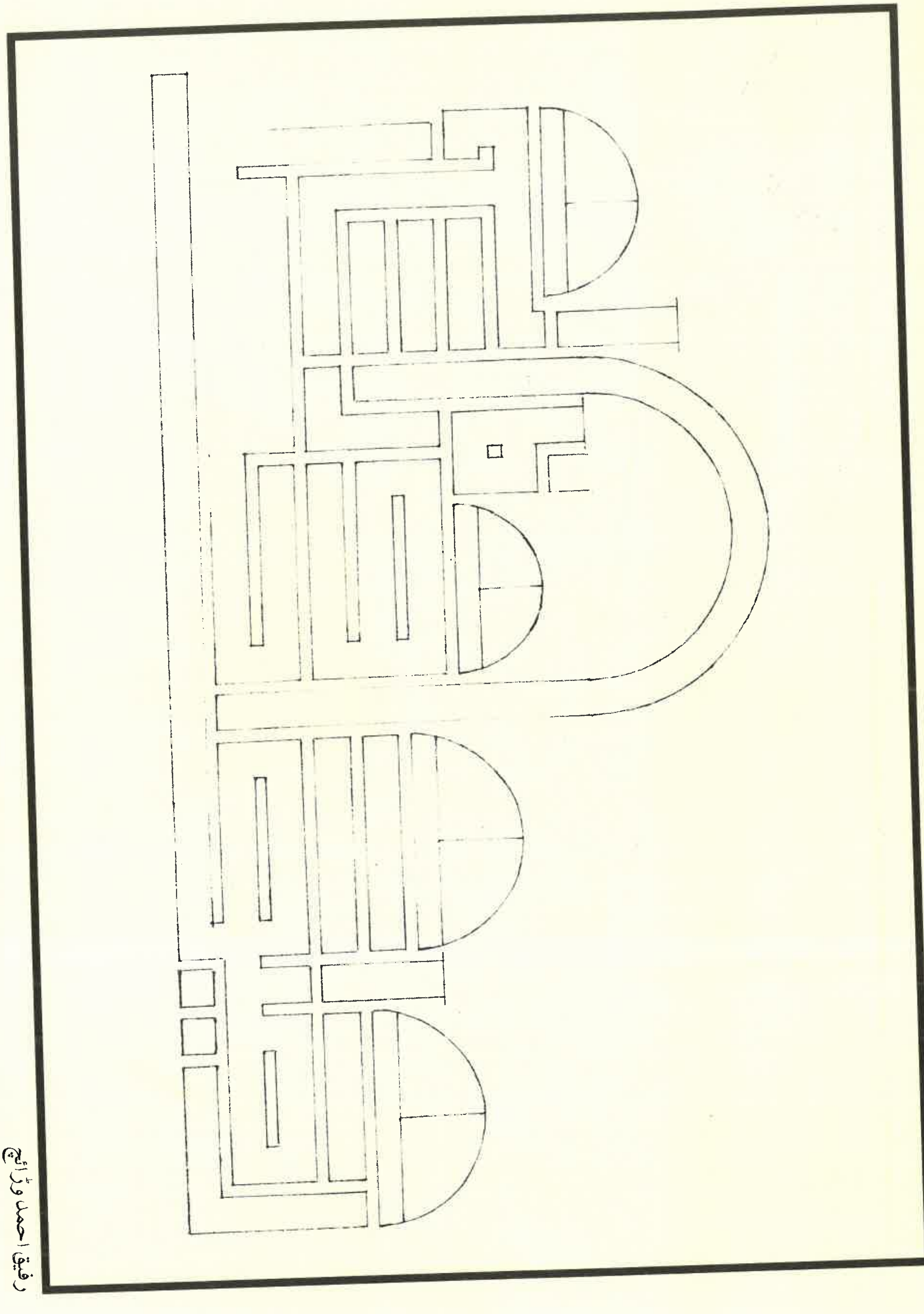

رفيق احمد وزائج

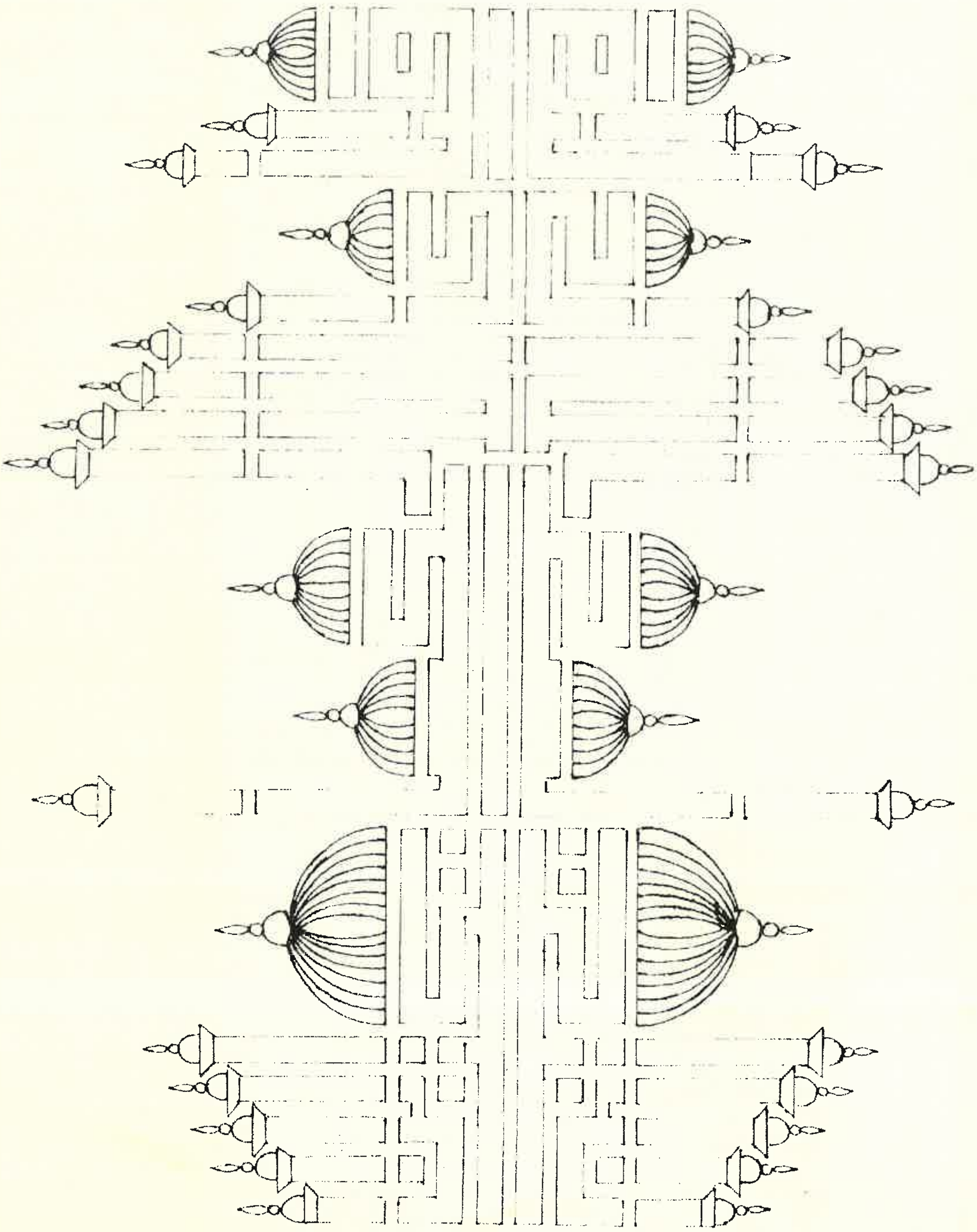

فبأي آلاء ربكما تكذبان

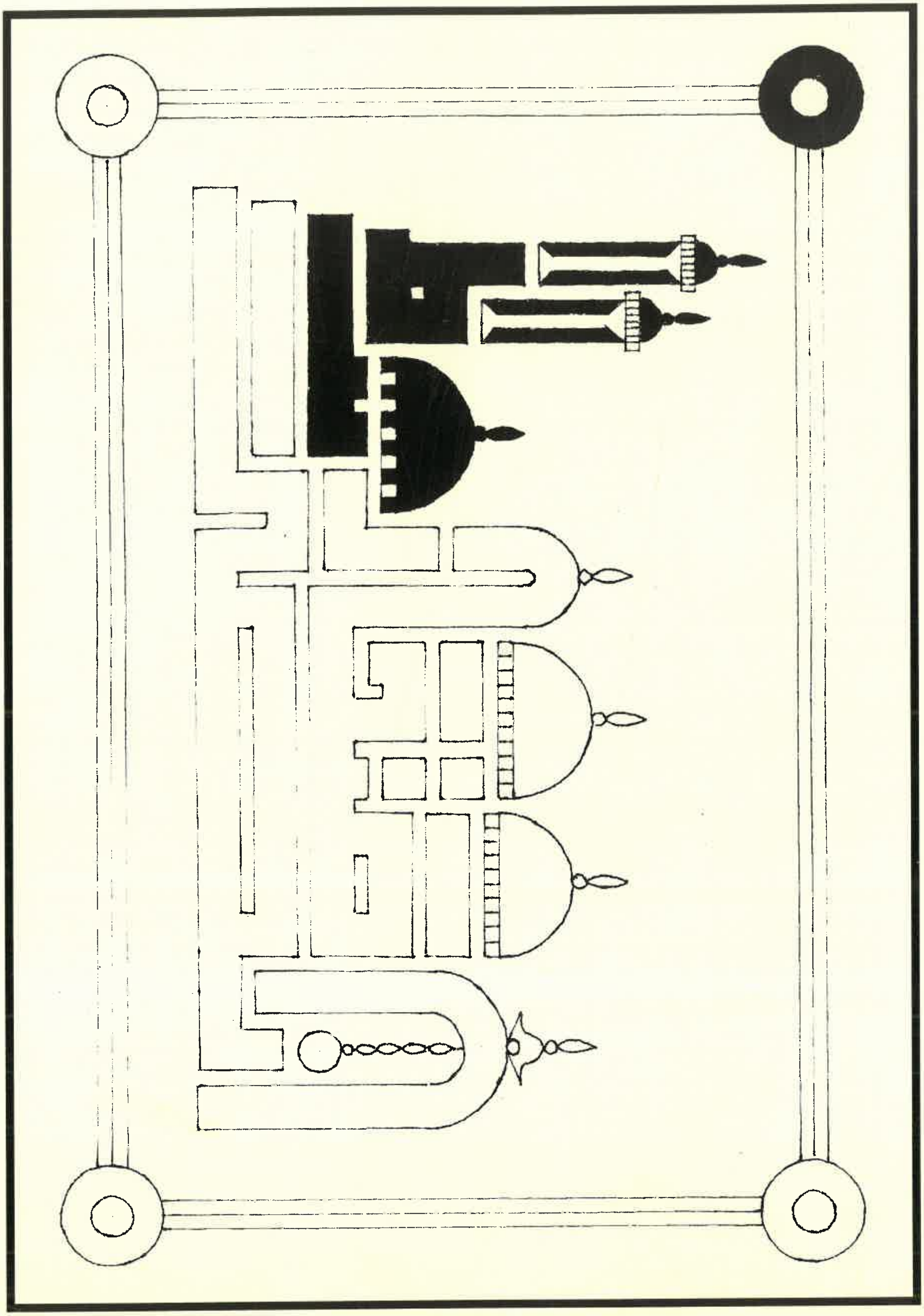

انصر افتخار بٹ

امجد مسعود

انٹرویو: جمیل احمد قریشی ۔ محکمہ تربیت

خطاطی خط سے مشتق ہے۔ خطاطی کو خط کی مصوری کہا جاتا ہے۔ آغاز اسلام ہی سے اسلامی روح کی آئینہ دار رہی ہے۔ اس کی اصل وجہ قلم اور تحریر کی وہ اہمیت ہے جس کا ذکر قرآن پاک کے مختلف مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسلام کے ابتدائی زمانہ ہی سے قرآن مجید کی کتابت ایسے انداز میں شروع کر دی تھی جو اس کے جاودانی حسن کے لیے شایانِ شان تھی۔ اگرچہ اسلوب تحریر میں مرورِ ایام کے ساتھ کچھ مقامی خصوصیتیں بھی شامل ہوتی گئیں۔ بعض دوسری قوموں کی طرح مسلمانوں میں بھی جمالیاتی فن بالعموم دینی جذبوں اور عقیدت کے زیرِ اثر رہا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کی خوشنویسی و خوشنمائی اور آرائش و زیبائش کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے گئے۔ یہ فن عام کتابوں، شعر و ادب کی کتابوں، افسانہ و حکایات کی کتابوں میں بھی استعمال ہوا۔ ایسی کتابوں میں بعض اوقات حسن خط اور تصاویر دونوں کتاب کی آرائش میں قابل قدر اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ مسلمانوں نے تعمیرات میں بھی خطاطی کو برت کر تعمیراتی حسن کا ایک حسین امتزاج تخلیق کیا ہے۔ مختلف اسلامی تعمیرات میں جیومیٹری اور اقلیدس کو سمو کر تجریدی تجربات کیے گئے۔ آج محراب اور قوس اسلامی تعمیرات کا سمبل بن چکی ہیں۔

بعض دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان میں بھی متعدد خطوط میں آیات، احادیث، کلمہ طیبہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور مشاہیر کے اسمائے گرامی اور اشعار و اقوال کو انتہائی خوبصورتی اور حسین انداز میں لکھا گیا۔ پاکستانی خطاط نے اپنی اعلیٰ صلاحیتیں صرف کر کے اسلامی خطاطی کو نقطۂ کمال اور ایک برتر فن کے درجے تک پہنچا دیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستان کے ہر خطاط کا خطاطی کا انداز جداگانہ اور منفرد ہے۔ تاہم ان میں آیات

امجد مسعود

کا استعمال اور محرابی نقوش جیسی اسلامی علامات کا استراک پایا جاتا ہے۔

پاکستان کے ممتاز خطاطوں میں خطاط العصر حافظ یوسف سدیدی، نفیس رقم، اسلم کمال اور صادقین شامل ہیں۔

بینک دولت پاکستان میں جہاں دیگر شعبہ ہائے زندگی میں کمال فن رکھنے والے افراد موجود ہیں، وہاں ایسے فنکاروں کی بھی کمی نہیں جو مصوری اور خطاطی کے میدان میں گہری بصیرت رکھتے ہیں۔ ہمارے لاہور آفس کے ایک ساتھی جناب امجد مسعود بھی انہی میں شامل ہیں۔

امجد مسعود نے خطاطی کا اپنا ایک نیا انداز تخلیق کیا ہے۔ جو خاص انہی سے مخصوص ہے اور جو دیگر خطاط کرام کے انداز سے مختلف اور منفرد ہے۔

بینک دولت پاکستان کے محکمہ تربیت (مرکزی نظامت) سے منسلک جناب جمیل احمد قریشی کو اس فنکار کی پذیرائی کا شوق لاہور آفس کی نئی اور خوبصورت عمارت کی چوتھی منزل پر لے گیا، جہاں شعبہ انضباط مبادلہ زر میں جناب امجد مسعود کام کرتے ہیں۔ اب آگے کا حال ان کی زبانی سوالاً جواباً انداز میں ملاحظہ فرمایئے۔

س۔ آپ اپنا مختصر تعارف کروادیجیے تاکہ میرے علاوہ باقی تمام قارئین بھی آپ سے متعارف ہو جائیں؟

ج۔ میں بینک دولت پاکستان لاہور آفس میں فرائض منصبی ادا کر رہا ہوں اور شعبہ

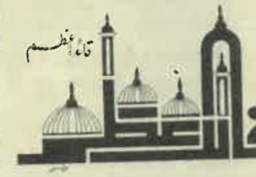

زرمبادلہ سے منسلک ہوں۔ اسٹینو گرافر کی حیثیت سے ملازمت شروع کی اور آج کل میں افسر گریڈ III ہوں۔

س۔ سنا ہے فن خطاطی آپ کو ورثہ میں عطا ہوا ہے؟

ج۔ جی ہاں، آپ نے درست سنا ہے۔ میرے

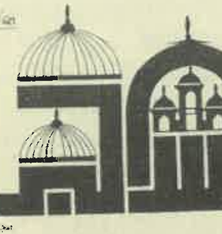

امجد مسعود

والد محترم بھی ایک معروف کاتب تھے اور طویل عرصے تک خوشنویسی کے شعبے سے منسلک رہے۔ قلم کی کاٹ اور قلم کے ذریعے کانٹ چھانٹ کو قریب سے دیکھنے میں

امجد مسعود

ہوتے ہوئے بچپن ہی سے دیکھا۔ میرے اندر کا فن کار اس کا بغور مطالعہ کرتا رہا مگر والد صاحب نے اس پیشے سے منسلک ہونے کے بارے میں کچھ ہمت افزائی نہیں کی۔ لہٰذا والد صاحب سے باقاعدہ شاگردی جیسے اعزاز سے محروم رہا لیکن پھر بھی انہیں شعوری طور پر اپنا استاد مانتا ہوں۔ کیوں کہ میں نے ان سے لاشعوری طور پر تربیت حاصل کی ہے۔

س۔ آپ پر اپنے شوق کا انکشاف کب اور کیسے ہوا؟

ج۔ یوں سمجھ لیجیے بھائی جمیل کہ خوشنویسی کے شوق کا احساس تو قلم پکڑتے ہی ہو گیا تھا۔ اور اسے فن خطاطی کے ابتدائی مراحل میں شامل کرنا بے جا نہ ہوگا۔ شروع شروع میں اپنی کتابوں کاپیوں کے اوراق کو سنوارتا رہا۔ دوست احباب کے نام مختلف انداز سے سجاتا رہا۔ بالآخر دوست احباب اور دل مضطرب کے اصرار پر باقاعدہ خطاطی کا آغاز ۱۹۸۰ء سے کیا۔

س۔ آپ نے کسی کی باقاعدہ شاگردی اختیار کی ہے؟

ج۔ جی نہیں۔ کسی کی شاگردی اختیار کرنا مزاج

کے خلاف تھا کیونکہ اس فن سے متعلق معروف شخص میرے گھر پر موجود تھا۔ انہی سے جو کچھ اخذ کر سکتا تھا، وہ کیا۔

س۔ کسی خاص مکتب فکر سے آپ متاثر ہیں؟

ج۔ میں ہر اس مکتبۂ فکر سے متاثر ہوں جس کی اساس ہمارے مذہب اسلام پر رکھی گئی ہو۔ اگر میں اپنے فن کو قرآن پاک کی خطاطی کے لیے وقف کردوں تو میری پوری زندگی اس مقدس کتاب کو خطاطی کے قالب میں ڈھالنے کے لیے ناکافی ہوگی۔ آپ میرے تمام فن پاروں میں اسلامی طرز کو نمایاں دیکھیں گے۔ ویسے میں صادقین کی خطاطی سے زیادہ متاثر ہوا۔ جو کہ صرف بسم اللہ کو کئی [illegible] کر چکے ہیں۔

س۔ آپ [illegible] ن پاروں کی نمائش کب کروائیں گے؟

ج۔ [illegible] تا ہوں کہ پہلے میری ملکی سطح پر [illegible] ئی جائے۔ پھر مجھے بین الاقوامی [illegible] ری دنیا کے خطاطوں کے مقابل [illegible]

[illegible] ئی میرا ایک ڈیزائن جو پارلیمنٹ ہاؤس [illegible] سرکاری سطح پر قبولیت کی منزل [illegible] اسلام آباد گیا ہوا ہے۔ اس کی قدر [illegible] میرے فن کو جلا بخشے گی۔ انشاءاللہ وہ دن [illegible] رہا ہے کہ جب دیگر اسلامی ممالک میں میری خطاطی کا چرچا ہوگا۔ اگر کسی اسلامی ملک نے مجھے اپنے فن کی نمائش کی دعوت دی تو میں اسے اہم فریضہ سمجھتے ہوئے لبیک کہوں گا۔

س۔ اب آپ اپنے قارئین اور اپنے پرستاروں کے لیے کوئی پیغام دیں گے؟

ج۔ جب بھی کبھی آپ یا میرے فن کے پرستار کسی جگہ پر فن خطاطی کے فن پارے دیکھیں تو پہلے رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے ہمیں قرآن کریم کا عظیم اور مقدس تحفہ عطا کیا۔ پھر قرآن کریم کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔ اور آخر میں میری خطاطی کے حق میں دعا کریں کہ وہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔

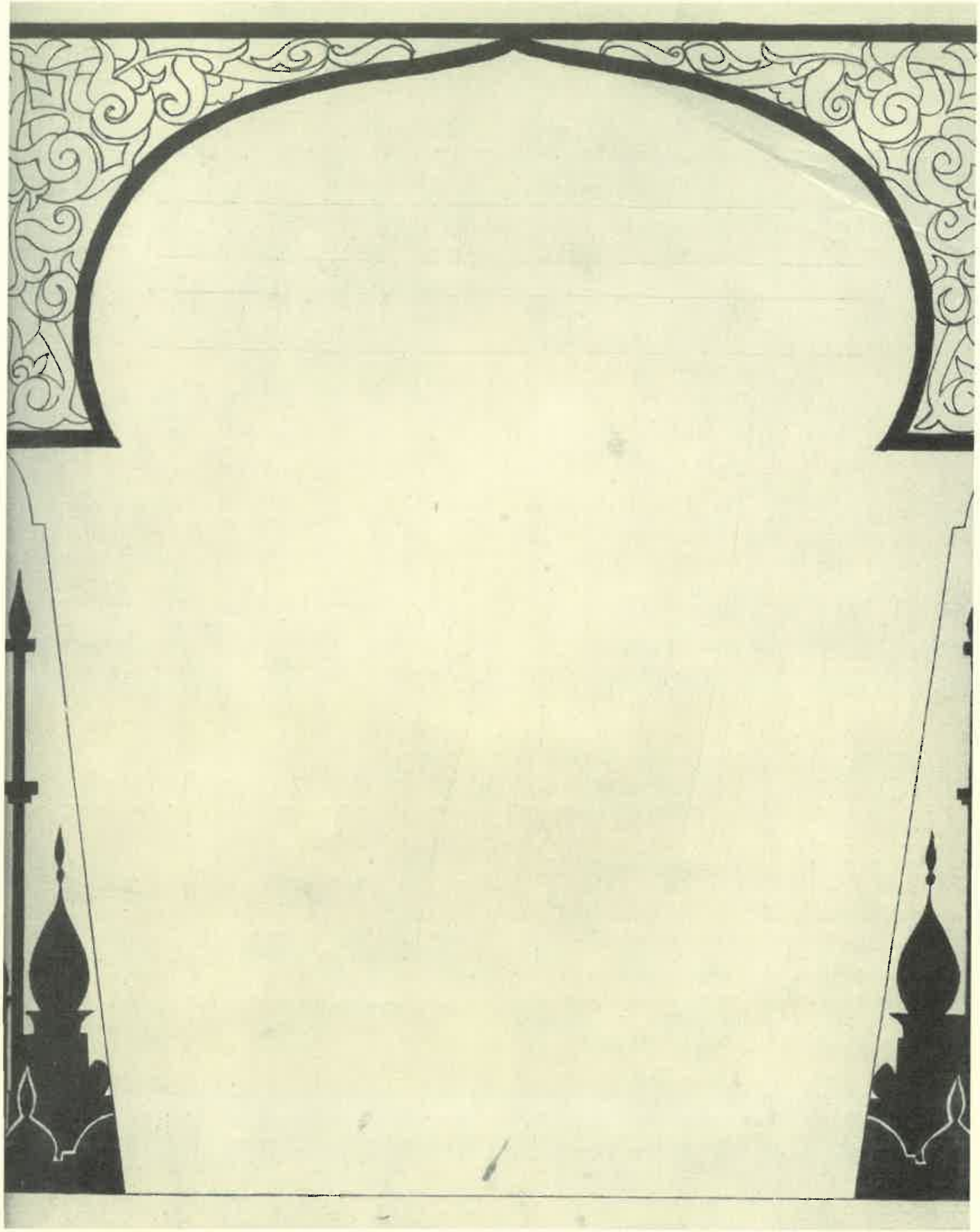

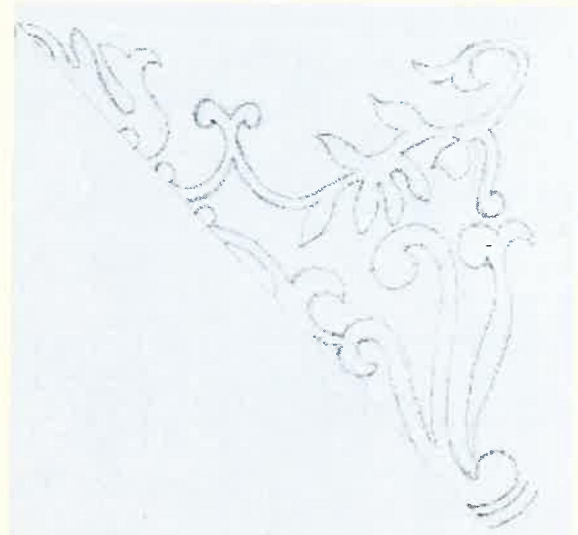

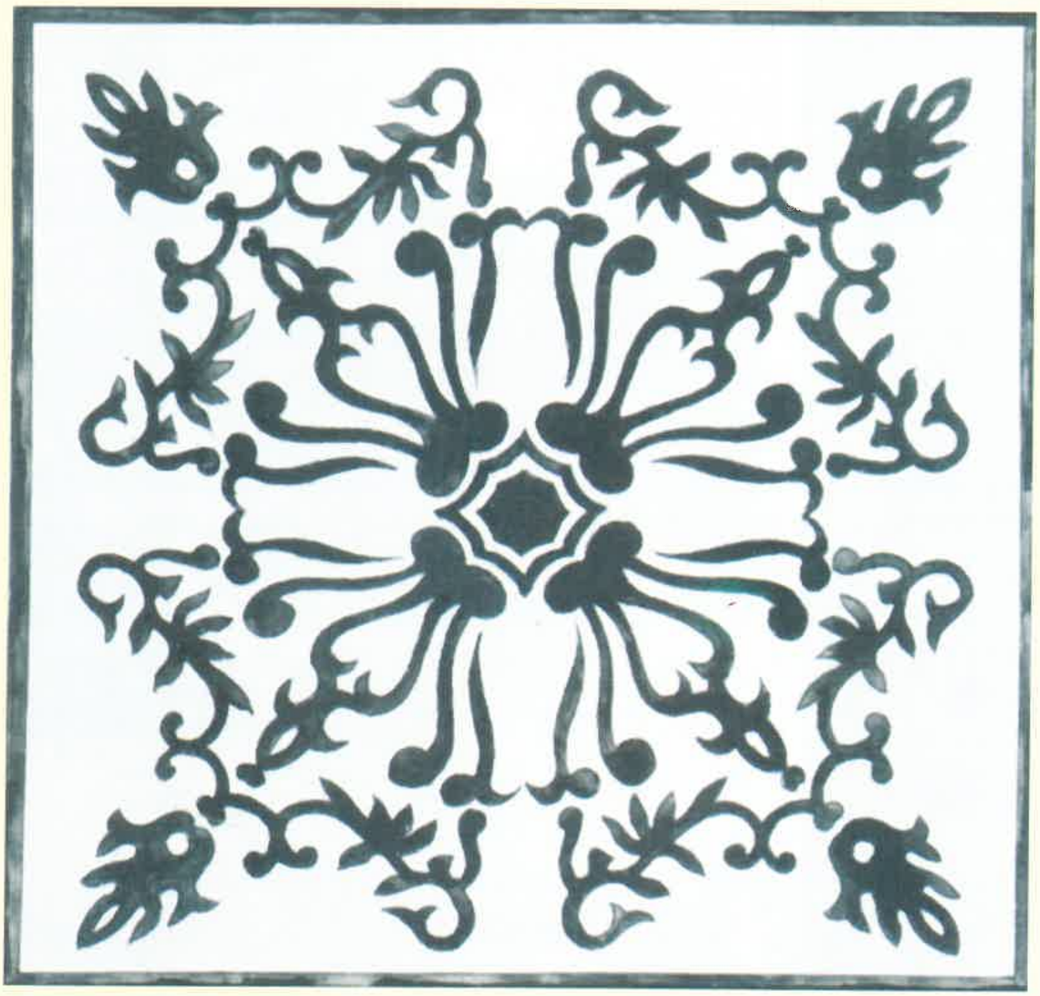

عكس مسعود

C. No. Regd No.

رب زدنی علما

City Muslim League High School

LAHORE

Annual Prize Distribution

1958

Merit Certificate

Awarded to Amjad Masood

S/o Abdul Karim

Student of Tenth (A

For Class Room Decoration.

Head Master,
CITY MUSLIM LEAGUE HIGH SCHOOL,
Said Mitha Bazar,
LAHORE.

Dated 18. 6. 58

LION PRESS - LAHORE

CITY MUSLIM LEAGUE HIGH SCHOOL

LAHORE

U. K. Bismil
M. A., B. T.,
HEAD MASTER

PHONE No. 4083

Ref. No. ______________

Dated 6-10-1961

CRICKET CERTIFICATE.

This is to certify that Amjad Masood S/O Abdul Karim had been a student of this School up to 10th Class.

He took part in the school games and sports specially cricket.

verified
Rehman 8.10.61

U.K.B.
5.10.61

Head Master,
City Muslim League High Sch...
LAHORE.

Sharif MEMORIAL CRICKET CLUB

2227-A, SHAHI MOHALLA
LAHORE

Ref. No. ________ Dated 6/10/61

Patron :
Malik Aslam Hayat
B.A., L.L.B.
Sheikh Mohammad Iqbal

President :
S. D. A. Nizami

Vice-President :
Nazar Muhammad
(Test Cricketer)

Captain :
Gul Muhammad
(Test Cricketer)

Vice-Captain :
Altaf Nizami

Genl : Secretary :
F. Q. Shaida

Financial Secy :
Muhammad Sultan Nizami

Asstt. Secretaries :
Mahmood Nizami
Aslam Naeem

This is to certify that Mr. Amjad Masood s/o Abdul Kareem Sahib is a regular member of our club. He is one of our best wicket keeper-batsman. If put in the side will be much useful as wicket keeper and batsman.

Sultan Nizami
Secy;
Sharif Memorial Cricket Club
Lahore.

786

PHONE NO. 5523

Lahoreshire Circket Club

(AFFILIATED WITH P. C. A.)

5-L MOHNI ROAD, LAHORE.

President.
Malik Muhammad Shafi
Malik Auto Store

Vice-Presidents:
Sh. Mohd Shafi
Rustum Soda Water
Mr. Saleem-ud-Din
Malik Zahur Ahmad

Patrons:
S. M Latif Esqr.
Prop: Capital Film Exchange
Syed Faqir Ahmad Shah
Managing Director Shahbaz Ltd.
F. A. Kardar
Prop: F. A. Kardar Confectioner
Dr. M. D. Tariq
Mian Abdul Rahman

Hony. Secretary:
S. Mushtaq Ahmad

Hony Joint Secretary:
Mohd. Latif Khalid Kardar

Captain:
M. Ifzal Sheikh

REF. No.

DATE 7th Oct, 1961.

This is to certify that Mr Amjad Masood S/O Mr Abdul Karim is playing cricket in our club for the last two years. He takes keen interest in the welfare work of the club and is one of the prominent players. He is an excellent batsman and has won the annual batting of our club.

I can say with full confidence that he possesses the qualities required for becoming a first class batsman, if he takes intrest in the same spirt which he shows in the previous tournament.

He is the man of extraordinary moral character.

I wish him every success his life.

For Lahoreshire Cricket Club,

Captain.

Phone: 60597

Pak Standard College

Principal : M. A. BOKHARI, M.A., D.St.
(Ex-Lecturer in Maths. F. C. College, Lahore)
Headmaster : EFZAL ANWARE MUFTI,
B.A., B.T. (Panjab), A.C.P. (London)
Vice-Principal : IZHAR AHMED QURESHI,
B.Sc., B.Ed.

11/A SHAH ALAMI,
LAHORE

PSC

Ref. No. .... Dated 19

This is to certify that Mr. Amjad Masood son of Mr. Abdul Karim was a student of our College from 1958 to 1960. He was a member of our College Cricket team. His gallant and meritorious performance ~~of~~ in the game is still praised by our college staff. He was a prominent player and due to his keen interest our college team won many ~~tournaments.~~ matches.

To the best of my knowledge and belief he showed a reputable moral character during his stay and proved himself a very intelligent, painstaking lad and never afforded any chance of bad behaviour.

I wish him every success in his life.

M. A. B[illegible]
9/10/61

Principal.

عبدالکریم والد گرامی، وفات 30 اکتوبر 1985ء

تینوں بھائی امجد مسعود، ارشد مسعود، خالد مسعود (آبائی گھر کی چھت پر)

1960ء

1964ء

2008ء

2007ء

2000ء

1977ء

دوستوں کے ہمراہ کراچی 1963ء

شادی خانہ آبادی 30 اکتوبر 1966ء

بیگم و امجد مسعود 18 مئی 1973ء

فیملی فوٹوگراف 1994ء

صائمہ مسعود (بیٹی)، محمد شمس العارفین مسعود (بیٹا)، امجد مسعود، نادیہ مسعود (بیٹی)، محمد اطہر مسعود (بیٹا)

عصمت مسعود (اہلیہ)

ادبی انجمن سٹیٹ بنک آف پاکستان (محمد اطہر مسعود بہ عمر 6 سال) 1974ء

صد سالہ تقریبات گورنمنٹ سنٹرل ماڈل ہائی سکول، لوئر مال، لاہور 1983ء

زیر استعمال رہنے والے
ڈرائنگ بورڈ، قلم، برش وغیرہ

LAHORE
2001
PRESENTED TO

مرقدِ پُرانوار

امجد مسعود ۱۵ فروری ۱۹۴۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے. سرکاری ریکارڈ میں تاریخ پیدائش ۱۹۴۴ء درج ہے. خاندان میں پہلے سے موجود خوش نویسی کی روایت کو نہ صرف آگے بڑھایا بلکہ اپنے ذوق اور دل چسپی کی بناء پر اس میں جدت طرازی بھی کی. پاکستان ریلوے اور سٹیٹ بنک آف پاکستان سے بسلسلہ ملازمت منسلک رہنے کے بعد ۲۹ اگست ۲۰۰۱ء کو ریٹائر ہوئے اور ۲۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو وفات پائی. والٹن لاہور کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں.

''نقش مسعود'' کے حصہ اول میں اُن کی مصورانہ خطاطی کے ہنر پارے شامل ہیں جبکہ ''عکس مسعود'' کے عنوان سے دوسرا حصہ مرحوم کی تصویری بائیوگرافی پر مشتمل ہے.

CAD LIBRARY P.U. LHR
Art & Design
9691

اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان®